



بسملة اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹ ناول سیزن²

از قلم ___ زینب راجپوت

اجازت کے بغیر کہی بھی شائع کرنا ممنوع ہے۔۔۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

مجھے واپس جانا ہے!"! _____ ڈائنگ ٹیبل پر چھائی
مکمل خاموشی میں اچانک سے حلل اس بھاری آواز نے
ڈالا۔۔

سربراہی کرسی پر بیٹھے شخص کی نیلی آنکھوں میں ناگواری اور
_ حیرت سمٹی

،، اسنے ماتھے پر بل ڈالے ،، ہاتھ میں تھاما فورک میز پر رکھا
اب یہ نئی بات کس لئے ،،،،! "ہاتھ کو مسٹھی کی شکل میں
تھوڑی کے نیچے رکھتے شامیر بیگ کافی سنجیدگی سے گویا ہوا
،، تھا

جس پر اسکے سامنے بیٹھے شاہ ویر نے ایک سرد سانس فضا
کے سپرد کی۔

یہ نئی بات نہیں ہے ڈیڈ_____مجھے آج یا کل واپس جانا
ہی تھا، اور اب میری تیاری بن چکی ہے تو میں جا رہا
"!ہوں۔۔۔۔۔

کندھے اچکائے وہ خاصا لا پرواہی سے بولا۔۔۔

مستمم----- غالباً تم پوچھ نہیں رہے ، بتا رہے

"ہو-----؛

شاہ ویر کی جانب انتہائی سنجیدگی سے دیکھتا وہ کافی سرد سے

، لہجے میں پوچھ رہا تھا

جس پر شاہ ویر بیگ نے بے ساختہ ہی اپنے نچلے ہونٹ کو

ہونٹوں تلے کچلا تو اسکے گال میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے

ہوئے تھے۔۔

اسنے پاؤں کو پوری قوت سے زمین پر رکھے کرسی کو پیچھے کی

جانب حرکت دی۔۔

اور پھر اپنے سرخ و سفید بھاری ہاتھ میز کے اوپر کافی زور سے رکھتا وہ خود سے کافی دور بیٹھے اپنے باپ کی نیلی نگاہوں میں براہ راست دیکھنے لگا۔۔۔

جب آپ جانتے ہیں کہ آپ کو بتا رہا ہوں تو پھر بحث کس بات کی۔۔۔۔؟

اسنے جان بوجھ کر ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تو شامیر تلملاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تم بھول رہے ہو مسٹر شاہ ویر بیگ۔۔۔۔۔ یہاں تم میری گارنٹی پر آزاد گھوم رہے ہو، تمہارے اوپر دو آدمیوں کو قتل

کرنے کا الزام لگا ہے۔۔۔ اور میں اچھے سے جانتا ہوں کہ
"الزام نہیں حقیقت ہے۔۔۔؛

جبروں کو بھیجتے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا سرد سے لہجے
میں بولا جیسے اسے بتا رہا ہو کہ وہ ساری حقیقت سے واقف
ہے۔۔

"!اپس ڈیڈ میں تو ڈر گیا۔۔۔ آپ کو کیسے پتہ چلا۔۔۔۔۔
نبیلی حسین نگاہوں کو مزید پھیلائے وہ کمال کی اداکاری کرتا
اپنے دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھتا وجہ چال چلتا اپنے باپ کی
جانب بڑھا۔۔۔

شامیر کمال ضبط سے اسکی ہر اداکاری کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔

جب ایک دم سے اسکا بیٹا اسکے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ اپنے قد سے اونچے اس جوان مرد کو دیکھ شامیر نے تاسف سے آنکھیں میچیں ،، وہ اسکا اپنا خون تھا۔۔۔

مگر اسے یہ کہتے ہوئے خاصی شرم محسوس ہوتی تھی۔۔۔ کیونکہ پیرس کے چپے چپے میں اسکے بیٹے نے اپنے باپ کو ذلیل کر رکھا تھا۔۔۔

"!،،، لفظ غنڈہ ایک عام سا لفظ رہ چکا تھا اسکے آگے

آپ جانا چاہتے ہیں تو چل سکتے ہیں میرے ساتھ،، کیونکہ
مام تو ویسے بھی نانو کے پاس پاک میں ہیں کچھ عرصے
سے۔۔۔۔! اگر آپ کو اپنی ڈیوٹی سے فرصت ملے تو آپ آ
"جائیے گا۔۔۔۔"

اسنے لہجے میں سنجیدگی سمیٹے ایک آخری نگاہ اپنے باپ پر
ڈالے کہا تھا۔۔

ویر۔۔۔۔۔ رک جاؤ، جب تک یہ کیس ختم نہیں ہوتا تم شہر
"سے باہر نہیں جا سکتے۔۔"

شامیر اسکے پیچھے ہی بھاگتا متفکرانہ سے لہجے میں بولا۔

"تو سیاہ بوٹوں میں مقید شاہ ویر بیگ کے قدم تھمے۔۔۔؛
آپ شہر کی بات کرتے ہیں ڈیڈ، شاہ ویر بیگ آپ کو ملک
!___ سے باہر نکل کر دکھائے گا۔"

اسکی نیلی آنکھوں میں عجب سے چیلنجنگ سے تاثرات اور
، ہونٹوں پر ایک گہری دلچسپ سی مسکراہٹ تھی
شاہ ویر۔۔۔۔۔ "اے آنکھوں سے او جھل ہوتا دیکھ شامیر
بربر بڑایا۔۔۔۔۔"

جب اسکی جیب میں پڑا فون بجا تھا۔۔۔۔۔
بھاگ گیا ہے وہ۔۔۔۔۔ کمینے انسان وہ سب سے پہلے
"اکہاں جائے گا تو جانتا ہے۔۔۔۔۔"

موبائل فون کی دوسری جانب موجود خمزہ کی آواز سنتے ہی وہ
پھٹ پڑا تھا۔۔

وہیں خمزہ کی آنکھیں حد سے زیادہ پھیلی۔۔

ہاتھوں میں موجود کافی کا لگ ایک دم سے ہاتھوں سے
پھسلتا زمین بوس ہوا۔

"..... اس سے پہلے کہ وہ اُس تک پہنچے تو کچھ کر
پیسے سے تر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ گھبراہٹ کے
سبب اپنے کورٹ کا بٹن کھولنے لگا۔۔

جب دوسری جانب سے فون ایک دم سے بند ہوا تھا۔۔

وہیں بیرونی دیوار کی اوٹ سے لگے شاہ ویر بیگ نے مخصوص
مسکراہٹ سے سر کو نفی میں حرکت دیتے چشمہ اپنی مغرور
نگاہوں پر ڈالا۔۔۔

اب اسکی اگلی منزل پاکستان تھی۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

ویر یہاں سے نکل پانا بے حد مشکل ہے اور جہاں تک
مجھے یقین ہے یہ ہونا ہو،، انکل کا ہی کام ہے
_____؟"

وہ اس وقت ایئرپورٹ کے سامنے اپنی سیاہ مرسیڈیز میں بیٹھا
،، کافی سنجیدگی سے ایئرپورٹ کے مناظر کو دیکھ رہا تھا
جہاں ضرورت سے زیادہ پولیس فورس سختی سے ایئرپورٹ کی
بیرونی جانب پہرہ دے رہی تھی -
"!! گیم کھیلا ہے کبھی ----"

اپنے بائیں ہاتھ کی مدد سے اسنے چشمہ اپنی حسین آنکھوں سے
،، اتارے اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے راحب کو دیکھا
"افکورس یار،، کیسی بات کر رہا ہے تُو ___؟
،، راحب نے استزائیہ ہنستے اپنے دوست کو دیکھا

، جبکہ شاہ ویر کے چہرے پر خطرناک تاثرات دیکھ ، وہ ٹھٹھا
اایسی۔۔۔ ایک منٹ "!" کیا سوچ رہا ہے

"تُو"_____؛

سیاہ آنکھوں میں خوف کے تاثرات لئے وہ اس خوبو مرد کے
چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

، جب ایک دم سے وہ مسکراتا آنکھ ونک کر گیا
 "ننن نوششش شاہ ویرر اا اہہہ.....؛"

"What happening there.....?"

ایک پولیس آفیسر ایئرپورٹ کے سامنے کے مناظر کو دیکھ
پریشانی سے بولا --

جہاں سامنے ہی ایک شخص بے ہوش سا لیٹا تھا۔

Come let's see...."

پولیس آفیسر نے پریشانی سے کہتے باقی سب کو بھی اپنے
ساتھ چلنے کا کہا۔۔ تو وہ سبھی پریشانی سے اس جانب نکل
، پڑے

جہاں سامنے ایک طرف زمین پر بے ہوشگی کی کیفیت میں
، پڑے راحب کے سر پر سے خون بہہ رہا تھا

Call the ambulance..;_

ایک پولیس آفیسر نے تیزی سے آگے بڑھتے اپنا رومال
راحب کے سر پر رکھتے متفکر سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جبکہ
تھوڑی دور کھڑا شاہ ویر یہ سارا منظر دیکھ دلکشی سے مسکرایا۔

اور پھر اپنے ہاتھوں میں موجود شیشے کی آدھی ٹوٹی بوتل
اچھالتے دور پھینک وہ شاہانہ چال چلتا اب بالکل ری لیکس
وے میں ایئرپورٹ کے اندرونی جانب بڑھ گیا۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

ٹھیک سے لگاؤ یہ پردے کل سے نئے سٹوڈنٹس چھٹیوں
پر آنے والے ہیں۔۔۔ اور ان کے آنے سے پہلے یہ سارا
"ہوٹل چمکتا ہوا ہو۔۔۔۔۔"

کرسی پر بیٹھا جمشید تیزی سے سب کو حکم دے رہا تھا۔۔
وہاں موجود ہوٹل سٹاف کا عملہ بڑی دلجمعی سے اپنے کام
میں لگن تھا۔۔۔

موسم گرما میں ہوٹل میں مسافروں اور سکول کالجوں کے ٹور
کی وجہ سے کافی رش لگا رہتا تھا اور اب بھی ایسی ہی
، صورتحال تھی

وشے تم آرام سے بیٹھ جاؤ ، میں بس تھوڑی دیر تک فارغ ہو
"! جاؤں گی پھر ہم ایک ساتھ ندی پر چلیں گے ۔

آنکھوں پر لگے بڑے سے چشمے کو ٹھیک کرتے مناہل نے
، اس کے ہاتھ سے پردہ چھینتے ہوئے کہا

نن نہیں میں کرواتی ہوں ناں پھر تمہارا کام جلدی ختم ہو
جائے گا۔۔۔

بڑی سی چادر میں لپیٹی وہ دونوں ہاتھوں سے چادر کو مضبوطی
سے تھامے ، اپنی بڑی بڑی سبز نگاہوں سے مناہل کو دیکھتے
معصومیت سے بولی۔۔

تو مناہل کے ہونٹوں پر اتنی ٹینشن کے باوجود بھی مسکراہٹ
رونا ہوئی۔۔

یار تم ناں بھی کرواؤ گی تو بھی میں یہ سارا کام کر لوں
گی، ویسے بھی اگر تمہارے بابا سائیں کو علم ہوا کہ میں نے

انکی لاڈلی بیٹی سے یہ کام کروایا ہے تو وہ مجھے ایسے ہی مار
"دیں گے۔"

مناہل نے مسکراتے ہوئے اسکے بابا کو یاد کرتے کہا تو ایک
معصوم سی مسکراہٹ مقابل کھڑی دوشیزہ کے ہونٹوں پر
ابھری۔۔

"وو وہ مم مناہل تم مجھے گول گپے کھلاؤ گی۔۔۔۔۔؛
اپنی چھوٹے چھوٹے سرخ ہونٹوں پر زبان پھیرتے اسنے آج
پہلی بار کوئی فرمائش کی تو مناہل کا پردے کو سیٹ کرتا ہاتھ
تھماتا تھا۔۔

وہ چونکی حیرت سے مڑی ---؛ ایک سال کے عرصے میں
آج پہلی بار وریشے اس سے اس قدر کھل کر کوئی بات کر رہی
تھی۔

حیرت کا اظہار تو عام سی بات تھی۔
ہاں یار یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے، صرف گول گپے ہی
"کیوں، تم جو جو بولو گی وہ سب ملے گا۔۔۔؛
وریشے کے سرخ و سفید نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
لیتے وہ ایک محبت پاش لہجے میں گویا ہوئی تو وریشے کا چہرہ
ایک دم سے بلش کرنے لگا۔۔۔

چھوٹی سی تیکھی ناک اور گلابی گال ایک دم سے دہکتے لال
انگاری ہوئی تھے۔۔

وہ بلا کی حسین تھی ، اور مناہل تو اس وقت اپنی وجہ سے
اسکے چہرے پر پھیلے قوس قزح کو دیکھ دل سے خوش ہوئی
تھی۔۔

ہائے جانم۔۔۔۔۔ بس یونہی شرماتی رہنا ، مجھے تو لڑکے والی
"فیلنگز آر ہی ہیں۔۔۔۔۔؛

لبوں کا کونا دبائے اسنے چشمہ آنکھوں پر ٹھیک کرتے
سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔

تو وریشے نے بے ساختہ ہی اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے
دبایا۔۔۔

مم مناہل ہم چلیں۔۔۔۔۔؛ "مناہل کے پیچھے کھڑی لڑکی منہ
کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔
جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی گھبراہٹ کا شکار ہوئی۔
مناہل کے بازو کو دبوچے اسکے سینے میں چھپنے کی کوشش
کرتی مسمنائی۔۔

مناہل نے سر گھمائے اپنے پیچھے کھڑی لڑکی جو گھورا اور پھر
جلدی سے وریشے کے گرد اپنا مضبوط حصار بنائے وہ کام وہی
چھوڑ اسے ساتھ لگائے بالکونی کی جانب بڑھ گئی۔

z a i n a b R a j p o o t

، ماما کھانا کھا لیں،،، "وہ لیٹ نائٹ ڈیوٹی سے لوٹا تھا
یصال پچھلے ایک ہفتے سے آؤٹ آف سٹی تھا اور ایسے میں
،، ولی بہت عرصے بعد اکیلا اپنی ماں کے ساتھ گھر پر تھا
آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتے سفینہ نے کمرے کے دروازے
کے وسط میں کھڑے اپنے خوب رویے کو دیکھا، جو بالکل باپ کا
عکس تھا، چھبیس سالہ ولی یصال اختر اس وقت پولیس
یونیفارم میں کھڑا، تھکن سے چور وجود میں بھی اسے کافی
حسین لگا تھا۔۔

”،،، مجھے بھوک نہیں تم کھا لو

گزرے برسوں میں جہاں اسکا تعلق ولی سے بہتر نہیں ہو پایا

، تھا وہیں اب پہلے جیسا بھی نہیں رہا تھا

وہ بات چیت کی حد تک ایک دوسرے سے اس نام کے

رشتے سے بندھے ہوئے تھے ۔

جس میں زیادہ ہاتھ ولی کا تھا ۔۔

”آپ ریسٹ کریں میں یہی لے آتا ہوں کھانا ۔۔۔۔“

وہ بنا اسکی بات پر کان دھرے کھانے کا کہتا روم سے نکل

گیا۔۔۔

سفینہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ ادا ہی نہیں ہو پائے تھے

--

وہ خاموشی سے سر بیڈ کراؤن سے ٹکائے لیٹ گئی۔۔۔

آفیسر اطلاع ملی ہے کہ اگلا حملہ مری میں ہو گا۔۔۔۔ آپ

"جتنی جلدی ہو سکے مری کے لیے روانہ ہو جائیں۔۔۔؛

کھانا گرم کرتے اسے وائس نوٹ موصول ہوا تھا۔۔

جسے سننے کے بعد وہ مزید سنجیدگی سے جبرے بھیج گیا۔

اسے گھر لوٹے ابھی آدھا گھنٹا بھی نہیں ہوا تھا۔

وہ اس وقت اپنے یونیفارم میں ملبوس کافی بے زار سا کھانا

گرم کر رہا تھا۔۔

اس نے نمبر ڈائل کرتے موبائل فون کان سے لگایا۔۔۔
ہاں منیب تیاری پکڑو صبح تین بجے مری کیلئے نکلنا ہے
"!!۔۔۔

اسنے اپنے کانسٹیبل کو حکم جاری کرتے موبائل فون آف کر
دیا۔۔

اور پھر کھانے کی ٹرے اٹھائے وہ سفینہ اور ج
یصال کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

کھانا کھالیں۔۔۔" وہ کافی دیر تک کھانا میز پر رکھے سفینہ
کے قدموں میں اسکے قریب خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ کمرے

میں اسکی موجودگی کو سفینہ محسوس کر کے بھی انجان بنی
یونہی ہاتھ آنکھوں پر رکھے لیٹی رہی۔۔۔

بالآخر ولی نہ خود سے انہیں مخاطب کرتے کھانے کا کہا۔۔

میں نے کہا تھا کہ مجھے بھوک نہیں،،، "وہ کافی چڑچڑے
سے انداز میں بولتی اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔

آپ نے دوا بھی لینی ہے مام۔۔۔۔۔، "ولی نے جیسے
انہیں یاد دلایا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا بابا کے جانے کے بعد وہ اپنا خیال کسی بھی
صورت نہیں رکھیں گی اور اسی وجہ سے ولی روٹین سے انکی
دوا اور کھانے پینے کا خیال رکھ رہا تھا۔

ولی مجھے دوا نہیں کھانی ٹھیک ہوں میں ،،، " بے زارگی سے
کہتے سفینہ نے منہ بگاڑا ،، آپ کھائیں گی تو میں سکون سے
"ڈیوٹی پر جا سکوں گا.....؛

ولی نے ایک نگاہ سفینہ کے اترے چہرے پر ڈالے متانت
سے کہا ، جو حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کیا مطلب تم پھر جانے والے ہو،، "!نا چاہتے ہوئے بھی
، سفینہ کا لہجہ حیرت سموئے ہوئے تھا

ولی نے ایک نگاہ ان کے چہرے پر ڈالے سر جھکائے ہاں
، میں سر ہلایا

"!بابا صبح تک پہنچ آئیں گے مجھے تھوڑی دیر بعد نکلنا ہے۔۔

اسنے نوالہ توڑے سفینہ کے سامنے کیا، تو سفینہ کی آنکھوں
میں نمی سی تیرنے لگی، آج اسے پھر سے شدت سے
احساس ہوا کہ وہ کہیں ناں کہیں ولی کے ساتھ زیادتی کر چکی
ہے۔

مگر گزرا ہوا وقت کہاں ہاتھ میں آتا ہے، اسنے حلق میں اٹکے
آنسوؤں کے گولے کو اس نوالے کے ساتھ نگلا۔۔۔
ولی جا چکا تھا، مگر سفینہ کی آنکھ پوری رات نہیں لگی
وہ بے چینی سے پہلوؤں بدلتے اپنے گزرے شب و روز کو یاد
کرتی رہیں، جب گیٹ کے کھلنے کی آواز کے بعد پورچ سے ولی
کی جیب نکلی۔۔

سفینہ نے ایک نگاہ وقت پر ڈالی جہاں صبح کے تین بج رہے
تھے اور پھر آنکھیں دوپٹے کے کونے سے صاف کرتے وضو
کی نیت سے واشروم کی جانب بڑھی۔

z a i n a b R a j p o o t

وشے تم دوپٹہ اتار دو جانم۔۔۔۔۔ یہاں اور کوئی بھی
نہیں ہے۔۔۔ "ندی کے کنارے بیٹھی مناہل نے تیزی
سے وریشے کا دوپٹہ اتارنے کی کوشش میں کہا۔
جس پر ایک دم سے اس کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا۔۔

ننن نہیں مم میں یہ نہیں کر سکتی ، "وریشے نے دونوں ہاتھوں میں دوپٹے کو دبوچتے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔
تو مناہل کئی لمحوں کے لئے حیرت سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔
یار مجھے کبھی کبھی بڑا عجیب فیل ہوتا کہاں تم معصوم
"شر میلی سی اور کہاں میں لڑاکا۔۔۔۔۔
جانے کیسے میرا دل آگیا تم پر۔۔۔۔۔" آنکھیں مسکاتے
ہوئے وہ شر میلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تو وریشے کا
تاریک پڑا چہرہ ایک پل میں سرخ ہوا۔۔۔۔۔

اولے ہوئے جانم ---- ایک تو تم بلش بلش ہوتی بڑی
سوہنی لگتی ہو ---- "اوریشے کو اپنے ساتھ لگاتے مناہل
، مسکراتے ہوئے بولی

مناہل تمہارے تایا غصہ ہونگے ---- ہمیں چلنا چاہیے
!----"

وریشے نے اب کی بار خوف سے گھبراتے کہا، تو مناہل نے
منہ بگاڑا ----

ہونے دو یار ان کی تو عادت ہے بس -- کام کر کے دیتی
"ارہوں تو اچھی لگتی ہوں ورنہ کون میں کون وہ ----"

افسردگی سے کہتے وہ اپنا چشمہ آنکھوں پر سیٹ کرنے لگی تو وریشے کو بے ساختہ اسکے لئے دکھ ہوا۔

تم ایسے مت بولا کرو میں تو ہوں ناں تمہارے پاس --- تم میری سچی والی دوست ہو۔۔۔ "وریشے نے اپنا نرم حصار اسکے گرد باندھے کہا تو مناہل نے اپنی خم نگاہوں سے اپنی معصوم جانم کو دیکھا اور پھر مسکرا دی۔۔۔

مجھے لگتا ہے اب ہمیں ، سچ میں چلنا چاہیے۔۔۔۔ ایک کام کرتے ہیں پہلے ہوٹل چلتے ہیں ، پھر وہاں سے سیدھا _____! میرے روم میں۔۔۔۔۔ اوکے

مناہل نے آنکھیں صاف کرتے چشمہ سیٹ کرتے کہا۔۔

تو وریشے نے سر کو ہاں میں جنبش دیتے حامی بھری۔۔۔۔

[illegible]

موبائل فون کی دوسری جانب سے شامیر کی متفکر سی آواز گونج رہی تھی،،، جو کب سے شاہ ویر کیلئے پریشان تھا۔

اسے لگا تھا کہ وہ اسے پاکستان جانے سے آسانی سے روک سکتا ہے۔

مگر اب ---- اب راحب کی حالت دیکھ اسکا دل گر پڑا گیا تھا اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ شاید وہ اپنے بیٹے کو سمجھنے میں بھول کر گیا۔

اپنے مقصد کے لئے وہ اپنے ہی بیسٹ فرینڈ کو مارے گا وہ بھی اس طرح سے اسکا اندازہ شامیر بیگ کو قطعی نہیں تھا

--

ڈیڈ ری لیکس رہیں یار ---- بی پی شوٹ ہو جائے گا آپ

"کا۔۔۔۔۔ اب آپ میں وہ پہلے جیسی بات نہیں رہی۔۔۔۔۔؛

بیل گم چباتا وہ نیلی آنکھوں میں شریر سی چمک لئے گاڑی
سے نکلا۔۔ ہوٹل کی اندرونی جانب بڑھا تھا۔۔

شٹ اپ ویر_____ کہاں ہو یہ بتاؤ!"!_____ بے
ساختہ ہی اسنے کپکپاتے ہاتھ سے اپنے چہرے پر پھیرا۔۔۔
گہرے سانس بھرتے اپنے قریب بیٹھے خمزہ کو دیکھا۔۔
جہاں آپ نہیں چاہتے تھے میں آؤں۔۔۔۔ میں وہی ہوں
!"! ڈیڈ۔۔۔۔۔ پاک۔۔۔۔۔

اسنے پراسرار سے لہجے میں کہتے ساتھ ہی شامیر کے مزید کسی
"سوال سے پہلے کال کٹ کر دی۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

خمرہ وہ پاکستان پہنچ چکا ہے۔۔۔۔ مجھے کچھ کرنا ہو گا۔۔۔۔ یار

"ورنہ بہت کچھ بگڑ جائے گا۔۔۔۔"

اپنے دونوں ہاتھوں کو مسلتے وہ خمرہ کے تاریک پڑے

چہرے کو دیکھ بولا۔۔۔۔

یار فکر مت کر، میں واپس جا رہا ہوں ابھی۔۔۔۔ اور اب

شاہ ویر کے علم ہونے سے پہلے ہی میں وریشے کو اٹلی لے

"! جاؤں گا۔۔۔۔"

خمرہ نہیں جانتا تھا کہ شاہ ویر کے اوپر آخر کون سا جنون سوار تھا۔۔

مگر اسے وہ دن آج بھی یاد تھا جب سات سال کی عمر میں اس نے اپنے ہاتھوں سے وریشے کا سکیچ بنایا تھا۔۔۔ اور وہ بالکل خونخو حقیقت جیسا تھا۔۔

وہ آخری منظر وہی کھڑکی ، وہی اداس سبز نگاہیں ، وہ

"پراسراریت بھری چھوٹا سا وجود۔۔۔۔۔۔"

شاہ ویر بیگ کے دل و دماغ میں آج تک وہ سارا منظر اپنی ساری حسیات کے ساتھ نقش تھا۔۔۔

چھبیس سالہ وہ نوجوان شامیر بیگ کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اسکے بزنس، آرمی کسی بھی جگہ فٹ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

اور وجہ تھی اسکے خواب،، وہی خواب جن کا سلسلہ وریشے کو دیکھنے کے بعد جڑا تھا۔۔۔

جو اتنے سالوں کے بعد بھی بے حد پختہ ہوتا چلا گیا۔۔
شامیر اگر اسے وریشے کا علم ہو گیا تو۔۔۔۔؟ "خمرہ کا ذہن
ماضی کی سوچوں سے نکلتا اب حقیقت میں لوٹا پہلے سے بھی
زیادہ اسے بے چین کر گیا۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔ تم جانتے ہو وریشے کو ہم
نے کس طرح س چھپا کر رکھا۔۔۔۔ اسکی زندگی کو واپس
سے شروع کیا۔۔۔

"اگر شاہ ویر اس تک پہنچا سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔۔۔
شامیر حقیقتاً ڈرا تھا۔۔۔ جب تک وہ اسے یو کے اپنے پاس
روکے ہوئے تھا اسکا ڈر اتنا پختہ نہیں ہوا تھا جتنا کہ اب
اسکے جانے کے بعد ہوا تھا۔۔۔۔

ایزل اور شامیر اسکے بچپن سے ہی ان خوابوں اور نورے کو
اسکے منہ سے سن چکے تھے۔

ایک انجانا خوف تھا جس نے شامیر بیگ کو گھیرے ہوئے تھا۔۔

"مگر شامیر ایسا بھی کیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟

تم نہیں جانتے خمزہ کیا ہوا ہے، مجھے کسی بھی طرح سے
"شاہ ویر کو روکنا ہو گا ورنہ سب بکھر جائے گا۔۔۔۔۔"

اسکی نیلی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرا رہے تھے۔۔

گہری پر سوچ نگاہوں میں شاہ ویر بیگ کا عکس آن ٹھہرا، وہ
، اسکا بیٹا تھا۔۔ اسی کے جیسا ضدی، جنون کی حد تک پاگل
اور بھلا یہ کیسے ممکن ناں ہوتا کہ جس لڑکی کی وجہ سے وہ
بچپن سے جوانی تک خوار ہوتا آیا تھا۔

وہ اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیتا ---

"!ٹھیک ہے میں صائم سے بات کروں گا۔"

ایک سرد سانس فضا کے سپرد کرتے خمزہ نے بالآخر ہتھیار

ڈال دیے ---

z a i n a b R a j p o o t

!ایزل بیٹا پریشان مت ہو،، ٹھیک ہو گا شاہ ویر۔۔۔۔۔

یہ کوئی چوتھی دفعہ تھا جب ایزل مسلسل شاہ ویر کو فون کر رہی تھی

مگر اسکا نمبر بند ہونے کی وجہ سے وہ اس سے بات تک نہیں ہو پائی تھی۔

جانے کیوں مگر ایزل کا دل سخت گھبراہٹ کا شکار تھا۔۔۔

نرگس بیگم کے پاس آنے کے بعد سے ہی اسے شامیر اور شاہ ویر دونوں کی ہی فکر ستائے جا رہی تھی۔

ایزل جانتی تھی دونوں باپ بیٹا لڑنے کا کوئی ناں کوئی بہانہ ڈھونڈنے میں ماہر ہیں اور یہی وجہ تھی۔

جو وہ ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر کہی نہیں جاتی تھی۔۔ اور اب
بھی امی کی طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ آتو گئی تھی مگر اسکا
_ ذہن شامیر اور شاہ ویر پر اٹکا تھا

امی آپ نہیں جانتے ایسا کبھی نہیں ہوا، کہ ویر نے میرا
"فون اٹینڈ ناں کیا ہو، ضرور کوئی ناں کوئی گڑبڑ ہے۔۔۔۔؛
ایزل نے سنجیدگی سے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔
اتنا تو وہ جان چکی تھی اگر شاہ ویر کا موبائل آف تھا تو یقیناً
شامیر کا بھی آف ہو گا اور اس وقت اسے ان دونوں میں
"سے کسی ایک سے بات کرنا بے حد ضروری تھا۔۔۔؛

z a i n a b R a j p o o t

مناہل مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔؛ "ہوٹل کے بڑے
سے کچن ائیریا میں جہاں مناہل یوسف زئی اپنی نگرانی میں
رات کا کھانا تیار کروا رہی تھی۔۔

اچانک سے اسکے بائیں بازو پر سے شرٹ کو مضبوطی سے
،، پکڑتے ہوئے وریشے مدہم سے آواز میں مسمائی

،، مناہل نے ایک نگاہ اپنے ہاتھ میں پہنی ریسٹ وایچ پر ڈالی
جہاں رات کے 8 بج رہے تھے اور پھر سرد سانس فضا کے
سپرد کیے ، اسنے اپنا ایک ہاتھ وریشے کے کندھے پر رکھا۔۔۔

شفیف ایک چور نگاہ ، اپنی ہوٹل اسسٹنٹ پر ڈال اسکی بازو سے لگی اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھنے لگا ۔

بے ساختہ ہی اسکے ہونٹ واؤ شپ میں ڈھلے ، جب اپنے چہرے پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس کرتے وریشے مزید بے چین ہوئی تھی ۔۔

”!،،،، اچھا اچھا جانم چلو ، ہم چلتے ہیں
ا مسمم ، آپ ایسا کریں سارا ڈنر اچھے سے سیٹ کر دیں میں
”! کسی اور کو بھیجتی ہوں ، وہ گیسٹ کو سرو کر دے گا۔
مناہل نے مڑتے شفیف کو مخاطب کیا، جو ایک دم سے ٹھٹکا
”اوکلک اوکے میم ----- ؛“

اسنے جلدی سے جواب دیتے پاستا جلدی سے ڈش میں نکالا

اس سے پہلے مناہل ، وریشے کے ساتھ وہاں سے

نکلتی جمشید وہاں آن پہنچے -----

"کہاں جا رہی ہو لڑکی ،،،؟

آنکھیں چھوٹی کیے انہوں نے اپنے سامنے کھڑی مناہل اور

ایک نظر اس کے پیچھے چھپی وریشے پر ڈالی --

تایا ابو وہ دراصل وشے آج میرے پاس سوئے گی ---

"!تو میں اسے سلانے جا رہی ہوں ----

وریشے کے ہاتھ کو تھامے وہ مضبوط لہجے میں بولی مگر یہ سچ
تھا کہ وہ اندر سے ڈری ہوئی تھی ۔۔

تمہیں کہا تھا کہ بہت بڑے صاحب آئیں ہیں کھانا تم خود
!"ان کو دے کر آؤ کمرے میں۔۔۔۔۔"

مگر تایا ابو۔۔۔۔۔؛ "چپ کرو،، اب تم مجھے جواب دو گی آگے
سے۔۔۔۔۔؛ "جمشید غصے سے گرجا تو مناہل نے اپنے
خوف پر قابو پاتے وریشے کے کانپتے وجود کو سہارہ دیا۔۔۔۔۔ وہ
جانتی تھی وریشے یہ سب سہن نہیں کر پاتی۔۔۔
اسے خود سے زیادہ وریشے کی فکر ہوئی تھی ۔

اچھا اچھا میں دے آتی ہوں ----- "اُس نے تھوک نگلتے
جمشید صاحب کے چہرے کو دیکھ کہا --
جو نخوت سے سر جھٹکتے بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے نکلے --
ادھر آؤ ---- "اوریشے کی دبی دبی سسکیاں وہ سن چکی
تھی -- جبھی اسے ساتھ لگائے وہ تیزی سے کچن سے نکلی
--

رونا بند کرو میری جانم ---- میرے ہوتے ہوئے کوئی کچھ
بھی نہیں کہہ سکتا تمہیں ---- ؛ "تم ایک کام کرو یہاں
بیٹھو ---- اس روم میں میرے سوا کوئی نہیں آئے گا

اوکے ،، میں بس جلدی سے اس امیر زادے کو کھانا سرو کر
"کے آتی ہوں۔۔۔۔۔"

اس کی خوبصورت بہتی نگاہوں سے آنسو صاف کرتے
،، مناہل نے شہادت کی انگلی سے اپنا چشمہ ناک پر چڑھایا
تو وریشے سوں سوں کرتے اسے دیکھنے لگی۔۔

جلدی آوگی ناں۔۔۔۔؛ "سبز حسین نگاہوں میں امید کے
دیے جلائے وہ سہمی ہوئی سی بولی۔۔ تو بے ساختہ ہی
مناہل کو اس کی معصومیت پر پیار آیا۔۔

ہائے جانم اتنے پیار سے بولو گی تو جانے کا دل نہیں کرے
گا اور پھر میرا کھڑوس تایا میرا خون چوسنے دوڑا آئے گا میں یوں
"اگئی اور یوں آئی ---

گلے کے گرد لپٹے سٹالر کو ٹھیک کرتے وہ اسکا گال تھپکتے
"اکرے سے نکلی ---

z a i n a b R a j p o o t

تم باہر ویٹ کرو میں کسی بھی طرح سے اس کمرے تک
پہنچ کر وہاں سے ڈیٹلز نکالتا سیدھا واپس آؤں گا۔۔ تم بس
ایک بات کا دھیان رکھنا کسی کو بھی ہم پر شک ناں ہونے
"پائے ----

وہ جیسے ہی کچن کی جانب بڑھی، کچن سے ذرا فاصلے پر بنی
بالکونی جس کی کھڑکی سیدھا اندر کی جانب کھلتی تھی --
اسکے قریب سے کسی کی سرگوشی نما آواز سن ، مناہل کے
، ماتھے پر بل نمایاں ہوئے

، اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے ہوئے اس شخص کو دیکھتی
کوئی تیزی سے وہاں سے نکلا --
جس پر مناہل ایک دم سے حواس باختہ ہوتے دروازے کی
اوٹ میں چھپی ---

اسنے ہاتھ سے چشمے کو درست کرتے مارون چیکٹ میں جاتے
اس ہٹے کٹے مرد کی پشت کو گھورا۔۔۔

اور پھر تیزی سے کچن کی طرف دوڑ لگائی۔۔

z a i n a b R a j p o o t

ممم مناہل ممم میں کیسے۔۔۔۔۔۔۔؟ "وریشے کا صبح چہرہ
تاریک پڑ گیا جب مناہل نے ایک دم سے اسکے ہاتھ میں
ٹرائی تھمائی۔۔۔۔

دیکھو میری جان ، ہمیں یہ کرنا ہی ہو گا۔۔ یہاں ابھی کوئی
چور ہوٹل میں گھس آیا ہے۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کسی کو

نقصان پہنچائے میں اسے ڈھونڈ کر کمرے میں قید کر لوں
گی۔۔

پھر پولیس کو انفارم کریں گے۔۔۔ تم بس ایک کام کرنا یہ
ٹرالی روم میں چھوڑ کر بھاگ کر اسی روم میں آ جانا اوکے
"-----"

مم مگر ممم میں ننن۔۔۔۔۔ "اپلیز یارا میرے لئے یہ کر لو
۔۔۔۔۔ "چلو چلو۔۔۔۔۔ میں تمہیں روم کے باہر چھوڑ دیتی ہوں
"!"

مناہل سخت ارادوں سے بالکل چوکنا سی تیزی سے وریشے کے بازو کو تھامے ایک ہاتھ میں ٹرالی تھامے اب تیزی سے اس روم کی جانب بڑھی ---

تم بس اسے اندر چھوڑ کر باہر آ جانا اوکے میں چلتی ہوں
!-----

کہتے ساتھ ہی مناہل وہاں سے تیزی سے غائب ہو گئی ---
جبکہ وریشے نے کانپتے ہاتھوں سے دروازے کو کھولا -- تو سامنے کوئی نہیں تھا۔

اسکی ہمت بڑھی ،، تھوک نگلتے سبز نگاہوں سے اندر دیکھتی وہ
،، پھونک پھونک کر قدم رکھتے ٹرالی لئے بیڈ کی جانب بڑھی

ہاں یار ابھی پہنچا ہوں۔۔۔۔۔ کچھ دن یہیں رہوں گا ویدر کافی
اچھا ہے یہاں کا۔۔۔۔۔! سوچا کچھ دن انجوائے کر لوں۔۔۔۔۔
"ہاں ہاں ملاقات ہوگی تم سے بھی۔۔۔۔۔"

وہ جیسے ہی مڑی۔۔۔۔۔

واشروم کا دروازہ کھول وہ شاہانہ مرد اپنے بھگے نم بالوں میں
، ہاتھ چلاتا اسی جانب آیا

وہ فون کال پر مصروف تھا۔۔۔۔۔ جمبھی کمرے کے وسط میں
کھڑی اس چھوٹی سی بچی کی بگڑتی حالت وہ دیکھ نہیں پایا

۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ یار شرٹ نکال دو

شاہ ویر نے ایک سرسری سی نگاہ اس بڑی سی چادر میں
،، لپیٹی بچی پر ڈالے کہا

جوٹس سے مس ناں ہوئی،، تو شاہ ویر کی نیلی آنکھوں میں
حیرت ابھری --

وہ دو قدم پیچھے ہوا،، اور اب کی بار سامنے سے اسکے چہرے کو
دیکھا --

جبکہ اسکے ایک دم سے قریب آنے پر وریشے خوفزدہ سی چیخنے
لگی تھی --

شاہ ویر اسکی چلاہٹ اور پھر رونے پر حراساں سا ہوا فون
کٹ کرتا اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔ جو مسلسل کانپ رہی
تھی۔۔۔

"اکیا ہوا۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

شاہ ویر نے پریشانی سے ذرا سا جھکتے ان سبز آنسوؤں بھری
نگاہوں میں دیکھنا چاہا تھا۔۔

اسکی نگاہیں وریشے کے لرزتے وجود سے ہوتے کانپتے ہونٹوں
پر ٹہری۔۔۔ جبکہ وریشے اسکی نیلی نگاہوں کو دیکھ، شرٹ
لیس ہٹے کٹے آدمی کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ، جیسے سانس
روک گئی۔۔

اسکی سانس روکنے والی حرکت پر شاہ ویر کی نیلی نگاہوں میں
حیرت ابھری۔۔۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔۔

، ہیے سانس لو یا رکیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟ "وہ جونہی آگے بڑھا
وریشے کا نازک چھوٹا سا وجود ایک طرف لڑکھڑاتے نیچا جاگرا
۔۔۔

اوشٹ اسے کیا ہوا۔۔۔۔۔" !شاہ ویر نے ماتھے پر بکھرتے
اپنے گولڈن بالوں کو تیزی سے پیچھے کرتے ایک نگاہ فرش پر
بے ہوش ہوئی لڑکی کو دیکھا۔

پہلا خیال اسکے ذہن میں ہوٹل والوں کا آیا۔۔۔ اسنے تیزی
سے فون اٹھایا۔۔۔

نو نو نو شاہ ویر۔۔۔۔۔ پہلی بار کوئی لڑکی تجھے اس روپ میں
دیکھ کر بے ہوش ہوئی ہے۔۔۔ تجھے نہیں لگتا کہ ایک
"نئی ٹریجڈی ہے۔۔۔۔۔"؛

بائیں ہاتھ سے اپنے بھوری شیو کو مسلتے وہ حسین آنکھیں
وریشے کے وجود پر ٹکائے خود سے گویا ہوا۔۔۔
"اسے تو شاہ ویر کو دیکھنا پڑے گا۔۔"

اسنے لب دبا لے شرارت سے کہا تو اسکے گالوں میں ابھرتے
گڑھے مزید گہرے ہوئے تھے۔۔

وہ ایک گھنٹہ جھکائے ذرا سانیچے جھکا اور پھر اس چھوٹے
سے کمزور وجود کو آرام سے بانہوں میں بھرا۔۔۔

"!لگتا ہے کوئی بچی ہے شاید ڈر سے بے ہوش ہوئی۔۔۔۔
اپنے بیڈ پر اس ڈالے وہ اب اپنے شارپ مائنڈ کے گھوڑے
دوڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

جب اسکے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔۔۔
اسنے تیزی سے آگے بڑھتے وریشے کے ماتھے پر اپنا الٹا ہاتھ
رکھا، جو بخار میں پھنک رہی تھی

اوہ شٹ اسکا دوپٹہ بھگیا ہوا کیوں ہے۔۔۔۔؟ "شاہ ویر کو
تشویش لاحق ہوئی تھی۔۔۔۔ اسنے ماتھے پر بل ڈالے تیزی
سے وریشے کے وجود پر لیپٹے دوپٹے کو اتارا۔۔۔۔۔

"تم بہت خوبصورت ہو مگر اس سے بھی زیادہ پراسرار"

"You are very beautiful but even
more mysterious."

اففف مام آپ کے لئے کیا کیا چھوڑنا پڑ رہا ہے۔۔۔!" وہ
خیال میں ہی ایزل سے مخاطب ہوتے ہیں تاسف سے بولتا
سر جھٹکتے اسکی جانب دوبارہ سے متوجہ ہوا۔۔
شاہ ویر بیگ کی نگاہیں اسکی چھوٹی سی ناک کی دائی جانب
بنے اس گہرے سیاہ تل پر ٹہری۔۔۔
وہ نگاہیں اس نرم و نازک حسین وجود سے چراتا، صاف گوئی
سے بولا۔۔ اور پھر اٹھتے وارڈوب کی جانب بڑھا۔۔

z a i n a b R a j p o o t

مناہل کافی دیر سے اس مارون جیکٹ والے آدمی کو
ڈھونڈ رہی تھی ، ہوٹل میں گیسٹس کی وجہ سے وہ شور ڈال کر
کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھی۔
جبکہ پختہ ارادہ کئے وہ خود سے ہی اس چور کو ڈھونڈنے کی
کوشش کرنے لگی۔
ابھی وہ سیکنڈ فلور پر پہنچی تھی۔
جب اسکی نگاہیں سب سے پہلے روم میں داخل ہوتے اسی
شخص پر پڑی ---

مناہل نے آنکھیں پھیلائے اپنے دونوں اطراف دیکھا ، اور
پھر ہمت کرتے وہ تیزی سے آگے بڑھی ۔۔
دروازہ کھول وہ دبے قدموں روم میں داخل ہوئی۔۔
کون ہو تم کیا چوری کرنے کے ارادے سے آئے
"!ہو۔۔۔۔۔"

مناہل جیسے ہی اندر داخل ہوئی، وارڈوب میں کچھ ڈھونڈتے
، اس آدمی کو دیکھ اسنے تیزی ایک جانب پڑا ، گلدان اٹھایا
اور فوراً سے چیختے ہوئے بولی۔۔
، ولی اپنی پشت پر کسی لڑکی کی آواز سن ایک دم سے چونکا

والی ، دراز قامت لڑکی اس حسین تو نہیں مگر کچھ خاص ضرور
لگی تھی۔۔

تو مارو روکا کس نے ہے۔۔۔۔؟ "کندھے اچکاتا وہ اسکی سیاہ
آنکھوں میں بغور دیکھتا بنا ڈرے بولا ، تو مناہل کا رہا سہا حوصلہ
،، بھی پست ہوا

"!_____مہم میں مار دد دوں گی

ولی اسکی اڑی رنگت دیکھ ہنسا اور پھر دو قدموں کا فاصلہ ایک
ہی قدم میں سمیٹے وہ اسکے روبرو ہوا۔۔۔۔۔۔

کہنے میں اور کرنے میں فرق ہوتا ہے لڑکی،، بزدلوں کی طرح
لٹکانے سے بہتر تھا تم بنا کہے ہی مجھے پیچھے سے دے
"_____ مارتی

،، وہ اب بالکل اسکے روبرو کھڑا ہوا

ایک نگاہ اس کے بڑے بڑے چشموں پر ڈالے، وہ ہاتھ

، بڑھائے مناہل کے ہاتھ سے گلدان چھین گیا

مناہل کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے چہرے کو دیکھ رہی

،، تھی

ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار کوئی حسین مرد دیکھ رہی تھی، مگر

جانے کیوں کچھ الگ تھا اس آدمی میں ---- ہر کسی کو بنا

رکے نڈر جواب دینے والی مناہل یوسف زئی کی زبان تالو سے
، جا لگی تھی

لفظ جیسے دماغ میں گھومنے لگے، چار چار آنکھیں ہیں پھر بھی
"اگھور رہی ہو،، ناٹ فیئر-----"

وہ اپنے چہرے پر ٹکی اسکی نگاہیں دیکھ، طتر کرتا مناہل کے
سمجھنے سے پہلے ہی وہ ڈاکو منٹس تیزی سے جیکٹ کے اندر
چھپائے وہاں سے بھاگا۔

z a i n a b R a j p o o t

کیا کر رہے ہو تم چھوڑو میری دوست کو۔۔۔۔۔" ولی کے
جانے کے بعد وہ جیسے ہی ہوش کی دنیا میں لوٹی، خفت ذرہ
، سی خود کو کوستے اس کمرے میں لوٹی
جہاں وہ وریشے کو چھوڑ کر گئی تھی۔
مگر وہاں وریشے کو ناں پاتے مناہل کا سانس صحیح معنوں میں
، خشک ہوا تھا
وہ بھاگتی ہوئی اس کمرے کی جانب بڑھی جہاں وہ اسے چھوڑ
کر گئی تھی۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھول اندر داخل ہوئی ، نگاہیں بستر پر بے
ہوش پڑی وریشے پر پڑی ۔۔ اسکے سر پر لیٹی بڑی سی چادر
، بیڈ کے کنارے پر پڑی تھی

جسے دیکھ مناہل کا دل ایک دم سے جیسے بند ہوا ۔۔
وہ کانپتی ، خوفزدہ سی ہوتے آگے بڑھی ، اور غصے سے شاہ ویر
، پر پھنکارتے وہ وریشے کی جانب بڑھی
جو بے ہوش سی بیڈ پر لیٹی تھی۔

"کیا ہوا ہے اسے _____؟

وریشے کے وجود پر ایک اور بڑی سی چادر اسکے سر پر لیٹی دیکھ
، جیسے اسکی جان میں جان آئی تھی ،

تو مناہل نے تاسف سے اس گورے کو دیکھ، سر کو نفی میں
"، جھٹکا

آپ ایک کام کریں پلیز کسی کو بلا دیں۔۔۔

"! تاکہ میں اپنی فرینڈ کو یہاں سے لے جا سکوں۔۔۔

مناہل نے کمفرٹر وریشے کی گردن تک اوڑھتے اسکے دودھیا نازک
، سے ہاتھ کو تھامے شاہ ویر سے کہا

جو اب بیڈ پر ہی ایک جانب بیٹھا، اپنے موبائل پر بزی تھا۔

"،، ایکسکیوز می،، میں نوکر نہیں ہوں تمہارا

ناک چڑھائے وہ حسین مرد ذرا اٹیٹیوڈ سے بولا۔۔

تو مناہل نے اپنی آنکھوں سے دھلکتا چشمہ ٹھیک کیا۔

فون آف کرتے وہ لڑنے کو تیار تھا۔۔

ورنہ کیا کر لو گے تم۔۔۔۔۔" ! غصے کے سبب مناہل کی
تیکھی ستواں ناک لال ہونے لگی تھی

اسکا بس نہیں تھا کہ وہ اس جاہل آدمی کو اٹھا کر باہر
،،، پھینک دیتی ہوٹل سے

بتاتا ہوں کیا کروں گا۔۔۔۔۔" ! سر کو ہاں میں جنبش دیتے
وہ دانت پیستے اٹھا، اور پھر مناہل کے سمجھنے سے پہلے ہی
اسکا بازو دبوچے وہ بنا اسکی سنے اسے کھینچتے ہوئے روم سے
باہر نکال گیا۔۔

ننن نو،، دروازہ کھولو پلیز----- پلیز وہ ڈر جائے گی
---- وہ نہیں رہ سکتی میرے بغیر،، پلیز تم دروازہ کھولو
!-----"

مناہل کا چہرہ ایک پل میں تاریک پڑ گیا جب شاہ ویر بیگ اپنی
بات مکمل کرتے ہی، اسکے سمجھنے سے پہلے ہی دروازہ کھٹاک
سے بند کر گیا۔۔

دروازے پر ہوتی مسلسل دستک سے بیزار ہوتے شاہ ویر
نے ناک چڑھائے ایک نگاہ دروازے پر ڈالی، اور پھر چلتا
،، دوبارہ سے بیڈ کے قریب پہنچا

ایسا کیا خاص ہے تم میں ، جو تم شاہ ویر بیگ کے حسن کی دیوانی ہونے کی بجائے اسکے قریب آتے ہی بے ہوش ہو گئی ، اسکے عنابی لب خود سے ہلے تمھے آنکھوں کے سامنے وہی منظر لہرا رہا تھا۔۔

جب اپنے ہاتھوں سے اسنے وریشے کے سر پر لپیٹی چادر کو ہٹایا تھا۔۔ اسکے گھنے لمبے سیاہ بال جو گھٹنوں تک ڈھلک رہے تھے ، سرخ و سفید دودھیا چاند سا مکھڑا ، دائے گال پر جلمگاتا وہ گہرا سیاہ تل ، تیکھی چھوٹی سی ناک ، گھنی سیاہ خمدار ، پلکیں ، وہ کئی لمحے مبہوت سا اسے دیکھتا رہا تھا

ایسا نہیں تھا اسے حسن نہیں دیکھا تھا۔۔ ایک دنیا دیوانی
تھی اسکی۔۔۔۔۔۔ دنیا کا ہر ملک ، ہر قسم کی خوبصورتی وہ
دیکھ چکا تھا ، مگر کسی نے بھی اسے اتنی بری طرح سے
اٹریکٹ نہیں کیا تھا ۔

جتنا اس ڈرپوک ، بزدل ، سہمی مگر گہری نگاہوں والی دوشیزہ
نے اسے بری طرح سے گھائل کیا تھا ۔

ایک تو تمہاری فرینڈ بڑا شور مچاتی ہے۔۔۔۔۔۔ "وہ لگاتار
دروازے پر ہوتی دستک سے بیزار ہوتے ناک چڑھائے وریشے
سے گویا ہوا ۔

،، جو خوش و خرد سے بیگانہ تھی

"آئی تھنک مجھے بھی تمہاری طرح ریسٹ کرنی چاہیے۔۔۔۔۔
شاہ ویر نے ہنستے ہوئے خود ہی اپنی بات کی تائید کی اور پھر
،،، کشتز اٹھائے وہ بیڈ کی دوسری سمت بڑھا

z a i n a b R a j p o o t

"سفینہ کیا ہوا کہاں جا رہی ہو،،،؟
، ایزل جو نرگس بیگم کا چیک اپ کرواتے ابھی گھر لوٹی تھی
سفینہ کو یوں اکیلا کہی جاتے دیکھ وہ چونکی ، انہیں اندر جانے
کا کہ وہ چلتی سفینہ کے پاس گئی۔۔۔

، سفینہ نے اسکی آواز پر چونک کر سر اٹھایا
بس بی پی شاید ہائی ہو گیا ہے تو سوچا پاس کلینک ہے چیک
کروا آؤں ،، !،

اسکی نگاہیں چراتے کہا، بلاشبہ عمر کے اس دور میں بھی
، ایزل جاوید اختر اسے حسین ترین لگی تھی
مجھے چیک کرنا آتا ہے کہاں جاؤ گی اس وقت ، چلو میں چیک
"اکرتی ہوں ---"

ایزل نے نرم لہجے میں کہا اور پھر اسے تھاما --
گھر چاہے قریب تھے، مگر ایک فطری جھجھک تھی ، جو آج
، تک ختم نہیں ہو پائی تھی

ولی تو پھر بھی نرگس بیگم اور ایزل سے مل لیتا تھا مگر سفینہ نے تو جیسے خود کو قید سا کر لیا تھا۔۔

، اب بھی ایزل کے کہنے پر وہ سوچ میں ڈوبی

"کیا میرا چیک کرنا اچھا نہیں لگے گا تمہیں _____؟

ایزل نے اس کے کمزور وجود کو دیکھا، اس کے بالوں کی سفیدی بڑھ

رہی تھی، آنکھوں پر گہرے سیاہ حلقے پہلے سے زیادہ تیز ہو

، رہے تھے

اولاد کا غم انسان کو اندر سے کھا جاتا ہے، اولاد تو ایک عرصے

کے بعد ماں باپ کی موت کو فراموش کر ہی دیتی ہے، مگر

ماں باپ-----ماں باپ تا عمر اس خسارے کو سینے

سے لگائے اپنی جوانی اپنا بڑھاپا طے کرتے بالآخر موت کو گلے
لگا لیتے ہیں ---

سفینہ یصال اختر اس معاملے میں ایک زندہ مثال تھی۔۔
نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں،، تم آؤ میرے ساتھ
!-----

"!سفینہ نخل سی ہوئی،، اچھا چلو میرے ساتھ-----
ایزل نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھاما اور پھر یصال نے گھر کی
،، جانب بڑھی تھی
، وہ سفینہ کے ساتھ اسکے روم میں داخل ہوئی

تو نگاہ ایک دم سے وال پر لگی ، نورے کی بڑی سی تصویر پر
اٹکی۔۔۔

یہ وہی تصویر تھی جو اسکے بیٹے نے آج سے اکیس سال پہلے
دیکھی تھی۔۔

اور دیکھی نہیں تھی بلکہ اسے ذہن کے پردوں پر ایسا فٹ
کیا تھا کہ آج تک وہ اسے بھول نہیں پایا تھا۔۔ اسکے ساتھ
ہی کچھ اور بھی تھا جو بڑی تیزی سے ایزل کے ذہن میں
ابھرا۔۔۔۔

وہ بغور کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس تصویر کو دیکھتی رہی
جہاں نورے کے ہاتھ میں موجود بلی اسکی آنکھیں ، نورے ،

کے سنہری کمر تک جاتے گھنے بال، اسکی سبز آنکھیں
!-----

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔؟ "بی پی سیٹ لاتے سفینہ جیسے
ہی اسکے قریب پہنچی، ایزل جھٹکے سے ٹھٹک کے مڑی۔۔۔
اسکے چہرے کی رنگت دیکھ سفینہ کو حیرت ہوئی۔۔۔۔
ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ بس میں دیکھ رہی تھی کہ کچھ
"لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں۔۔۔۔۔
اسکی بات پر سفینہ نا سمجھی سے ایزل کو دیکھتی رہ گئی۔۔
جسکے چہرے پر کچھ انجانے سے تاثرات تھے۔۔

اس دنیا سے جانے کے بعد بھی وہ بہت سے دلوں میں اپنی
جگہ چھوڑ جاتے ہیں ---- تمہاری بیٹی نورے واقعی بہت
خوشنصیب ہے سفینہ..... جو وہ اس دنیا سے جانے
کے بعد بھی اپنا آپ کسی کو بھولنے نہیں دیتی۔۔۔ یقیناً کچھ
!_____ ناں کچھ خاص تو ہو گا اس میں
ایزل کی نگاہیں اب کی بار پھر سے اس تصویر میں الجھی
تھیں۔

جب کہ سفینہ نے نم نگاہوں سے اپنی بچی کی اس مسکراتی
ہوئی تصویر کو دیکھا۔۔

وہ خوش نصیب نہیں تھی ایزل..... اگر وہ خوش نصیب ہوتی تو اسے میری جیسی ماں ناں ملتی ، جو اپنی بیٹی کو یوں " !مرنے کیلئے اکیلا چھوڑ گئی۔۔۔

اسکے لہجے میں کرب آباد تھا ، ایزل نے لب بھینچے اس ممتا کو تڑپتا عورت کو دیکھا۔

جس کے روم روم سے اذیت عیاں ہو رہی تھی ۔۔
، ایسا کچھ بھی نہیں ہے سفینہ تم اس درد سے نکل آؤ
تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔۔ کب تک خود کو یوں بے
" !بنیاد تکلیف دیتی رہو گی۔۔۔۔

، ایزل نے تڑپتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا تھا

تمہارے ساتھ دو زندگیاں ہیں ، کیوں اپنے شوہر اور اپنے
بیٹے کی زندگی کو بھی برباد کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔ اللہ کے کیے
، فیصلے پر راضی ہونا سیکھو

"!نورے کی زندگی اتنی ہی تھی۔۔

نہیں تھی اس کی زندگی اتنی۔۔۔۔۔۔ میں نے مارا ہے
اسے "!"_____تم جاؤ،، تم جاؤ یہاں سے مجھے نہیں
!"!کروانا بی پی چیک۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے ہذیانی سی ہوتے چیختی تھی۔
آنکھیں ایک بار پھر سے بھگنے لگی۔

جب وہ ایزل کو دھکیلتے کمرے سے باہر نکال دروازہ اندر سے
لاک کر گئی۔۔

z a i n a b R a j p o o t

وہ ابھی ابھی میٹنگ سے لوٹا تھا جب ملازم نے اسے رضا
بیگ کی کال کا بتایا، شامیر نے ایک تھکی ہوئی سانس فضا
کے سپرد کی۔۔۔

اور موبائل آن کیا۔۔۔ جہاں ایزل کے ساتھ ساتھ رضا بیگ
کی بھی سیکڑوں مسڈ کالز تھیں۔
! "_____ السلام علیکم ڈیڈ

ویر کہاں ہے۔۔۔۔؟ "اسکے سلام کا جواب دینے کی بجائے وہ سیدھا مدعے پر آئے،، شامیر نے آنکھ کے اشارے سے ملازمہ کو وہاں سے جانے کا کہا اور پھر خود پاس پڑے صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔؛

ڈیڈ میں نہیں جانتا وہ اس وقت پاکستان میں کس جگہ ہے۔۔۔۔۔"

پاکستان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اسکی بات پر رضا چونکے اسے فوراً سے ٹوکا۔۔۔

تم جانتے بھی ہو شامیر کیا کہہ رہے ہو تم؟ "تم نے اسے
جانے کیسے دیا۔۔۔۔۔"! رضا کا چہرہ غصے کے سبب سرخ
ہو چکا تھا۔

وہ اپنے پوتے کے پوتے کے پاگل پن سے بخوبی واقف
تھے،

اس لڑکی کے پیچھے وہ اپنی زندگی خراب کرنے کی ٹھان چکا تھا
جو اب اس دنیا میں بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

ڈیڈ آپ اچھے سے جانتے ہیں۔۔ پاکستان سے یو کے سیٹل
ہونے کے پیچھے کی اصل وجہ شاہ ویر کو اس ماحول، نورے
، سے دور رکھنا تھا

مگر مجھے لگتا ہے وہ لڑکا ٹھان چکا ہے کہ وہ ایک مردہ لڑکی کو
"!زندہ کر کے رہے گا۔۔۔"

، شامیر کے لہجے میں بے بسی عیاں تھی
کتنا روکا تھا اسنے،،، ہر وہ چیز اپنے اکلوتے بیٹے کے قدموں
میں اسکے مانگنے سے پہلے ہی رکھی تھی۔

جس کی خواہش اسنے زباں سے مذاق میں ہی کیوں ناں کی ہو

شامیر کو لگا تھا کہ بچپن کے ساتھ ساتھ اسکے خواب، اسکا
پاگل پن کم ہوتا جائے گا اور شاید وہ مطمئن بھی ہو چکا تھا۔

کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شاہ ویر بیگ کے منہ سے نورے یصال اختر کا ذکر ہونا بند ہو چکا تھا۔۔

مگر اسکے ذہن، اسکے دل و دماغ میں نورے یصال اختر اپنی پوری یاسیت سے چھائی ہوئی تھی۔

اور شاہ ویر بیگ اسے قبر سے بھی نکال اپنے خاندان اس پوری دنیا کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ لڑکی زندہ ہے۔۔۔

میں واپس آتا ہوں، اسے سمجھائیں گے تو شاید وہ مان جائے

،،،!

رضا نے بے بسی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا تو شامیر جیسے
ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔

نہیں ڈیڈ وہ میرا بیٹا ہے۔۔ میں جانتا ہوں وہ ہار نہیں مانے
گا۔۔ اس بار اسکا سامنے اسکے باپ سے ہے۔۔ دیکھتے ہیں
"اس بار کون جیتتا ہے۔۔"

شامیر کی نیلی نگاہوں میں الگ سی چمک تھی ایسے جیسے وہ
خود کو یاد دلا رہا ہو کہ وہ اسکا باپ تمھاناں کہ شاہ ویر اسکا
".....! باپ۔۔"

دونوں باپ بیٹا آمنے سامنے ضرور تھے مگر شامیر یہ نہیں جانتا
تھا کہ اسکا خون اپنے باپ کی طرح اپنا ہر پہلوں کھول کر
سامنے رکھنے والوں میں سے نہیں تھا۔

وہ وہ تھا جسے صرف خود وہی جانتا تھا۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

سر میں اٹھتی عجیب سی درد کی وجہ سے مندی آنکھیں
، کھولیں تو اسکا دھیان اپنے وجود پر گیا

ذہن جیسے ہی بیدار ہوا آنکھوں کے سامنے پھر سے وہی نیلی
، نگاہیں لہرائی

اہہہہ.....خوفزدہ سی کیفیت میں اسنے بیڈ شیط
کو مٹھیوں میں دبوچ لیا، جیسے ہی اسکے گردن دائی جانب
، گھمائی

اپنے بے حد قریب کسی دوسرے وجود کو محسوس کرتے
وریشے بے ساختہ ہی چیخنی تھی۔

اسکے چیخنے پر شاہ ویر جو اوندھے منہ بیڈ پر وریشے سے ذرا
فاصلے پر لیٹا تھا۔

، ایک دم سے اسکی سرخی گھلی نیلی آنکھیں حیرت سے کھلی
"واٹ ہسپنڈ،،،،" ! چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟

اسکی نیند میں خلل اسے سخت برا لگتا تھا اب بھی وہ
چڑچڑے سے لہجے میں بولتا اپنا بھاری ہاتھ وریشے کے منہ پر
رکھ گیا۔

اسکی بھاری آواز کے بعد اپنے ہونٹوں پر کسی کا ہاتھ محسوس
کرتے ، وریشے ایک دم سے جیسے بے جان ہوئی تھی ۔
آنکھیں خوف کی زیادتی سے پھیلائے وہ پھر سے سانس روک
گئی ،

اسکی آنکھوں میں و خشتوں کا جہاں آباد تھا ، سبز خوبصورت
جھیل سی آنکھوں میں آنسو تیرتے اسکے چہرے پر پھسل
رہے تھے ۔

ایسے چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔؟ "آنکھیں مسلتے، وہ ایکدم سے جگہ سے اٹھا، اب درمیان میں لگائے کشنز کو سائیڈ کرتا اپنا دوسرا ہاتھ ماتھے کے نیچے رکھے، وہ ذرا سا جھکتے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟ یار جانتا ہوں تم خوش ہو رہی ہو، کہ میرے "جیسے ہینڈسم لڑکے نے تمہارے ساتھ بیڈ شیئر کیا۔۔۔
"اچلو کیا یاد کرو گی، شاہ ویر بیگ کا یہ احسان یاد رکھنا تم۔۔۔
اس نام پر بے ساختہ ہی وریشے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی،

اسکا ذہن جیسے جھٹکوں کی ضد میں آیا، پہلے جو سانس خوف سے تھم چکا تھا اب وحشت کی وجہ سے وہ رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

جانتا ہوں تمہیں افسوس ہو رہا ہے یہ کشنز کیوں لگائے میں نے۔۔۔

مگر کیا کروں یار،، میں نے مام کو پرامس کیا ہے کہ میں کسی بھی لڑکی کو جی ایف نہیں بناؤں گا۔۔۔ یہ بات الگ ہے لڑکیاں مجھے بی ایف بناتی ہیں۔۔۔ تم چاہو تو بنا سکتی ہو!۔۔۔۔۔ میں مائٹڈ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

اسنے معصومیت سے آنکھیں گھمائے فراخ دل سے اسے
پیش کش کی۔۔۔

اففف یہ چادر میری مام کی ہے کافی ہاٹ لگ رہی ہو یا
ابھی تو تم رکھ لو، بعد میں مجھے واپس کر دینا۔۔۔۔۔
اوکے۔۔۔۔۔!

شاہ ویر بیگ کی نگاہیں اس کی حسین نم نگاہوں سے ہٹنے
،، نہیں پا رہی تھیں
دل میں چلتی اس عجب سی ہلچل پر وہ خود بھی دھنگ تھا۔
وہ معصوم لڑکی آنکھیں کسی خوفزدہ ہرنی کی طرح پھیلائے
اسکے روبرو لیٹی تھی۔

بھیگا سرخ و سفید چہرہ ، حجاب کے حالے میں لیٹا وہ
خوبصورت چہرہ ، اس اس وقت دنیا کا سب سے حسین چہرہ
دکھا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وریشے کی حالت مزید بگڑتی ،، دروازہ ایک دم
سے ٹھاہ کی آواز سے کھلا تھا۔۔

انکل "!!.....کمرے کی لائٹس اندر داخل ہوتی مناہل
نے بھاگتے ہوئے فوراً سے آن کیں۔۔۔

شاہ ویر بے ساختہ ہی اس جانب مڑا ، اسکا ایک ہاتھ وریشے
کے منہ پر تھا، جبکہ وہ ذرا سا ترچھے ہوئے اسکی جانب جھکا
ہوا تھا۔۔۔

وریشے اور شاہ ویر کو ایک ساتھ اس حالت میں دیکھ خمرہ کا سر جیسے گھوم سا گیا۔۔

!"_____ کیا کر رہے ہو تم ویر چھوڑو اسے

!"وریشے میری بچی، بابا کی جان آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔؟

خمرہ خواس باختگی کی کیفیت میں چلاتے ہوئے شاہ ویر کا ہاتھ وریشے سے جھٹکتے دور کر گیا۔

اور پھر اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے وہ لرزتے ہوئے ہاتھوں سے اسے دیکھتا استفسار کرنے لگا۔۔

!"انکل انکل پلیز آپ یہاں سے لے چلیں وشے کو۔۔۔۔۔

نفرت سے شاہ ویر کو گھورتے مناہل نے آنکھوں نے کونے
صاف کرتے خمزہ سے کہا تھا۔۔۔

جبکہ وریشے اپنے بابا کو اپنے قریب دیکھ گہرے سانس
بھرنے لگی، اسکی جان میں جیسے جان آئی تھی،۔
اپنے کپکپاتے ہاتھ خمزہ کے گرد باندھے وہ اسکے سینے میں
منہ دیے، ہمیشہ کی طرح بے آواز رونے لگی۔۔
اسکی حالت پر خمزہ کا دل لہان ہوا تھا۔ وہ کسی بھپیرے
..... ہوئے شیر کی طرح اس پر گر جا

اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو شاہ ویر میں بھول جاؤں گا کہ تم
"!میرے کیا لگتے ہو۔۔۔۔۔"

سرد سے لہجے میں دھاڑتے خمزہ نے غصے سے اسے گھورا اور
پھر بے حد نرمی سے وریشے کو بانہوں میں بھرتے وہ بھاگتا
ہوا روم سے باہر نکلا۔۔۔۔

خمزہ انکل کی بیٹی _____؟ "ماتھے پر بل ڈالے وہ
خمزہ کے کہے الفاظ پر غور کرنے لگا۔۔۔
لگتا ہے انکل نے بھی چھپ کر کوئی شادی کی ہے۔۔۔۔ چلو
"اچھا ہے اب زیادہ مزہ آئے گا کھیل میں۔۔۔۔۔۔

اسنے ہنستے ہوئے اپنے دونوں بازوؤں پھیلائے ہوئے کہا۔
اور پھر تیزی سے انگریزی لیتے ببل گم نکالے اپنے منہ میں
ڈالی۔۔

z a i n a b R a j p o o t

شامیر تم واپس بلاؤ کسی بھی طرح سے شاہ ویر
"اِکو۔۔۔۔۔"

صبح ہوتے ہی سب سے پہلے خمزہ نے شامیر کو کال کی
تھی۔

، وریشے کے پاس رات سے مناہل کی ہوئی تھی
جسے ایک دم سے تیز بخار سے گھیر لیا تھا۔

وریشے خمزہ ملک کی زندگی میں صرف زندگی صرف اور صرف دو
لوگوں سے شروع ہوتی تھی اسکے بابا خمزہ اور اسکی دوست

مناہل یوسف زئی ----- اور انہی دو لوگوں پر اسکی زندگی
سمٹ جاتی تھی ۔

وہ ہنستی تھی مسکراتی تھی ، وہ بات کرتی تھی ، جھجھک کم
محسوس ہوتی تھی ، وہ کھاتی پیتی تھی ، مگر صرف تب جب
اسکی زندگی میں شامل یہ اہم لوگ ان میں سے کوئی ایک
"اسکے پاس ہو ۔۔۔۔؛

کیا ہو گیا ہے خمرہ۔۔۔۔۔ کیا کر دیا ویر نے۔۔۔؟ "وہ
میٹنگ میں تھا فوری طور پر میٹنگ ڈسپیچ کرتے وہ روم سے
نکل آیا۔۔۔۔۔

اسکی سنجیدہ حالت سارا سٹاف نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ مگر اندر ہی اندر سب جانتے تھے کہ شامیر بیگ کی اس حالت کے پیچھے شاہ ویر بیگ ہی ہو سکتا ہے۔۔

ووہ وہ۔۔۔۔۔ وہ وریشے کے پاس تھا۔۔۔۔۔ شامیر تو جانتا بھی ہے اسنے اپنا ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھا ہوا تھا اور

!"!-----

خمرہ کا غصے و طیش سے برا خال تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، کیسے اپنے دوست کو اسکے بیٹے کی کرتوتوں

!"کا بتائے۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔!" شامیر کا آگے بڑھتا قدم تھم سا گیا۔۔۔

اسنے لمبے لمبے سانس بھرتے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی ---
"_____ ششش شاہ ویر،،،،، ووو وریشے کے پپ پاس
شامیر کی زبان لڑکھڑائی تھی، حسین چہرے ایک پل میں پسینے
، سے تر ہوا

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسکا بیٹا،،، اتنی جلدی اتنی
آسانی سے وریشے تک پہنچ جائے گا۔
"اوو وہ ٹھیک ہے --- کچھ ہوا تو نہیں وریشے کو----
اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے اسنے وال کلاک
پر ایک نگاہ ڈالی۔
یقیناً اسکا وقت برا چل رہا تھا۔

مناہل نے مجھے بروقت آگاہ کر دیا تھا اور شکر ہے کہ میں
کل رات ہی پاکستان آگیا تھا۔

"اور نہ میں خود نہیں جانتا وہ کیا کر دیتا۔۔۔"

"خمرہ صائم مانا شادی کیلئے۔۔۔۔۔؟"

شامیر کا خوف اب پہلے سے زیادہ بڑھ چکا تھا۔۔

وہ کسی بھی طور جلد از جلد وریشے کی شادی کر دینا چاہتا تھا۔

اسکی ماں نہیں مانی تم جانتے ہو اسے،، اسکی عادات کو

۔۔۔ مگر صائم مان گیا ہے۔۔ کچھ دنوں تک وہ پاکستان آ

"!جائے گا۔۔۔۔"

کچھ دنوں تک نہیں تم اسے کل ہی بلاؤ،، جیسے بھی ہو جو

"! بھی کرو۔۔ بس سب ٹھیک کرنا ہو گا ہمیں۔۔۔۔

خمرہ کی بات ٹوکتے وہ سنجیدگی سے بے بس سے لہجے میں گویا

ہوا تھا۔۔۔۔ خمرہ نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسے

حامی بھری۔۔

وہ دونوں اپنی پلینگ مکمل کیے بیٹھے تھے۔۔ مگر وہ دونوں ہی

انجان تھے کہ اوپر بیٹھا خدا اسکی پلینگ تو کچھ اور ہی تھی۔۔

z a i n a b R a j p o o t

وشے ----- "مناہل اسکے پاس لیٹی اسکے بال سہلا
رہی تھی جب اسکا دھیان وریشے کے پیچھے پڑی اس چادر اور
پھر شاہ ویر پر گیا۔

وریشے کی گھنی خمدار پلکوں میں جنبش ہوئی۔۔۔ وہ اکثر ایسا
کرتی تھی۔۔

جب بات کرتے وقت اسے جھجھک محسوس ہوتی تو وہ آنکھیں
مضبوطی سے میچ لیتی۔۔۔۔ اور اب اتنے عرصے کے بعد
اسے اچھے سے جاننے کے بعد مناہل کو وہ ایسا کرتے وقت
کافی کیوٹ لگتی تھی۔۔

ہائے جانم ---- تمہاری انہی اداؤں کی وجہ سے تو آج تک

"!میرا دل تمہارے سوا کسی لڑکے پر نہیں آیا ----

اسے چھیڑنے کے سے انداز میں کہتے مناہل نے اپنے دونوں

ہاتھ سر کے نیچے رکھے ، اکنا چشمہ اتار سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

جانتی ہو ، وہ جو چور کل جسے میں پکڑنے گئی تھی ۔

اس بیچاری کا آئی ڈی کارڈ گر گیا تھا ---- میرے پرس میں پڑا

"!ہے میں دکھاتی ہوں ----

ولی کو یاد کرتے ہی وہ فوراً سے اٹھ بیٹھی ، جبکہ چور کے ذکر

پر وریشے نے بھی اپنی آنکھیں پٹ سے کھول لی ۔

یار یہ دیکھو----- ولی نام ہے اسکا۔۔۔۔ "اور تو اور یہ
دیکھو ظالم ہے بھی کافی پیارا۔۔۔۔ اور اسکے ناک کے قریب
"بھی تمہارے جیسا تل ہے۔۔۔۔"

آنکھیں پھیلانے وریشے کو دیکھتے کہتے ساتھ ہی مناہل نے آئی
 ڈی کارڈ وریشے کے ہاتھ میں دیا اور خود اپنا چشمہ اٹھائے
 آنکھوں پر دوبارہ سے لگایا۔۔۔۔

دیکھا۔۔۔۔۔ کمبخت چور ناں ہوتا تو میرے معصوم بچوں کا ابا
 " ! ہوتا ۔۔۔۔۔

مناہل نے جان بوجھ کر ٹھنڈی آہ بھرتے کہا۔۔۔
تو وریشے ایک دم سے کھلکھلائی۔۔۔

اسکی ہنسی اس قدر شفاف اور معصوم تھی۔ کہ کئی لمحوں تک
تو مناہل بھی ساکت سی کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں
مسکراتے ہوئے اسے دیکھتی رہی۔۔

اور پھر جب خود کو گھورتی مناہل کو دیکھا تو وریشے ایک دم سے
خود میں سمٹی، آنکھیں جھپکتے وہ خفت زدہ سی ہوتے آگے
پیچھے دیکھنے لگی۔۔

اسکی اسی شرم و حیا اسی معصومیت کی وجہ سے وہ مناہل
یوسف زئی کو دل سے عزیز تھی۔۔

تم جگر کا ٹکڑا ہو جانم۔۔۔۔۔ "با نہیں وا کیے اسنے فوراً سے
کسی بڑی اماں کی طرح اسے سینے سے لگایا۔

"اچھا ایک بات تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ گورا بلا کیا کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
شاہ ویر بیگ کی شکل و صورت اسکی پرسنائی کے حساب سے
اسے نام دیتے مناہل نے جانچتی نگاہوں سے وریشے کو دیکھ
پوچھا۔

وریشے کا کھلا ہوا چہرہ شاہ ویر کے ذکر پر ایک دم سے مرجھا گیا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ککک کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "نگاہیں چراتے اسنے اپنے چھوٹے
چھوٹے گلابی ہونٹوں پر زبان پھیرتے جھوٹ کہا۔
تو مناہل نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

کہاں گئی تھی تم -----؟ "وہ جیسے ہی گھر لوٹی، فائزہ
نے اسکا راستہ روکتے سنجیدگی سے پوچھا ---
کہی نہیں گئی تھی ----- آپ راستہ چھوڑیں
!"-----

کندھے پر ڈالے اپنے بیگ کی اسٹرپ کو مضبوطی سے تھامے
وہ نگاہیں چراتے بولی --

ارے بی بی مفت کا نہیں کھلاتے، جوان جہاں لڑکی، ساری
رات گھر نہیں لوٹی ----- ایک کام کرو جس عاشق
، کے ساتھ رات بھر رنگ رلیاں مناتی رہی ہو

اسی کے پاس رہ لو،،، یہاں ہم شریفوں کے گھر کیا لینے آئی
"ہو۔۔۔۔؟"

مناہل کو پیچھے کو دھکے دیتے فائزہ نے تلخ کلامی کرتے اونچی
آواز میں کہا۔۔

تو اتنی تذبذب کے سبب مناہل کا چہرہ غصے اور بے بسی سے
سرخ پڑ گیا۔۔۔

یہ گھر میرا بھی ہے تائی امی۔۔۔۔ میں جب چاہوں یہاں آ
سکتی ہوں۔۔۔۔۔ اور میں کسی عاشق کے ساتھ نہیں گئی
تھی۔۔۔

"میری دوست کی طبیعت خراب تھی اسی کے ساتھ تھی۔

اپنی آنکھوں میں آتی نہی کو پیچھے دھکیلتے وہ چشمے کو ٹھیک سے
آنکھوں پر جمائے مضبوط لہجے میں بولی۔۔

تیری اتنی مجال کہ تُو میرے ساتھ زبان درازی کرے گی
!"!۔۔

فائزہ بیگم نے غصے سے کھولتے اسکے چہرے پر تھپڑ جھڑنا چاہا
تھا۔۔

جسے تیزی سے آگے بڑھتے سہیل نے تھام لیا۔۔۔۔
ارے ارے باجی کیا کر رہی ہو۔۔۔ کیوں اس معصوم، نازک
سی بچی پر ہاتھ اٹھا رہی ہو۔۔۔۔ جانے دو چھوڑو بچی ہے
!"!۔۔۔

پان چباتے سہیل احمد نے اپنی بے باک نگاہوں سے مناہل کے وجود کو گھورتے خباثت سے کہا۔۔۔

ارے تم نہیں جانتے اس کے لچھن۔۔۔۔ آنے دو اسکے تایا کو سب بتاتی ہوں۔۔۔۔ اگر ٹوپیچ میں ناں آتا تو آج اسے "میں ٹھیک کر لیتی۔۔۔۔"

اپنے پچاس سالہ بھائی کو دیکھتی وہ مناہل کو گالیاں بکتے کھانا بنانے کا حکم صادر کرتے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

ارے منی کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟ "مناہل اس گھٹیا انسان کو اتنے عرصے بعد گھر میں دیکھ صبیح معنوں میں خوفزدہ ہوئی تھی۔۔"

وہ جونہی سائیڈ سے نکلتے اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔
سہیل نے فوراً سے اسکا راستہ روک لیا۔۔
دیکھیں ماموں مجھے جانے دیں،، مجھے کام ہیں بہت
!"_____

سرد و سپاٹ لہجے میں آواز کو مضبوط بنانے وہ سنجیدگی سے گویا
ہوئی۔۔۔

ویسے اتنے برے ہم بھی نہیں، جہاں باہر کے عاشقوں کو
!"وقت دیتی ہو ایک رات۔۔۔۔۔

چٹاخ ---- "اس سے پہلے کہ وہ اپنی گندی زبان سے نکلے
اس گھٹیا جملے کو مکمل کر پاتا ---- مناہل کا ہاتھ ایک دم
سے اٹھاتا تھا ----

سہیل احمد صدمے کی سی کیفیت میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھے
آنکھیں پھاڑے اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو دیکھتا رہ گیا --
خبردار جو آئندہ اپنی گھٹیا زبان سے میرے لئے ایسے کوئی بھی
گھٹیا الفاظ نکالے تو _____ میں بھوک جاؤں گی کہ آپ
۔ "میرے تائی کے رنڈوا بھائی ہیں ----

وہ شیرنی بنی غصے سے دھاڑتی وہاں سے بھاگتے اپنے کمرے
میں بند ہوئی ----

ایک رات کا کہا تو اتنا غصہ لگا تجھے --- مجھے سہیل کو تھپڑ
مارا تُو نے ---- اب تُو دیکھ اب تو سہیل احمد اپنی تیسری
شادی تجھ سے ہی رچائے گا اور ہر رات تجھے اتنی اذیت
!"_____ دے گا کہ تُو موت کی بھیک مانگے گی مجھ سے

مناہل کے کمرے کے بند دروازے کو گھورتا وہ اپنے گھٹیا
منصوبے تیار کر رہا تھا۔۔

z a i n a b R a j p o o t

مجھے لگتا ہے ہوٹل کا مالک جمشید یوسف زئی اس سارے

”،،،، معاملے میں ملوث ہے

ان ڈاکو منٹس کو دیکھنے کے بعد ولی حیدر نے اپنے سامنے
براجمان اپنے سینیئر کمشنر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مگر آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے انسپکٹر ولی۔۔۔؟ ضروری تو
نہیں، کہ وہ ہوٹل کا اونر ہے اور اسی لئے وہ اس اسمگلنگ
”!اکیس میں شامل ہو۔۔۔۔

کمشنر راتھور نے اپنے سامنے بیٹھے جوان کو دیکھ کدھے
اچکاتے ہوئے اپنی رائے پیش کی۔۔۔

”!ایس سر یو آر رائٹ۔۔۔۔

مگر جو ڈرگس مری سے ملک کے مختلف حصوں میں پہنچایا جا رہا ہے اس کا ایک بہت بڑا اڈا یہی علاقہ ہے ----
اور یہاں آس پاس کوئی ایسی آدورفت والی جگہ نہیں سوائے
"! اس ہوٹل کے ----"

لوگ یہاں اس ہوٹل میں اسے کرنے آتے ہیں اور ظاہری
سی بات ہے یہ ایک ہوٹل ہے اور اس پر کوئی بھی آسانی
"سے شک نہیں کر سکتا ----؛"

سیاہ آنکھیں پھیلائے اسنے سادہ لفظوں میں اپنی بات کمشنر
راتھور پر عیاں کی جو گہرے مسکراتے ہوئے سر کو ہاں میں
جنش دی ،-----

تو ٹھیک ہے ینگ مین آپ کاروائی شروع کریں ، اس
"!معاملے میں آپ کو پوری طرح سے سپورٹ ملے گا۔۔۔
تھینک یو سوچ سر_____؛ "مجھے کچھ دن بھیس بدل کر
اس ہوٹل میں جانا ہو گا۔۔۔
تاکہ میں وہاں کی ہر ایک چیز پر اچھے سے نظر رکھ سکوں
!".....

ولی نے پرسوچ سے انداز میں سوچتے ہوئے کہا۔۔
تو کمشنر نے سر ہاں میں ہلائے حامی بھری۔۔

z a i n a b R a j p o o t

مری کے سرد موسم میں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی برف

،، باری کا لگاتار جاری سلسلہ تھما تھا

، اپارٹمنٹ میں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی

ایک طرف بنے آتش دان میں سلگتی لکڑیوں کی وجہ سے خمرہ

، کاکمرہ کافی گرم سا تھا

دونوں کاندھوں پر بڑی سی چادر لپیٹے وہ رانگ چئیر پر بیٹھا

کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا۔

صاحب چائے لاؤں "!" _____ اسکی سوچوں کا تسلسل

،، کمرے میں ناک کر کے داخل ہوتی فہمینہ کی وجہ سے ٹوٹا

ہممممم۔۔۔۔۔ نہیں بی.....آپ ایسا کریں ، گڑیا کو چائے
"!،،،،، دے آئیں ، ساتھ کچھ کھانے کو بھی لے جائیں
وریشے کا خیال آتے ہی خمزہ نے متفکر سے لہجے میں کہا۔
"!،،،،، جی صاحب میں ابھی جاتی ہوں
فہمینہ بی سر جھکائے کہتے کمرے سے نکلی ، جب انکے
، جانے کے ٹھیک پانچ منٹ بعد دروازہ ٹھاہ سے کھلا تھا
خمزہ ایک دم سے چونک گیا ، حیرت سے آنکھیں سکڑے
اسنے سامنے دیکھا ، جہاں دروازے سے اندر داخل ہوتا شاہ ویر
بیگ ، اپنی نیلی پرکشش نگاہوں سے در و دیوار کو سنجیدگی سے
گھور رہا تھا۔

"تم۔۔۔۔۔ تم کیسے آئے یہاں۔۔۔۔۔؟

حیرت سے کنگ اسے دیکھتے ساتھ ہی خمرہ ایک دم سے جگہ

،، سے اٹھا، سرد مگر بے لچک لہجے میں بولا

بلیک جینز کے اوپر وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک ہی ہڈ

ڈالے، وہ حسین مرد ایک پل کو چونکا۔۔۔۔۔ کاندھے پر ڈالا

بیگ اسنے ایک دم سے لاپرواہی سے دور اچھالے، گردن کو

دائیں بائیں خم دیا۔۔۔

جیسے اپنے سوا کمرے میں کسی تیسرے کو ڈھونڈ رہا ہو مگر پھر

کسی تیسرے کو ناں پاتے، اسنے سن گلاسز اتار اپنے لاڈلے

چاچو کو دیکھا۔۔۔

"آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اپنے سینے پر رکھتے اسنے بلا کی
_____ معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے کہا

۔"ہاں تم سے کہہ رہا ہوں کیسے آئے یہاں _____؟

خمرہ کا لہجہ پہلے کی طرح ہی سپاٹ اور سنجیدہ تھا۔۔

شاہ ویر نے ایک نگاہ اسکے سنجیدہ چہرے پر ڈالی اور پھر شاہانہ
چال چلتا وہ اسکے قریب ہوا۔۔۔

دروازے سے آیا ہوں انکل،،،، اور کیسے آتا "!!.....اسکی
جانب ذرا سا جھکتے وہ آنکھیں گھمائے رازداری سے بولا۔۔

خمرہ کا چہرہ منٹوں میں سرخ پڑا، "اسنے دانت پیستے شاہ
ویر کو گھورا جس کی آنکھوں میں ناچتی شرارت وہ بخوبی بھانپ
چکا تھا۔۔

کیا انکل، اب آپ یہاں رہتے ہیں مری میں،، اور آپ کے
ہوتے ہوئے میں وہاں ہوٹل میں رہتا، آپ کو کتنا برا لگتا
نا۔۔۔۔۔ بس یہی سوچ کر میں آپ کے پاس بھاگا چلا
"آیا۔۔۔۔۔

خمرہ کے دونوں گال زور زور سے کھینچتے وہ کسی بچے کی طرح
اسے لاڈ کرتا خاصا زچ کے رہا تھا۔۔

نہیں شاہ ویر،، مجھے بالکل بھی برا نہیں لگے گا تم جاؤ ہوٹل
"! میں رہو ----"

خمرہ نے گلا کھنکھارتے لحاظ مروت بالائے طاق رکھتے کہا تھا۔۔
وہ جانتا تھا شاہ ویر کا یہاں رہنا کھلے عام شیر کو جنگل میں
چھوڑنے کے مترادف تھا۔

جیہی وہ بنا لحاظ کیے اسے گھر سے جانے کا کہہ رہا تھا۔۔
"! آپ نے مجھے اتنا بدتمیز سمجھ رکھا ہے۔۔۔"

سینے پر ہاتھ باندھے وہ جب بولا تو خمرہ اس کی بات پر غش
کھاتے کھاتے بچا۔۔

آپ چاہیں جتنا مرضی کہہ لیں میں اب آپ کو چھوڑ کر
"! نہیں جانے والا۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر اسکے گلے کا طوق بنتا اپنے دونوں ہاتھ اسکی
گردن کے گرد لپیٹے ، اسکے گلے لگ گیا۔۔۔

دانت پر دانت جمائے خمزہ نے اس بن بلائی آفت کو بمشکل
سے خود سے دور کیا۔۔۔

"ویسے انکل وش کہاں ہیں نظر نہیں آرہی۔۔۔؟

خمزہ نے جیسے تیسے اسے خود سے دور کیا، تو شاہ ویر اپنے
سلکی گولڈن بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کی جانب سیٹ کرتے

بڑے سٹیریس سے انداز میں آگے پیچھے دیکھتے جیسے کسی کو
ڈھونڈ رہا ہو،، خمرہ سے بولا۔۔۔

کلک کیا کون وِش _____؛ "خمرہ کا سانس سہی معنوں
میں، شاہ ویر بیگ نے روکا تھا، وہ سمجھ گیا وہ کسی اور کی
نہیں وریشے بات کر رہا ہے۔۔

ارے آپ کی اڈاپٹڈ بیٹی،، وریشے خمرہ ملک _____ ویسے
جتنی اس کی عمر ہے اس حساب سے وہ کوئی چھوٹی سی بچی
دکھتی ہے، اور ویٹ بھی کوئی چالیس کے قریب ہو گا
اسکا۔۔۔ کیا آپ اسکی ڈائنگ کا خیال نہیں رکھتے

_____؟"

یہ سب تم کیسے جانتے ہو،،،؟ "اسکی پیشانی عرق آلود ہوئی،، وہ لمبے لمبے سانس بھرتے اپنی بے ترتیب ہوئی سانسیں بحال کرنے لگا۔

کم آن چلیو،،، آپ یہ سوال پوچھتے ہوئے اچھے نہیں
"الگتے۔۔۔۔"

، وہ طنزیہ لہجے میں ٹونٹ کرتے خمرہ کی چھوڑی جگہ پر بیٹھا
ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے جھولنے لگا۔۔

شش شاہ ویر،،، تم یہاں نہیں رہ سکتے، دیکھو تم کراچی
چلو وہاں میرے فارم ہاؤس، گھر، اپارٹمنٹ جس بھی جگہ
رہنا چاہو رہ سکتے ہو۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔

"!مگر یہاں،،، یہاں نہیں ----

مگر میں یہاں ہی رہنا چاہتا ہوں،،، ڈئیر انکل ____ اور ویسے
بھی مجھے یہ جگہ آپ کا اپارٹمنٹ اور آپ کی بیٹی پسند آگئی
!" ہے اب یہاں رہنا تو بنتا ہے ----

اس کی حالت سے محفوظ ہوتے وہ آنکھ دبائے بولا -
جبکہ اسکی بات کا مطلب سمجھتے خمرہ کے وجود پر کپکپاہٹ
طاری ہوئی --

اسنے تیزی سے آگے بڑھتے روم کو اندر سے لاک کیا، وہ اب
اپنے طور پر اسکی منت سماجت کر کے اسے یہاں سے بھیجنا
چاہ رہا تھا، جو کہ قطعی ممکن نہیں تھا -

z a i n a b R a j p o o t

رکو کہاں جا رہے ہو تم _____؟ "وہ لسٹ پر ہوٹل کے لئے ضروری سامان لکھ رہی تھی، جب ویٹر کی ڈریس میں ملبوس تین سے چار نئے لڑکے کوریڈور سے نکلے اب مین ایریا کی جانب بڑھ رہے تھے

اپنی آنکھوں پر چشمہ سیٹ کرتے، مناہل نے ان چاروں میں سے ایک کو ترچھی نظروں سے گھورا اور پھر اوور کوٹ کو، دونوں اطراف سے ٹھیک کرتے وہ فوراً سے کرسی سے اٹھی اب ان ویٹرز کے روبرو کھڑی ہوئی۔۔

"!،،، تم تینوں جاؤ

گردن اکڑائے ان تینوں کو انگلی کے اشارے سے وہاں سے
جانے کا کہتے وہ اس بڑی بڑی مونچھوں والے لڑکے کے
،، سامنے کھڑی ہوئی

"!،،،، مجھے ایسا لگتا ہے میں نے کہیں دیکھا ہے تمہیں
تھوڑی کو کھجاتے مناہل نے اپنی آنکھیں پھیلائے غور سے
اس بڑی بڑی داڑھی والے شخص کو دیکھا۔۔۔
جو دیکھنے میں کافی ہٹا کٹا تھا۔۔۔

وو وہ بب باجی کسی ہوٹل پر دیکھا ہو گا، مم میں پہلے بھی
ایک ہوٹل میں کام کرتا تھا۔۔

ولی نے غیر محسوس انداز میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے
ہوئے آواز کو باریک بنائے کہا۔۔

دل ہی دل میں اسنے اس ڈبل بیٹری کے دماغ کو کوسا، جو
، اسے دیکھتے ہی شاید پہچان گئی تھی
اب اسے تسلی بھی تھی کہ وہ روپ بدل کے آیا تھا ورنہ کیا
پتہ کہ وہ ڈبل بیٹری اسے سچ میں اٹھا کر پولیس کے حوالے
کر دیتی

دیکھنے میں تو ہٹے کٹے ہو پھر کیوں یہ ویٹر کی جاب کر رہے
"ہو!.....؟"

آنکھیں چھوٹی کیے،، اسے سرتا پیر گھورتی وہ کسی پولیس آفیسر
،، کی طرح تفتیش کرنے لگی

، ولی نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اپنے روبرو کھڑی
اس دراز قامت سانولی رنگت والی دہلی پتلی ڈبل بیڑی کو
گھورا۔۔

"اوہ جی تعلیم نہیں ہے پاس تو بس۔۔۔۔۔
کیا کر رہے تم۔۔۔۔۔ وہاں کسٹرویت کر رہے ہیں اور
"تم یہاں کھڑے ہو۔۔۔؟

اس سے پہلے کہ بات مزید بڑھتی ، جمشید وہاں پہنچا۔۔۔
، جس کی آمد پر ولی نے شکر کا سانس لیا

اور تم بی بی کام سنبھالو،، حساب کتاب ختم کرو تو ذرا نئے
مسافر آئے ہیں، اب کی بار اچھے سے ڈیل کرنا، پہلے ہی
کل والا اتنا امیر آدمی تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے بھاگ
گیا۔۔۔ اب اگر کوئی غلطی کی تو یاد ہے ناں میں کیسے سزا دیتا
!""! ہوں۔۔۔

جمشید بنا لحاظ کے ہی ولی کے سامنے ہی اسکی اچھے سے
کلاس لگائی،، جس پر مناہل نجل سی ہوتے رہ گئی، جبکہ
ولی اس مالکن کو گہری نگاہوں سے دیکھتا رہ گیا۔۔
، اتنا تو وہ جان چکا تھا وہ لڑکی صرف باتوں کی مالکن تھی

اسکی بے وقوفیاں یاد کرتے وہ سر جھٹکتا اپنے کام کی جانب
بڑھا۔۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

سیاہ تاریک روپوش پر سے ہوتے گاڑی پورچ میں آکر
رکی،،، ایک سرد سانس فضا کے سپرد کرتے، گاڑی میں
براجمان شخص نے اپنی نم نگاہوں کے گوشے اپنی شہادت کی
، انگلی سے صاف کیے
اور پھر اپنا سر بے بسی کی کیفیت میں سیٹ کی پشت سے
ٹکایا۔۔۔۔

اسکا گھر ویسے ہی سنسان تھا، وہی وحشتیں، کریناک یادیں
اس گھر سے جڑی تھیں۔۔ کہ یصال اختر صبح کا نکلا جب
بھی رات کی تاریکی میں گھر لوٹا اسکا دل و دماغ ان وحشتوں
، سے پھٹنے لگتا تھا

اب بھی وہ نڈھال سا اپنے وجود کو گھسیٹتا گھر میں داخل ہوا
تھا۔

ولی کا فون اسے دن میں ہی آچکا تھا، کہ وہ اپنے کسی کیس
کے سلسلے میں مری گیا ہے۔۔

اسی وجہ سے اسے آج جلدی گھر لوٹنا پڑا تھا۔

وہ تھکا ہارا شکستہ سی کیفیت میں اندر آیا، پورا گھر سنسان پڑا
تھا وہ جانتا تھا سفینہ کہاں ہوگی۔
جی بھی اسی خاموشی سے وہ ڈبلیکیٹ کیز سے دروازہ کھولے
اپنے روم میں گیا۔۔۔ جہاں گھپ اندھیرے نے اسکا استقبال
کیا۔۔۔

، اندازے سے چلتے وہ آگے بڑھا
صوفے کے قریب جاتے اسنے کوٹ اتارتے صوفے پر پھینکا
۔۔۔

اور پھر شرٹ کے اوپری بٹن کھولتا وہ بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔

لیمپ کی مدہم سی روشنی میں وہ کمزور وجود کروٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔۔

یصال دھیمے قدموں سے چلتا بیڈ پر گیا، کمفرٹر کھینچتے اسنے اپنے اوپر لیپٹا اور پھر سرکتے ہوئے سفینہ کے قریب ہوا۔ اور ہر بار کی طرح بنا کچھ کہے نرمی سے اسکا سر اٹھائے اپنے کندھے پر رکھا۔۔

،، تو بے اختیار اسکی سسکی سی نکلی

رو لیا یا پھر کوئی کسر رہتی ہے "!" وہ اسکے آنسوؤں

انگلی پر چنتے تکلیف دہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

سفینہ کی پلکوں میں لرزش ہوئی تھی، ہونٹ کپکپانے لگے۔

یصال نے نرمی سے اسکی بھگی آنکھوں پر بوسہ دیے اسکی
،،، پیشانی چومی

سفینہ جانتی تھی، اسکا رونا اسکی یہ کیفیت یصال کو بری طرح
، تکلیف دیتی تھی

جبھی وہ اب اسکے سامنے نہیں روتی تھی،، اسکی موجودگی میں
وہ لاکھ اپنے آپ پر ضبط کرتی مگر اسکی حالت سے یصال اختر
بے پرواہ نہیں تھا۔۔

وہ جانتا تھا اسکی حالت ، اسکا احساس جرم ----- جس کے
سبب وہ تا عمر گھٹ گھٹ کے جیتی آئی تھی ---
"!!،،، کھانا لاؤں آپ کے لیے

آنسوؤں روکتے اسنے بھگے لہجے میں فکر مندی سے پوچھا ، تو
، یصال نے بے ساختہ اسکی پیشانی پر لب رکھے
نہیں زندگی تم بس خاموشی سے لیٹی رہو۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں
"اکھانا۔۔۔۔"

"مگر یصال۔۔۔۔"

کوئی اگر مگر نہیں ،، آج تمہارا بیٹا گھر نہیں ، تھوڑا سا وقت
"اپنے شوہر پر صرف کر لو۔۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑنے کے سے انداز میں بولا۔
تو نا چاہتے ہوئے بھی اسکی بات پر سفینہ کا چہرہ لال انگارہ
ہوا۔۔۔۔

یصال نے مسکراتے ہوئے اسکے ناک کے قریب بنے اس
سیاہ تل پر کب رکھتے اپنی بانہوں کا گھیرا تنگ کر لیا۔

z a i n a b R a j p o o t

،،، میں کل جا رہا ہوں شاہ ویر،، روحان اور پری کے پاس
پری کے برتھ ڈے ہے کل۔۔۔۔۔ میرے خیال سے
"! تمہیں بھی چلنا چاہیے۔۔۔۔۔"

چلیو میری بات ہو چکی ہے پری سے میں کل نہیں آج
"! رات ہی اسے سرپرائز دوں گا۔۔۔۔۔"

خمرہ کی آنکھوں میں دیکھتا وہ کافی سڑئیس سے لہجے میں بولا۔۔
خمرہ نے چونکتے اسے گھورا۔۔۔

جیسے وہ اسکے چہرے سے جھوٹ سچ کی آمیزش ڈھونڈ رہا
"!ہو۔۔۔۔۔"

اور میں نے پارٹی اریج بھی کری ہے۔۔۔ اسی لئے رات گیارہ
"!بجے نکل جاؤں گا۔۔۔"

کندھے اچکاتے نارمل سے لہجے میں کہتے ، وہ آخر میں مسکرایا
۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ تم ایسا کرو آرام کرو ابھی، تھک گئے ہو
"!گے۔۔۔ افضل۔۔۔۔۔"

خمرہ کی ایک پکار پر دروازے کے قریب کھڑا ملازم دوڑ کے اندر
آیا۔۔۔ صاحب کا سامان گیسٹ روم میں رکھو۔۔۔۔۔

۔! بیٹا کچھ چاہیے ہوا تو بتانا۔۔۔۔

اسکا کندھا تھپکتے خمرہ نے نثار جاتے لہجے میں کہا۔

تو شاہ ویر نے تابعداری سے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

شامیر تم نے ٹھیک کہا تھا، شاہ ویر پہنچ آیا ہے۔۔ اب

اس سے پہلے اسے سچائی کا علم ہو، ہمیں وریشے اور صائم

! کی شادی کرنی ہوگی۔۔ وہ بھی جلد از جلد۔۔۔۔۔

میں جانتا تھا ایسا ہوگا وہ میرا بیٹا ہے خمرہ اسے میں اچھے

! سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔

تم جلد از جلد اسے کسی بھی طریقے سے گھر سے نکالو، اور
، پھر صائم کی شادی اسی وقت اسکی غیر موجودگی میں کروانا
"کیونکہ اگر وہ سامنے ہوا، وہ ضرور کوئی پھڑا ڈالے گا۔۔۔"

شامیر بیگ کے پیشانی مسلتے ہوئے کہا تھا۔۔

وہ اس وقت بنا کسی کو بھی اطلاع کیے ویٹنگ ایریا میں بیٹھا
فلائٹ کے ٹائم کا ویٹ کر رہا تھا۔

وہ جانتا تھا اگر شاہ ویر پاکستان میں تھا تو مطلب تباہی
، پاکستان میں ہونے والی تھی

اسی لئے وہ کسی کے بھی کانوں میں آواز پڑنے سے پہلے ہی
پاکستان جا کر شاہ ویر کو دبوچنے کی سوچ چکا تھا۔۔

ہاں وہ آج رات پری کی برتھڈے پارٹی کیلئے نکل رہا ہے۔۔۔
اور کل دن تک صائم آجائے گا۔۔۔ میں کل ہی وریشے کو
"صائم کے نام کر دوں گا۔۔۔۔"

اسکی بات پر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے شاہ ویر نے سرخ
_____نگاہوں سے اپنے جبرے مضبوطی سے بھینچے

، آپ کو لگتا ہے ڈیڈ، کہ آپ سب کو کنٹرول کر سکتے ہیں
آپ کو غلط لگتا ہے ڈیڈ،، شاہ ویر بیگ کو کنٹرول کرنے کے

لیے آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔۔ افسوس اس بار وہ ہو
۔"اگا جو آپ نے سوچا تک نہیں ہو گا۔۔

پینٹ کی دونوں پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ گیسٹ روم کی کھڑکی
میں کھڑا،، گارڈن کے منظر کو سراہتی نگاہوں سے دیکھتا زیر
لب بڑبڑایا تھا۔۔۔

اسکی حسین آنکھوں میں پراسراریت تھی۔۔۔ ایک ضد، ایک
جنون تھا جو اب اسکا نشہ، بنتا جا رہا تھا۔۔

اس کی جنونیت سے بے بہرہ وہ معصوم سی لڑکی گارڈن میں
موجود اپنے ریبلٹس کے ساتھ کھیل میں مگن تھی۔۔

وہ انجان تھی کسی کی گہری نیلی نگاہیں بڑے استحقاق سے
اسکے وجود کو گھیرے ہوئے تھی۔۔۔

شاہ ویر خود نہیں جانتا تھا اسکی یہ ادیکشن بالآخر کیا تباہی
مچانے والی تھی۔۔۔ مگر اتنا تو طے تھا وہ کچھ کرنے والا تھا
مگر کیا۔۔۔۔۔؟ یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

z a i n a b R a j p o o t

کیا آج گھر نہیں جانا تم نے!"! _____ وہ دن
بھر کے سارے برتن سمیٹنے کے بعد اب جان بوجھ کر
،، ضروری سامان کی لسٹ تیار کرنے بیٹھ چکی تھی

رات کے دس بج رہے تھے ، دو تین ویٹر کے سوا باقی سارا
عملہ چھٹی کر چکا تھا۔۔۔

ایسے میں کچن ہولڈر مسز لغاری جو سارا کام اپنی نگرانی میں
ختم کروا کر گھر جاتی تھی ۔

ان کی نگاہ کاؤنٹر چئیر پر براجمان مناہل پر پڑی ، وہ حیرت
سے کافی کا مگ اٹھائے اسکی جانب بڑھی استفسار کرنے لگی

۔۔۔

نہیں آج میرا کام کافی زیادہ ہے،،، تو میں یہی سو جاؤں
"اگی۔۔۔۔"

اپنے بڑے سے چشمے کو پیچھے کی جانب دھکیلتے وہ نگاہیں
چرائے بولی۔۔

مسز لغاری کافی اچھی خاتون تھی، وہ زمانہ شناس تھی، گھر
کے نام پر مناہل کی روز روز کی ٹال موٹل سے وہ کسی حد تک
تو واقف ہو چکی تھی۔

مگر وہ چاہتی تھیں کہ مناہل اپنے لئے کھل کر اسٹینڈ
!"!..... لے

کیا تم کچھ چھپا رہی ہو مناہل۔۔۔ دیکھو بیٹا میں جانتی ہوں
"ضرور کوئی بات ہے، جسے کرنے سے تم ہچکچا رہی ہو۔۔۔"

مانا تمہارے ماں باپ نہیں رہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ
۔! تم اس دنیا میں اکیلی ہو۔۔

ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں،، بس مسز لغاری میں
واقعی میں دن بھر کے کام سے تھک جاتی ہوں اور پھر گھر
کافی دور بھی تو ہے۔۔

۔! اسی لئے میں یہیں کسی ناں کسی جگہ سو جاتی ہوں۔۔۔
اسکے معصوم چہرے پر جھوٹ صاف عیاں تھا۔۔

جسے وہاں سے گزرتے ولی کی شارپ نگاہوں نے بھی آبرو
کیا۔۔۔ وہ جب تیزی سے باکس اٹھائے کاؤنٹر کے پاس

سے گزرا اسکی نگاہ ---- رجسٹر پر پڑے اپنے آئی ڈی کارڈ پر
پڑی --

وہ چونکا ---- اسے یاد تھا آئی ڈی گم ہوا تھا _____ مطلب
وہ ہاتھ پائی کے دوران وہیں روم میں گر گیا تھا اور اب اس
چشمش چار آنکھوں والی ڈبل بیٹری کے پاس تھا --
اسے جی بھر کر خود پر غصہ آیا ---

وہ جان بوجھ کر یہاں رکا تھا ، تاکہ دیر رات کوئی بہانہ کر کے
وہ وہیں رک سکے اور پھر جمشید کے خلاف ثبوت ڈھونڈ سکے
”

اسنے ایک نگاہ مناہل پر ڈالی ، جو خاصی مصروف تھی --

، اور پھر ایک لمبی سانس بھرتے وہ تیزی سے آگے بڑھا
کاؤنٹر کے قریب سے گزرتے اسنے آئی ڈی کارڈ اٹھانا چاہا۔۔۔
"_____! اوئے کیا مسئلہ ہے کیوں اٹھا رہے تھے اسے
اسکے ہاتھ ہر تھپاک سے ہاتھ رکھتے مناہل نے آنکھیں بڑی
بڑی کرتے خاصے روعب سے پوچھا۔۔
تو ولی نے اس چالاک لومڑی کو دل ہی دل میں۔
کو سا۔۔۔۔۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ اس ڈبل بیٹری کی دو
نہیں چار آنکھیں تھیں۔۔۔

وہ وہ میں نے نہیں اٹھایا باجی،،،، میرے کپڑوں کے ساتھ
!_____ لگ گیا تھا بس وہی اتار رہا تھا

ولی نے جیسے تیسے بہانہ بنایا۔۔۔۔۔

تو کس نے کہا تھا یہ دھوتی کلا پہننے کو،،، کل سے ڈھنگ
،، کے کپڑے پہن کے آنا

اسے نیا حکم دیتی وہ آئی ڈی کارڈ اٹھائے اپنے کوٹ میں رکھ
گئی۔۔

اپنی پہلی ناکامی پر ولی اختر کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ
پڑا تھا وہ بمشکل سے اپنے غصے کو دبائے وہاں سے نکلا۔۔۔

z i n a b R a j p o o t

، فضا میں چھائی پرحدت خاموشی میں ،،، آنکھیں بند کیے
اپنا ایک ہاتھ آنکھوں پہ رکھے وہ چت صوفے پر لیٹا تھا۔۔
ایک دم سے آنکھیں کھولے وہ سیدھا ہوا، ایک نگاہ ہاتھ میں
پہنی برینڈڈ واچ پر ڈالی۔۔

، جو رات کے پونے بارہ کا وقت بتا رہی تھی
شاہ ویر تیزی سے اٹھا،، سرد سانس فضا کے سپرد کرتے
اسنے ہڈ اپنے سر پر ڈالی،، اور پھر لمبے لمبے دھگ بھرتے وہ
،، دروازہ کھول اپنی محسوس جگہ کی جانب بڑھا

بالکونی کی پچھلی طرف سے اندر جاتے اسنے آسانی سے دروازہ
کھولا۔۔۔

اور پھر اسی آہستگی سے بند بھی کر دیا۔۔۔

کمرے میں بکھری اس نازک وجود کی خوشبو میں گہرے سانس
بھرتے شامیر بیگ نے اپنی شارپ نگاہیں چاروں اطراف
، دوڑائی ، چونکہ لائٹس آن تھی

پورا کمرہ پنک بے بی گرل ڈیزائن سے سجا ہوا تھا اسکے لب
مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

وہ بنا بیڈ کی طرف دیکھے ، دیواروں کی طرف دیکھ رہا تھا مگر
،، وہاں بھی اپنی مطلوبہ شے ناں پاتے وہ کبرڈ کی جانب بڑھا

کبرڈ میں ایک سے بڑھ کر ایک سوٹ تھا جو شاید نہیں یقیناً
وریشے کے تھے مگر جس چیز نے اسے حیران کیا تھا وہ تھا
ان سوٹ کا کلر ---- تقریباً ہر دوسرا سوٹ بے بی پنک کلر
کا تھا --

اسنے تیزی سے اپنے دماغ کو الجھنے سے روکا اور پھر دراز کھولا
--

دراز میں ایک نہیں کئی زیادہ تصویریں تھیں جن میں سے اکثر
میں شامیر بیگ بھی وریشے کے ساتھ تھا ---
تو میرا شک ٹھیک تھا وریشے خمرہ ملک کوئی اور نہیں نورے
"ایصال اختر ہے ---"

اسکی مسکراتی آنکھوں نے لپکتے بیڈ پر لیٹی اس نازک سی
جان کا طواف کیا۔

اسکے عیسن لبوں پر گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ ہی
اسکے گالوں میں ابھرتے ڈمپل مزید پرکشش ہوئے تھے۔۔
ان میں سے چند تصویریں نکالتے اسنے کبرڈ بند کی۔۔۔ اور پھر
اسی خوبصورت انداز میں چلتا وہ بیڈ کی جانب بڑھا۔۔
جینز کو ذرا اوپر کھسکھاتے ہوئے وہ جھکتا گھٹنوں کے بل بیڈ
””” کے قریب بیٹھا

اسکی نگاہیں استحقاق سے اس معصوم حُسن کا دیدار کر رہی تھیں ، وہیں ذہن کے پردوں میں اسے اپنی اور یصال اختر ،، کی وہ ملاقات یاد آئی

،، تو اسکے لبوں کی مسکراہٹ جانے کیوں مزید گہری ہوئی تھی اسکا مائٹڈ واقعی میں کافی شارپ تھا اتنے سال گزرنے کے باوجود بھی وہ ناں تو نورے یصال اختر کو بھولا تھا ناں ہی "ایصال اختر سے کہی اپنی آخری فرمائش----

تو میں ٹھیک تھا مسٹر سر جی "!"_____ وہ تصویر آپ "ارکھے گا ، میرے لئے آپ کی پرنس ہا کافی ہے-----

اپنے بھاری کھردرے ہاتھ کی پشت کو نورے کے گال پر
سہلاتے وہ بے باک سے لہجے میں یصال سے تصور میں ہی
،، گویا ہوا تھا

”!اکیس سال سے تڑپایا ہے اب اتنا حق تو بنتا ہے۔۔۔۔۔
کندھے اچکاتے وہ ضد و جنون بھرے لہجے میں بڑبڑاتا، بڑے
استحقاق سے اس نازک وجود کو بانہوں میں سمیٹ گیا۔۔۔ وہ
جانتا تھا جو دوائیں اسے کھلائی جا رہی تھی۔
ان کی وجہ سے اس وقت وہ معصوم غنودگی میں تھی۔۔۔

اسی لئے وہ بنا خوف و ڈر کے جس طرح سے کمرے میں آیا
تھا نورے کو بانہوں میں بھرے وہ اسی خاموشی سے وہاں
سے غائب ہوا۔۔۔۔

z i n a b R a j p o o t

دروازے پر ہوتی تیز دستک کے سبب خمزہ جو ابھی
مارنگ واک سے لوٹا تھا۔۔

، اسنے مڑتے گیٹ کی جانب دیکھا
چوکیدار نے گیٹ کھولا۔

، تو ایک ساتھ صائم اور شامیر بیگ کی گاڑیاں پورج میں رکی

خمرہ شامیر کو وہاں دیکھ خوشگواہی سے مسکرایا اسی جانب
برٹھا۔

کیسے ہوینگ مین -----؟ "گاڑی سے نکلتے ہی اسنے صائم
کا کندھا تھپکا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک انکل آپ کیسے ہیں۔۔۔؟

"!میں بھی ایک دم فٹ ہوں۔۔۔۔۔

"ارے شامیر تُو نے بتایا نہیں کہ تُو آ رہا ہے۔۔۔۔۔؟

خمرہ اسکے گلے ملتے حیرت سے بولا۔۔

بس میں چاہتا تھا کہ اپنی بیٹی کو اپنی آنکھوں کے سامنے

"!رخصت کروں تو اسی لئے سرپرائز دینے پہنچ آیا۔۔۔۔

کنڈھے اچکائے کہتے ساتھ ہی وہ اصل بات چھپا گیا۔۔۔
دراصل اسے ڈرتھا کہ کہیں شاہ ویر کوئی ہنگامہ ناں کرے
جسبھی وہ خود آیا تھا۔،،

"ویر_____؟"

شامیر نے اسے دیکھ پوچھا۔۔

"وہ تو رات سے چلا گیا۔

،، خمرہ نے مسکرا کر کہا

وریشے کو بلاؤ ذرا۔۔۔۔۔؛ "خمرہ نے ملازمہ کو تاکید کی تو شامیر
ہنسا۔

جبکہ صائم بے زاریت چھپائے ان دونوں کے ساتھ ساتھ
چل رہا تھا۔۔

”! صصص صاحب وہ بی بی کمرے میں نہیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ملازمہ ہانپتی ہوئی سی باہر آئی۔۔

اسکے خوف سے درد پڑتے چہرے اور پھر اسکے منہ سے ادا

ہوئے الفاظ کو سن شامیر اور خمرہ کو جھٹکا سا لگا تھا۔۔

،، وہ دونوں آندھی طوفان کی طرح بھاگتے کمرے میں پہنچے

مگر کمرہ کیا پورا گھر چھاننے کے باوجود بھی انہیں وریشے کہی

نہیں ملی تھی۔۔ وہ ملتی بھی کیسے وہ وہاں ہوتی تو ملتی ،،۔

شامیر کا چہرہ انتہا درجے کا سرخ ہوا تھا آنکھیں آگ اگلنے لگی

شاه ویرررر"_____ وہ غصے سے دھاڑا ---- میز پر پڑا"

شیشے کا جگ اٹھائے میز پر پھٹک گیا --

z i n a b R a j p o o t

مطمئن سے انداز میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھا وہ مزے سے
انجوائے کرتا ڈرائیونگ کر رہا تھا ---

جب سڑک خرابی کی وجہ سے فرنٹ سیٹ پر اسکے سامنے
موجود کمفرٹر میں لیٹی نورے (وریشے) کا سر زور سے کھڑکی سے
پٹکھا۔۔۔

شاہ ویر نے فوراً سے بریک لگائی۔۔۔۔
اور پھر گاڑی روکتے اسنے ساتھ والی سیٹ کو تھوڑا پیچھے
کھسکھایا اور پھر نورے کی طرف جھکتے وہ احتیاط سے اسکا سر
تھامے ٹھیک کرنے لگا۔

،،، جب ایک دم سے نورے کی بند پلکوں میں لرزش ہوئی

نورے کا نازک وجود ہچکولوں کی ضد میں تھا۔۔۔۔

وہ خوف سے نیلی پڑتی کپکپاتے، سرخ لبوں سے بار بار خمزہ کو
پکار رہی تھی۔۔

اپنے سامنے ایک بار پھر سے شاہ ویر بیگ کو دیکھنا اسکے لئے
، کسی بھیانک خواب سے کم نہیں تھا

یار کیا بابا کر رہی ہو،، چھوڑو بابا کو،، بریو بنو،،، اب بابا بابا کی
رٹ چھوڑ شاہ کی رٹ پکڑو،،،____ کیونکہ بہت جلد تمہاری
!"____ زندگی بدلنے والی ہے

اسکی نیلی نگاہوں میں پراسراریت تھی.....جنون سے
لبریز گھمبیر، لہجے میں بولا تو وہ معصوم سی لڑکی مزید سہمی
!"_____

لگتا ہے تھک گئی ہو تم،، بس تھوڑا سا رستہ رہ گیا ہے
اور پھر تم جم کے آرام کر سکتی ہو،، میں مائٹڈ_____
"نہیں کروں گا۔۔۔۔۔؛

وریشے اس پاگل شخص کی سر پھری باتوں اور حرکتوں سے
گھبرائی، خوفزدہ سی ہوئی تھی۔

،، جو جانے کیا کیا بولے جا رہا تھا
!"ممم مجھے بیباک کے پپا۔۔۔۔۔

کپکپاتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اسنے آنسوؤں صاف کرتے
کمبرٹ کو غیر محسوس طریقے سے دبوچا۔۔

اسکی حالت سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود بھی وہ بظاہر
انجان بنا، گاڑی دوبارہ سے اسٹارٹ کر دیا۔۔

z i n a b R a j p o o t

بات سنو تم یہاں کیا کر رہے ہو وہ جیسے ہی کمرے میں
،، ایک دم سے اینٹر ہوئی، اسکی نگاہ ولی پر پڑی
جو الماری میں ہاتھ دیے سر اندر گھسائے جانے کیا تلاش کر
رہا تھا،

مناہل کی آواز پر ولی نے دانت پیسے ---- ایک ہفتہ ہو چکا تھا اسے اس ہوٹل میں اور عین ممکن تھا کہ وہ جس بھی جگہ جاتا ، مناہل یوسف زئی کسی عذاب کی طرح اس جگہ نازل ہو جایا کرتی تھی ۔

وہ باجی صفائی کرنے آیا تھا ،،،، "اسنے گلا کھنکھارتے بہانہ ،، گھڑا تو اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے وہ ہاتھ کمر پر ٹکا گئی "،،، تم سے کس نے کہا کہ سٹور روم کی صفائی کرو

وہ سخت لہجے میں کہتے آگے بڑھی ، اور الماری میں پڑی فائٹز پر ایک نگاہ ڈالتے اسنے ہاتھ میں تھامی فائٹز کو وہاں رکھا۔۔۔۔

وہ کہا کسی نے نہیں، بس یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا صاف
"اگر دوں۔۔۔"

ولی کی مجبوری تھی، جو اسے ڈبل بیٹری کو جھیلنا پڑ رہا تھا ورنہ
وہ کسی بھی طور اس کی فضول باتوں کو کبھی ناں سہتا۔۔
تمہیں کوئی ضرورت نہیں صفائی کی،،، پہلی فرصت میں
!"_____نکلو۔۔۔۔۔اہہ

وہ غصے سے کہتے مڑی جب ایک دم سے اس بوسیدہ سی
الماری سے لگنے کی وجہ سے الماری کا پٹ ایک دم سے ٹوٹنا
اسکے سر پر گرنے لگا۔۔۔

بے ساختہ ہی اسکے منہ سے چیخ نکلی تھی،، وہ ڈر سے آنکھیں
مضبوطی سے میچ گئی،، مناہل کی آنکھوں پر موجود اسکا چشمہ
،، اسکے لڑکھڑانے کی سبب نیچے گرا تھا
مناہل نے خوف سے دھک دھک کرتے دل سے آنکھیں
،، کھولی

تو خود کو سہی سلامت پاتے اسکا سانس بحال ہوا۔۔۔
عناہی لبوں پر زبان پھیرتے اسنے گہری سانس فضا کے سپرد
،، کی

جب اپنے چہرے پر کسی دوسرے کی سانسیں محسوس کرتے
مناہل یوسف زئی نے پٹ سے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائی

، تو نگاہیں خود پر جھکے ولی پر پڑی
اسکا دل دھک سے رہ گیا،،۔

اسے اب محسوس ہوا تھا کہ مقابل کھڑے سے جنگلی آدمی کا
ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حمائل تھا، اور دوسرے ہاتھ سے
اسنے الماری کے پٹ کو تھاما ہوا تھا۔

،، ورنہ عین ممکن تھا کہ وہ پٹ مناہل کے سر پر جا گرتا

ولی یصال اختر کی گہری سیاہ نگاہیں مناہل کے سرخ پڑتے
چہرے سے پھسلتی اسکے نقوش کا دلچسپی سے طواف کر رہی
تھیں --

سانولی سے رنگت ، تیکھے خوبصورت نقوش ، حسین گہری بڑی
بڑی سیاہ آنکھیں جو کہ ان چشموں کے سبب چھپی رہتی تھی
-

آج وہ بے حد قریب سے اس جھلی سی دراز قامت لڑکی کو
دیکھ رہا تھا ، بلکہ یوں کہنا بہتر تھا -

کہ اسکی نگاہیں مناہل یوسف زئی کے حسین چہرے سے ہٹنے
سے انکاری تھیں --

جانے کیوں وہ گھبرائی ، لرزتے وجود سے اسکے حصار میں موجود
لڑکی اسے بولنے سے زیادہ خاموشی میں اچھی لگ رہی تھی ۔۔
اسے یقین نہیں تھا کہ وہ لڑکی اتنی حسین ہوگی ، شاید اپنے
حسن کو دنیا سے چھپانے کے لیے ہی اسنے چشمہ آنکھوں پر
،، ہی نہیں سارے چہرے پر بھی لٹکایا ہوا تھا
!"_____پپ پیچھے ہو

، مناہل کی لرزتی آواز اسے کسی کھائی سے آتی سنائی دی تھی
وہ مسلسل اپنے چہرے پر اس پینڈو آدمی کی نظروں سے
سخت جھنجھلائے ہوئے بولی تھی ۔۔
ولی جیسے اسکی آواز پر ہوش کی دنیا میں لوٹا ۔۔۔

"!وو وہ اگر میں ہٹا تو یہ آپ پر گر جائے گا۔۔

"!اور اگر میں نے آپ کو چھوڑا تو آپ گر جائیں گی۔۔۔۔

معصومیت سے کہتے وہ اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو
دیکھنے لگا تھا۔

اسکی تیکھی ستواں ناک پھیلی، یقیناً وہ غصہ کرنے والی تھی

--

سوچتے ہی اسے ہنسی آئی۔۔۔۔

تو کیا کروں کیا ساری عمر ایسے ہی کھڑی رہوں گی میں

"-----؟

وہ صاف طنز کر رہی تھی اس پر۔۔۔۔۔ جھرجھری لیتے مناہل
نے اسکی بڑی بڑی داڑھی کو گھورے نظریں چرائیں۔۔۔
یہ سین تو اسنے کسی خوبصورت لڑکے کے ساتھ سوچے تھے
”کہاں سے یہ جنگلی آگیا۔۔۔“

،وہ دل ہی دل میں اپنی قسمت کو کوسنے لگی
اپنے ہاتھوں کو میری گردن کے گرد باندھے تاکہ میں اس
”!الماری کے حصّے کو باسانی نیچے پھینک سکوں۔۔۔۔۔“
آنکھوں میں بلا کی معصومیت سجائے وہ اسکے تپے ہوئے
”””چہرے کو دیکھتا مسکراہٹ دبائے بولا

کیا مطلب --؟؟؟ "مناہل چونکی حیرت سے اسکے چہرے کی طرف دیکھتی وہ غصے سے پوچھنے لگی --

دیکھیں میں یہی کر سکتا ہوں ---- "اولی نے کندھے اچکائے اسکا آخری راستہ واضح کیا تھا --

مناہل نے ایک نگاہ اس الماری اور پھر اس چنگلی تو دیکھا۔ -
، وہ زیادہ دیر تو اس آدمی کے ساتھ قطعی نہیں رہ سکتی تھی
،، جیسی دونوں ہاتھ مجبوری کے تحت اسکی گردن میں لپیٹے
، ولی جو مبہوت نگاہیں اسکے چہرے پر ٹکائے ہوئے تھا
ایک دم سے اسکی کمر پر دباؤ بڑھایا تو مناہل جھٹکے سے اسکے
سینے سے لگی، اسکے ہلتے ہونٹ مقابل کے سینے پر دل کے

مقام پر ثبت ہوئے تو آنکھیں پھیلائے وہ خوف سے پیچھے
ہونے لگی

مگر جانے کیوں اسکا وجود بے جاں ہو چکا تھا۔۔۔
اسکے کانوں اور گالوں میں بکھرتی سرخی پر مقابل کھڑے
،، شخص کے دل میں کمینگی سے خوشی ہوئی
ولی نے ایک بھرپور نگاہ اسکے چہرے پر دوڑائے پٹ نیچے
پھینکا۔

جب ایک دم سے پٹ کے گرنے کی آواز پر اسنے آنکھیں
کھولی اور پھر جھٹ سے ولی سے دور ہوتے وہ اپنا چشمہ
،، ڈھونڈنے لگی

ولی نے ایک نگاہ دور دیوار کے قریب پڑے چشمے پر ڈالی اور
پھر چشمہ اٹھائے اسکے سامنے کیا۔۔

جسے آنکھوں پر لگائے وہ فوراً سے وہاں سے غائب ہوئی تھی
۔۔

ولی یصال اختر کی تیز نگاہوں نے دور تک اسکی پشت کو گھورا
۔

Z a i n a b R a j p o o t

نورے کا ہاتھ تھامے وہ اسے اپنے ساتھ لیتا فارم ہاؤس
، میں داخل ہوا تھا

محسوس کمرے میں پہنچتے ہی اسنے احتیاط سے اسکا ہاتھ

چھوڑے کندھوں سے تھامے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"!،،،، تم آرام کرو،، میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں اوکے

اسکا گال تھپکتے وہ نیلی پرتیش نگاہوں سے اسے دیکھتا مسکرایا

اور ہاں یہ ----- اسے دیکھ کر پریکٹس کر لو _____

اوکے ---- تمہیں بس اچھے بچوں کی طرح یہی سب کہنا ہے

!" _____

سامنے پڑی بڑی سی ایل ای ڈی کو آن کیے، اسنے محبت

پاش لہجے میں اسے حکمیہ کہا۔---

تو نورے نے نفرت سے اسے گھورا۔---

سبز نگاہوں میں ابھرتی نفرت ، غصہ دیکھ بے ساختہ ہی شاہ
ویر کا قہقہہ کمرے کے خاموش ماحول میں سرور بکھیر گیا۔

ڈارلنگ اتنا غصہ افسوسناک..... لگتا ہے انہی قاتل

"اداؤں سے جان لینے کا ارادہ ہے تمہارا۔"

وہ آنکھوں کی گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔

_____ تو نورے نے بے بسی سے دانت پیسے

ڈیکوریشن پسند آئی،، اسپیشلی ڈیکوریٹ کروایا ہے سب،، آفٹر

آل میں اپنے ڈیڈ کی طرح بد ذوق انسان تھوڑی ہوں۔۔۔۔۔ جو

اپنی ہونے والی بیوی کا استقبال خون خرابے سے کرے

!"----

اس چھوٹے سے وجود کو بے باک بولتی نگاہوں سے دیکھتا وہ
،، جب گہرے لہجے میں بولا تو نورے کی آنکھیں پھیلی
جب اسکرین پر ابھرتی تصویر کے ساتھ ہی قبول ہے کے
کلمات گونجتے اسکا دھیان بھٹکا -----
بس اس دولہن کی طرح تابعداری سے یہی سب کہنا
"! میں آتا ہوں اوکے ----"
اسے بولنے کا موقع دیے بنا ہی وہ تیزی سے کہتا روم سے
نکل گیا ---
نورے نے خم بے بس نگاہوں سے اسکرین کو غصے سے
گھورا اور پھر پاس پڑا ریموٹ اٹھائے دیوار پر دے مارا -----

Z a i n a b R a j p o o t

کیا ہوا باہر کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔۔" ! بلیک تمہری پیس کوٹ
کے بٹن کو بند کرتے اسنے اچنبھے سے دروازے کے پاس
کھڑی ملازمہ کو دیکھ پوچھا۔۔۔

صاحب جی وہ میم صاحب نے تیار ہونے سے انکار کر دیا
!"_____ ہے اور کپڑے بھی

"! ارے بس اتنی سی بات آپ جاؤ میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔
وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ اپنی مقناطیسی شخصیت کے ہمراہ
مسکراتے کمرے میں آیا،، تو پورے کمرہ بکھرا ہوا تھا۔۔۔

سرخ و سفید گلاب جو اسنے بڑی خوشی سے ڈیکوریٹ کروائے
تھے اب پورے کمرے میں بکھرے اپنی تباہی پر ماتم کناں
،، تھے

یار یہ سب کیا ہے ،، ایسے کیوں بکھیر دیا، پہلے نکاح تو
ہونے دیتی، اسکے بعد کرتی یہ سب ،، اسنے تاسف سے سر
،، جھٹکتے ہوئے کہا تھا

جیسے اسکی حرکت پر اسے دکھ ہوا ہو
"اور یہ کپڑے چیخ نہیں کیا تم نے ابھی تک۔"

وہ چلتا ڈریسنگ مرر کی جانب بڑھا، اپنے پہلے سے سیٹ
بالوں کو ٹھیک کرتے اسنے ایک نگاہ شیشے سے ہی نورے پر
ڈالی -

جو گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی -

"!.....ہائے ویر

روم میں اچانک سے آتی پری نے مسکراتے ہوئے ایک نگاہ
اس شاہانہ مرد پر ڈالے، نورے کی طرف دیکھا۔۔۔

ہائے پارٹنر _____ ذرا اپنی بھابھی کو تیار کر دو،، میں آتا
!"ہوں۔۔۔

،، آنکھ ونک کیے کہتے ساتھ ہی وہ لائبریری میں گم ہو گیا

پری چلتی اس معصوم سی لڑکی کے پاس گئی، جس کا کمزور وجود دیکھ اسکی عمر کا اندازہ کر پانا ناممکن تھا۔

"تم بہت خوش قسمت ہو جو ویر نے تمہیں چنا،،،،"

"! اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیسے بات کا آغاز کرے۔۔۔۔"

اپنے بوب کٹ بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے وہ اسکا ہاتھ تھامے اسے اٹھنے کا کہنے لگی۔

نورے نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا جیسے کہنا

"! چاہ رہی ہو کہ اگر اتنا ہی اچھا ہے تو خود کر لو۔۔۔"

،، پری اسکی نظروں کا مفہوم پڑھتے گہرہ مسکرائی

یار مجھے اگر شادی کرنی ہوتی تو کبھی اسے چھوڑتی نہیں،، بس
"ایہ سمجھ لو کہ یہ بندہ تمہارے لئے میں نے چھوڑ دیا۔۔۔
وہ آنکھ دبا لئے مسکراتے ہوئے بولی۔ اور ساتھ ہی اسکا دوپٹہ
اتارا۔۔۔

"!_____نن نہیں مم مجھے نہیں پیپہننا
آنسوؤں کے گولے کو نکلتی وہ سبز سرخ ہوئی حسین نگاہوں
،، سے اسکی لڑکی کو دیکھتے بولی
دیکھو یار،، یہ لڑکا شریف نہیں اتنا تو تم جان چکی ہو،، آخری
وارنگ ہے اگر اب تم نے کپڑے ناں پہننے، تو پھر تمہیں
وہ خود چیلنج کرائے گا اب چوائس تمہاری ہے۔

”کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟

جینز کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے کہتے ساتھ ہی وہ کندھے اچکا گئی۔۔

تو نورے نے اپنی بڑی بڑی سبز آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھا۔

اسکی معصومیت پر پری کو بے حد پیار آیا تھا۔۔

مگر وہ شاہ ویر کو جانتی تھی جیسی اسے چھونے کی غلطی نہیں کی۔۔۔

”!ممم میں خود پہنن لوں گگی۔۔

نورے دبک کے پیچھے ہوتے سر جھکائے بولی اور ساتھ ہی
اس سرخ بھاری لہنگے کو اٹھائے وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو
گئی۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

!"،،، خمرہ جلدی کرو جیسے بھی کر کے اس کی لوکیشن نکالو
غصے سے دھاڑتے وہ لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھے خمرہ کو کوئی
،، دسویں بار تائید کر رہا تھا

اچانک اسکا فون رنگ ہوا۔۔۔ نمبر نیا تھا اور شامیر جانتا تھا یہ
شاہ ویر ہی ہو سکتا ہے۔۔ جبھی غصے سے دانت پیستے کال
،، اٹھائی

"وریشے کہاں ہے۔۔۔؟

،،، وہ گرجا

"!۔۔۔ کون وریشے ڈیڈ

سیرٹھیاں اترتا وہ شاہانہ چال چلتا، حیرت سے بولا۔

تم اچھے سے جانتے ہو کون وریشے۔۔۔؟ "وہ دھاڑا۔۔۔

آں آں ڈیڈ۔۔۔۔ وریشے نہیں ، نورے یصال اختر

!-----

اسے تصحیح کی تو شامیر کو لگا جیسے اسکے پاؤں کے نیچے سے

کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔ وہ ایک دم سے لڑکھڑایا۔۔۔

ڈیڈ سنبھل کے گر جاتے آپ۔۔۔۔ "شاہ ویر نے تیزی

سے کہا ، ساتھ ہی لبوں پر شریر مسکراہٹ دھر آئی

شاہ ویر،،، ڈیڈ اتنا لاؤڈ مت ہوں یار گلا خراب ہو جائے گا ایک

کام کریں آپ خود ہی اچھے بچوں کی طرح نکاح میں شامل ہو

:"_____ کر اپنی بہو اور بیٹے کو مبارکباد دے دیں

وہ اب آخری سیڑھی پر کھڑا اپنے باپ کو ایک اور دھچکہ دیتا
خود اطمینان سے کھڑا تھا۔۔۔

!"_____شش شاہ ویر پی یہ کیا بلکواس ہے

ڈیڈ آپ زیادہ بہتر طریقے سے جانتے ہونگے آفر آل"

آپ کا ہی بیٹا ہوں۔۔۔۔ اور ہاں لوکیشن ٹریس مت کریں
اسی فارم ہاؤس میں آئیں جہاں آپ نے کبھی میری مام سے
"،،، شادی کی تھی

، اسکی بات پر شامیر کی آنکھیں باہر کو نکلی

وہ بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے نکلا، اسکے پیچھے ہی
خمرہ اور صائم بھی نکلے تھے۔

Z a i n a b R a j p o o t

نورے یصال بنت یصال اختر آپ کا نکاح شاہ ویر بیگ ولد
شامیر بیگ سے ایک کروڑ حق مہر سکھ راج الوقت کے طے پایا
!"_____ گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے
، کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھا چکی تھی
راحب جو شاہ ویر کے امیر جنسی بلانے پر سر پر پٹی باندھے
گواہان میں کھڑا تھا وہ جانے کب سے گھونگٹ میں لپیٹی اس
لڑکی کو گھور رہا تھا۔

اسے شک تھا کہ شاہ ویر کسی لڑکی سے نہیں بلکہ کسی بچی سے شادی کر رہا ہے۔۔۔ جبھی الجھن سے وہ اس سرخ گھونگھٹ میں لپیٹی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

پری نے حیرت سے نورے کو دیکھا، جو زبان پر قفل لگائے بیٹھی تھی

نورے جانم اگر اب قبول ہے ناں کہا تو تمہارے پیارے سے بابا تمہیں ساری عمر دیکھ نہیں پائیں گے۔۔۔۔۔ تو کیا تم!۔۔۔۔۔ نہیں چاہتی ان سے ملنا وہ بھی جلد از جلد

اسکی جانب جھکتے وہ ذرا رازداری میں بولا۔ تو پاس بیٹھے مولوی صاحب نے آنکھیں ترچھی کیے اسے گھورا۔۔۔

"ارے یہ کیا ہو رہا ہے تم بچی کو دھمکا رہے ہو۔۔۔۔۔
مولوی صاحب ذرا عجب سے بولے تو نورے کے منہ سے
،، سسکی نکلی

تجھ سے مطلب ،، آواز مت کرنا اب ،، چپ چاپ بیٹھا
!رہ۔۔۔۔۔"

ماتھے پر بل ڈالے وہ ایک دم سے غراتے ہوئے لہجے میں
دھاڑتا ہوا بولا۔۔

،، تو نورے اسکی دخت پر ایک دم سے چلائی
!"چل نکاح شروع کر۔۔۔۔۔"

بلیک تھری پیس میں ملبوس ، وہ سوبر سا حسین مرد جب بولا
تو اسکے لہجے پر راحب کو چھوڑ سبھی ششدر سے اسے آنکھیں
پھاڑے گھورنے لگے ۔۔

یہ گناہ ہے میں نہیں پڑھاؤں گا یہ نکاح " ! _____ مولوی
ہتھ سے اکھڑا۔۔

" ! _____ اب تو پڑھائے گا یا پھر سیدھا آگے پہنچا دوں
مولوی صاحب کی بات ابھی مکمل ہی کہاں ہوئی تھی ۔
جب اس خبرو مرد نے ایک دم جانے کہاں سے پسٹل نکال
مولوی صاحب کے ماتھے کے عین وسط پر رکھی ،،۔

مولوی صاحب کے لئے تین چار لڑکری چھوڑے بھیجنا، اگر یہ ناں ہوتے تو میرے بچے کو اوپر سے بیٹھے رو رہے ہیں وہ

"!جانے کب تک اپنے اس غریب باپ کو کوستے ----

وہ شرارت سے مولوی صاحب کے گال کو کھینچتا اپنی فتح پر

ایک جاندار مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا ---

تو مولوی صاحب بھاگنے کے سے انداز میں راحب کے پیچھے

ہی کمرے سے نکلے --

"!کیا اب یہیں رہنے کا ارادہ ہے،، نکلو تم لوگ بھی ----

وہ خفگی سے گواہان کو گھورتا بولا اور ایک نگاہ اپنی روٹھی ہوئی

نئی نویلی دلہن پر ڈالی جو کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

بس کام نکل گیا اب کیا ضرورت ہے ہماری ".....! پری
نے خفگی سے اس شاطر آدمی کو گھورا اور بڑبڑاتے ہوئے وہ
اپنے دوستوں کو چلنے کا کہہ وہاں سے نکلی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

تائی امی چائے،، "وہ سوئی ہوئی تھی جب اچانک سے
فائزہ بیگم اسکے کمرے میں گھسی اسے چائے کا کہا۔
چارو ناچار وہ بستر سے نکل اس ٹھٹھا دینے والی ٹھنڈ میں انکے
لئے چائے بنا کر لائی تھی۔۔

!"_____ یہ سہیل کو دے آؤ

ٹرے میں۔ پڑے کپ کی طرف اشارہ کرتے وہ نارمل سے
لہجے میں بولی۔

جی "_____ مناہل نے چونکتے حیرت سے پوچھا، ایک نگاہ
،،اپنے تایا پر ڈالی جو انجان بنتے بیٹھے تھے

تائی امی مجھے نیند آئی ہے، آپ دے دیں۔۔۔۔! وہ سپاٹ
لہجے میں کہتی پاؤں پھٹکتے کمرے سے نکلی۔۔۔

دیکھ لیں اسکی حرکتیں،، ناک چڑھائے وہ جمشید سے اسکی
چغلی کرنے لگی۔۔

وہ روم میں۔ آئی،، غصے سے ایک بار پھر سے اسکا پارہ چڑھ گیا تھا۔

کمرے میں جاتے ہی اسنے ڈور بند کیا۔ اور غصے سے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

جب اچانک سے دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

مناہل چونکی،، پھر تائی کا خیال آتے ہی اسنے دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھا۔۔ اپنا چشمہ ٹھیک کرتے وہ دروازے کی جانب،، بڑھی

"جی کیا چاہیے۔۔؟

دروازے کے باہر کھڑے سہیل کو دیکھ مناہل کا ضبط جواب دے گیا۔۔

چائے دے دو اگر ایک کپ اپنے ہاتھوں کی "!" _____ وہ بے باک نگاہوں سے اسکے وجود کو تکتا بے باکی سے بولا۔۔ ماموں تائی امی کو بنا دی ہے ان کے پاس رکھی ہے آپ کی "آپ لے لیں۔۔۔۔۔"

غصے سے چٹخ کر جواب دیتے اسنے دروازہ لاک کرنا چاہا تھا۔۔ مگر سہیل نے جھٹ سے ہاتھ درمیان میں رکھتے دروازہ بند کرنے سے روکا۔۔

"!_____ یہ کیا کر رہے ہیں آپ

"وہ غصے سے دھاڑی ----؟

وہی جو بہت پہلے کرنا چاہیے تھا۔۔ "خباثت سے ہنستے اسنے
مناہل کو پیچھے دھکیل اندر جاتے دروازہ اندر سے لاک کیا۔۔۔
"انننن نہیں مماموں آپ جائیں خدا کے واسطے ----
اسکی آنکھوں میں اتری ہوس دیکھ مناہل کی روح تک لرزی
،، تھی

وہ خوف و دہشت سے کانپتی اسی منت کرنے لگی۔۔
ایسے کیسے ----؟ تُو نے سہیل کو تمھڑ مارا تھا، اب دیکھ
تیرا کیا کرتا ہوں۔۔۔۔۔؟ وہ آگے بڑھا اسکا دوپٹہ اپنے
ہاتھوں میں دبوچا۔۔۔

جب پیچھے سے کسی نے اسے جھپٹتے ہوئے پیٹنا شروع کر دیا

-

مناہل کا چشمہ اس ہاتھ پائی کے سبب جانے کہاں جاگرا تھا

--

وہ دوپٹے کو مسٹھیوں میں دبوچتی خوف و دہشت کے زیر اثر

ایک کونے میں دبکی بیٹھی رہی ---

کھینے،، نامرد انسان،، تیری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی

!----

ولی یصال اختر جو اپنا آئی ڈی کارڈ چوری کرنے آیا تھا اور شاید
مناہل اگر جلدی ناں لوٹتی تو وہ وہاں سے اب تک جا چکا ہوتا

مگر شاید خدا کو یہ منظور تھا کہ وہ اسکا محافظ بنتا --- جبھی

عین وقت پر مناہل روم میں آئی تھی --

وہ اسے پیٹے جا رہا تھا --- جبکہ مناہل دھندلی نم نگاہوں سے

اس آواز کو پہنچاتی ولی کو دیکھ رہی تھی --

سہیل بری طرح سے کراہ رہا تھا -- جبکہ مناہل کے وجود پر

لرزا طاری تھا ---

ارے ارے کون ہو تم،،،؟ کیوں مار رہے ہو میرے بھائی
"اگو۔۔۔"

آوازیں سن جب فائزہ اور جمشید وہاں پہنچے۔۔۔
تو اپنے بھائی کی دُرگت بنتی دیکھ وہ بلک پڑی۔۔
آپا یہ یہ اس مناہل سے ملنے آیا تھا، اور پہلے بھی کئی بار اسے
میں دیکھ چکا ہوں مگر ان دونوں کو رنگے جا پکڑنے کے لیے
میں نے آپ کو نہیں بتایا۔۔۔
یہ دیکھیں۔۔۔ اب اب جب سچ سامنے آیا تو مجھے مارنے
"لگا۔۔۔"

وہ جھٹ سے فائزہ کے پیچھے چھپا۔۔ نئی کہانی بن گیا۔۔۔

ننن نہیں تتائی امی، یہ گھٹیا شخص جھوٹ بول رہا ہے اسنے پہلے بھی بہت بار کوشش کی ہے مجھے تنگ کرنے کی، مگر آپ نہیں یقین کرتی۔۔ اور اور آج یہ میرے کمرے میں "گھس آیا تھا۔۔۔"

وہ روتی ہوئی بمشکل سے اٹھی اپنے کردار کی صفائی دینے لگی۔۔۔

جو لڑکی خود پر ایک سوال برداشت ناں کرتی ہو وہ بھلا داغ کو "کیسے برداشت کرتی۔۔۔؟"

ارے چپ کر جا، گھٹیا فحاش لڑکی، دیکھ کیا جمشید صاحب "!!۔۔۔۔۔ اپنی دلاری کے لچھن اپنی آنکھوں سے۔۔۔۔۔"

مناہل سچ کہہ رہی ہے --- یہ گھٹیا انسان اسکے ساتھ بدسلوکی
".، کر رہا تھا

ولی ان کو دیکھتے ہی پہچان چکا تھا یہ رشتے صرف دکھاوے
کے تھے --

مگر سامنے کھڑی روتی وہ لڑکی جانے کیوں مگر اسے اس صفائی
کی حقدار لگی --

تم تو چپ کرو، دھوکے باز گھٹیا انسان --- نکل جاؤ یہاں سے
--- اور اسے بھی لے جاؤ --- مناہل میں نے اپنے
بھائی بھابھی کے مرنے کے بعد تجھے بیٹی بنا کر پالا ---

مگر تو نے میری عزت خاک میں ملا دی۔ دفع ہو جاؤ اسی
"عاشق کے ساتھ۔۔۔۔"

جمشید غصے سے لال پیلا ہوتا دھاڑا۔۔۔
ننن نہیں تتایا ابو پلیزز ایسا مت کہیں۔۔۔۔۔ میں نے کچھ
"نہیں کیا۔۔۔۔"

وہ روتی ہوئی اپنی صفائی دینے لگی،، ارے دفع ہو جاؤ
نکلو۔۔۔۔ کسی صفائی کی ضرورت نہیں ہمیں،، بہت
"برادشت کر لیا تمہیں۔۔۔۔"

فائزہ بیگم غصے سے پھنکارتے اسے پیچھے کو دھکے دینے لگی

--

جب ولی بیچ میں آیا ---

بہت ہوا آپ کا نائک ،،،، ارے بدکردار اور گھٹیا تو آپ جیسے
لوگ ہیں --- جو اپنے ہی گھر میں موجود اپنی بیٹیوں کو تحفظ
"! نہیں دے سکتے ، چلو من-----

وہ بھاری لہجے میں دھاڑتا استحقاق سے اسکی کلائی کو تمھارے
وہاں سے باہر نکلا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

یار ڈیڈ،،، سوچ لیٹ،، اب تک تو آپ کو آ جانا چاہیے تھا
!۔۔۔

ناک سکیڑ کر کہتے ساتھ ہی شامیر بیگ کے ایکسپریشن کا سوچ
قمقمہ لگائے ہنسا۔۔۔

اور پھر دونوں ہاتھ آرام دہ انداز میں پاکٹس میں ڈالے وہ
لبوں پر جان لیوا مسکان سجائے کمرے میں داخل ہوا۔۔
توقع کے مطابق کمرہ خالی تھا۔

سر جھٹکتے وہ اپنی بیوی کے چھوٹے سے دماغ کی رسائی کا
سوچتے سٹڈی روم کی جانب بڑھا۔۔۔

کمرے میں ایک دم سے اندھیرا چھایا ہوا تھا،،۔

،، شاہ ویر نے لائٹس آن کیں کمرہ روشنی سے نہا گیا
اسکی شادپ نیلی نگاہیں تیزی سے کمرے کا جائزہ لے رہی
تھی،

جب صوفے کے پیچھے اسے سرخ آنچل دکھا تو اسنے نچلا لب
دبایا۔

،، اور پھر تیزی سے اس جانب بڑھا
نورے اسکے قریب آنے سے پہلے ہی جھٹ سے اٹھتی سٹڈی
کی طرف بھاگی۔

ددد دور دور رہو!" _____ اپنی طرف بڑھتے اسکے سیاہ
بوٹوں میں مقید قدموں کو دیکھ اسکا سرخ و سفید چہرہ لمحوں میں
تاریک پڑا تھا۔۔

کپکپاتے ہاتھوں سے وہ شیف میں پڑی بکس کو اٹھائے
ایک کے بعد ایک اپنی طرف بڑھتے شاہ ویر کی طرف پھینک
رہی تھی۔۔

اپنی سوچ کے مطابق اسے خود سے دور رکھنے کی یہ ننھی سی
کوشش اسے بہت کاریگر لگی تھی۔۔

جبکہ توقع کے برخلاف سامنے سے آتا وہ ہٹا کٹا حسین مرد
بڑی آسانی سے ان کتابوں سے بچتا وریشے کے عین سامنے
آن رکا۔

اتنا ڈرتی کیوں ہو مجھ سے.....؟ " "وہ ببل گم چباتا نیلی "
آنکھوں میں حیرت و تجسس سمیٹے اپنے سامنے کھڑی اس
دہلی پتلی سی لڑکی کے چہرے کو دلچسپی سے ازبر کرتا ذرا سا
"آگے کی جانب جھکا، بڑے تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔
نورے خود سے ایک انچ کے فاصلے پر کھڑے شاہ ویر بیگ کی
نیلی آنکھوں کو دیکھتی ایک بار پھر سے خوفزدہ ہوئی تھی۔۔
وہ پینک ہوتے تیز تیز سانس لینے لگی۔۔

شاہ ویر کی شارپ نگاہیں اسکے چہرے کا باریک بینی سے
،، مشاہدہ کرتی اب ہونٹوں پر رکی
جنہیں وہ کھولے سانس لینے کی ادنیٰ سی کوشش کر رہی تھی

"آریو اوکے وش-----؛

شاہ ویر حیران ہوا،، گھبراہٹ پر قابو پاتے اسنے اپنا سرخ و
سفید ہاتھ سامنے کھڑی دوشیزہ کے چہرے پر رکھے اسکا گال
تھپکا----

جب وہ ایک دم سے بے جان ہوتی شاہ ویر کی جانب ڈھلکی
اسکے سینے سے آن لگی---

Z a i n a b R a j p o o t

اپنے چہرے پر پانی کی چھینٹیں محسوس کرتے اسکی آنکھیں
سمٹی،، لگے ہی لمحے وہ آنکھیں مسلتے جیسے ہی اسنے اپنی سبز
، حسین آنکھیں واکیں

تو نگاہیں خود پر جھکے اس شاہانہ مرد کے حسین چہرے پر
،، پڑی

نورے جیسے لمحوں میں ہوش میں لوٹی، دبک کر اٹھتی اس
سے دور ہوئی۔۔

تھینک گاڈ ہوش تو آیا تمہیں ،، ورنہ مجھے لگا تھا کہ میرے
۔"! فرسٹ ویڈنگ نائٹ سپاٹل ہو جائے گی۔۔۔۔

پانی کا گلاس میز پر رکھتے ، وہ تشویشناک لہجے میں گویا ہوا، بیڈ
،، پر اسکے قریب بیٹھا

سرخ لہنگے میں چمکتا وہ دودھیا نازک وجود کافی حسین لگ رہا
تھا،، گردن اور چہرے پر ابھری ہری رگیں ،، نقوش میں
،، گھلی سرخی اسکے حسن میں چار چاند لگا رہی تھی
"کیا ہوا ڈارلنگ ،،؟

سر سے اسکا بھاری کامدار دوپٹہ سرے سے بے غائب تھا
جسے وہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

شاہ ویر نے اسکے سنہری بالوں کی لٹ کو کھینچتے اپنی طرف
جھکایا۔۔

تو وہ ایک دم سے ہڑبڑائی، اپنے نازک دودھیا ہاتھ شاہ ویر
بیگ کے سینے پر رکھے۔۔۔

سفید شرٹ کے کھلے بٹنوں میں سے جھلکتا اسکا سفید سینہ
لمحوں میں نورے کا چہرہ دہکا۔۔

وہ نگاہیں چرائے دور ہونے لگی، جبکہ شاہ ویر نے فوراً سے
اسکی کمر کے گرد اپنے بھاری ہاتھ کا حصار باندھا اور پھر ذرا سا
،، دباؤ دیتے اسے اپنی جانب کھینچا

،، نورے ایک دم سے اسکے سینے سے آن لگی

لبوں سے نکلتی چرخ مقفل ہو گئی تھی۔

جب شاہ ویر بیگ کے بھاری ہاتھ اسکے کمر پر سرکتے اسے
خود میں بھینچنے لگے۔۔

اس نرم و نازک وجود کی بھینی بھینی سی مہک کو اپنے بے
انتہاء قریب سے خود میں اتارتے وہ کہنی ہٹائے چت بیڈ پر
لیٹا ،

نورے کا نازک کمزور وجود اسکے حصار میں قید تھا۔
کمرے میں بکھری فسوں خیز ماحول کی معنی خیز خاموشی نے
شاہ ویر بیگ کے جذبات کو دہکایا تھا جیسے۔۔۔۔

،، کندھوں سے اوپر سرکتے ہاتھ نورے کے جوڑے میں الجھے
لگے ہی لمحے اس سنہری سورج کی کرنوں کی مانند مہکتی آبشار
،، اسکے چہرے اور سینے پر گریں
"!!،،،، چھوڑو مجھے

نورے کو اس شخص سے مزید کدورت ہوئی ،، وہ پہلے تو ڈر
کے سبب خود کو چھڑا رہی تھی مگر اب ڈر کی جگہ نفرت نے
،، لے لی

وہ پھنکاری تو شاہ ویر بیگ کے حسین لب مسکراہٹ میں
ڈھلے ----

"!!،،،، چھوڑنے کے لئے تھوڑی قید کیا ہے مائے انجیل

وہ بہکی مخمور نگاہوں سے اس حسینہ کے اس غصے بھرے
روپ کو سراہتا اب اسکے چہرے پر بکھرتی زلفوں سے کھیل رہا
تھا۔۔

"!،، میں نے کہا چھوڑو مجھے

نورے کو اسکی نگاہوں سے نفرت ہوئی، اسکا بس نہیں تھا وہ
،،، اسکی بد صورت آنکھوں کو نوچ پھینکے

،، شاہ ویر کا ہاتھ اسکے چہرے کے نقوش کو چھونے لگا

جس کے سبب اسکا صبر ٹوٹا،،، غصے سے دانت پیستے وہ اپنی
،، تمام تر قوت سے اس سے دور ہوئی

شاہ ویر لمحوں میں اٹھا،، اس سے پہلے کہ وہ اسے تھامتا
نورے کی بہتی سبز آنکھوں میں نفرت کے تاثرات ابھرے،،
اسنے تیزی سے میز پر پڑا جگ اٹھائے ٹھاہ سے اسکے سر پر،
"! مارا -----"

اہہ "!" _____ شاہ ویر بیگ اسکی ہر حرکت کا نوٹس لے رہا
تھا، اسکے سر پر لگتے پانی سے بھرے جگ کے سبب اسکے
سے خون

پھوارے کی صورت میں بہتا اسکے وجود کو خون آلود کرنے لگا۔
پانی کے سبب اسکی سفید شرٹ پہلے بھگی اور پھر خون سے
بھری سرخ ہوئی تھی۔۔

، نورے نے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے منہ کو زور سے دبوچا
اسکی رنگت بالکل نیلی پڑ گئی، ایسے جیسے اس میں خون کا
کوئی قطرہ باقی ناں ہو۔۔۔

"!ممم میں نے مار دیا۔۔۔ مم۔ میں خنچ خودوں۔۔۔۔۔
وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی،،، شاہ ویر نے سر میں اٹھتی
ٹیسنوں کو دبائے اپنا بایاں ہاتھ سر پر رکھے خون روکنے کی
کوشش کی۔۔

جب بیڈ کے قریب کھڑی نورے کی بڑبراہٹ اور پھر اسکی
حالت دیکھ وہ لمحوں میں چونکا ایک ہی جست میں آگے بڑھا
اسے تھامے سینے سے لگا گیا۔

خنخ خون ممم میں نے مارا،،، خون۔۔۔۔۔ "اسکے عنابی لب
شاہ ویر کے سینے سے مس ہو رہے تھے اور وہ مسلسل
پینک ہوئی پاگلوں کی طرح یہی الفاظ دہرا رہی تھی
شاہ ویر کی آنکھیں درد کے سبب بند ہونے لگی تھیں۔۔ مگر
اسکے لیے نورے کو پرسکون کرنا زیادہ ضروری تھا۔
جبھی وہ نرمی سے اسکی پیٹھ تھپکنے لگا۔۔۔ نورے اس خون کو
!"_____روکو۔۔۔۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے
اس نے شاطرانہ انداز میں سوچتے لمحے میں پینترا بدلا۔۔
نورے جیسے اسکی بات سنتی کرنٹ کھاتے سیدھی ہوئی۔

شاہ ویر کا چہرہ خون سے تر ہونے لگا تھا۔ چوٹ اسکے ماتھے پر آئی تھی جسکی سبب خون بہہ رہا تھا۔

نورے فوراً سے آگے پیچھے دیکھتی اس خون کو روکنے کی کوشش کرنے لگی،، مگر جب کچھ ناں ملا،، تو اسکی نگاہ اپنے دوپٹے پر پڑی،

جسے وہ گھر سے اوڑھے آئی تھی۔۔

وہ لرزتی، کپکپاتی ہوئی اٹھی اور اس دوپٹے کو اٹھائے شاہ ویر کے پاس آئی، اب اسکا خون روکنے لگی۔۔

شاہ ویر نے ہاتھ ماتھے سے ہٹایا،، تو نورے تیزی سے دوپٹے کا کونہ رکھے خون روکنے لگی۔

نورے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔؛ "اسنے معصومیت سے
نم نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا۔۔

،، تو نورے کی گھبراہٹ بڑھی

بس بس آرام آ جائے گا، دیکھنا خون رک گیا ہے۔۔۔۔۔ میں
دوائی کھلاؤں گی تمہیں بھی، تم بھی ٹھیک ہو جاؤ گے
!۔۔۔۔۔

وہ اپنی عقل کے مطابق بچوں کی طرح اسے سمجھا رہی تھی۔
یہ جانے بنا کہ اسکی یہ کیوٹ حرکتیں مقابل بیٹھے ڈھیٹ
،، انسان کے دل میں کس قدر ہلچل برپا کر رہی تھیں

وہ وہاں باکس ہے وہ لاؤ پٹی کریں ،، "شاہ ویر نے بڑی مہارت سے اسکے آنسوؤں پونچھتے گال کو سہلایا اور ساتھ ہی اسے اگلا حکم دیا۔۔

جسے وہ سرہاں میں ہلاتی سنتے اس جانب بڑھی۔۔
شاہ ویر بیگ کے چہرے پر کمینگی بھری دلکش مسکراہٹ ابھری۔

گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے ہوئے تھے وہ یقیناً اپنی پہلی فتح پر خوش تھا۔۔

نورے جیسے ہی مڑی ، شاہ ویر نے تاثرات بدلے ،، معصوم سامنے بنایا۔۔

اور پھر وہ اسے گائیڈ کرتا پیڑی کروانے لگا۔۔۔
نورے اپنے خوف پر قابو پائے شرمندگی سے اسکی پیڑی کر رہی
تھی۔۔

جبکہ اسکے برعکس شاہ ویر بیگ اب فرصت سے اسے
،،، نہارنے کا کام پورا کر رہا تھا
"!!،،، ہہ ہو گئی

پیڑی کرنے کے بعد جیسے اسے سکون ہوا تھا وہ خوشی سے بولی
جیسے جانے کتنا بڑا کام کیا ہو۔۔ اس وقت وہ بھول چکی
تھی۔

کہ مقابل بیٹھا انسان کون تھا۔۔

کس وجہ سے اسنے اسے مارا تھا۔ اس کے ذہن میں صرف ایک بات تھی وہ یہ کہ اسکی وجہ سے شاہ ویر چوٹ آئی تھی۔ نورے شرٹ لا دو وارڈوب سے "!" _____ شاہ ویر نے سر کو انگلیوں سے دبائے درد کی ایکٹنگ کرتے کہا تو نورے فوراً ، سے سر کو ہاں میں ہلاتی وارڈوب کی جانب بڑھی شامیر کا خیال آتے ہی شاہ ویر نے لبوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔ اسکا باپ خود کو ہوشیار سمجھتا تھا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا اسکا بیٹا ہوشیار نہیں ،، ایسے کاموں میں اسکا بھی باپ تھا۔۔

نورے شرٹ لیے اسکے پاس آئی،، تو وہ پہلے سے ہی
شرٹ اتارے بیٹھا تھا۔

نورے کا چہرہ ایک دم سے شرمندگی سے دہک اٹھا، جبکہ شاہ
ویر نے شرٹ اسکے ہاتھ سے لیتے غیر محسوس انداز میں اسکا
،، ہاتھ دبایا

،، جس پر وہ جھرجھری لیتے پیچھے ہوئی

شاہ ویر نے ایک بھرپور نگاہ سرخ جوڑے میں ملبوس اپنی
،، بیوی پر ڈالی،، اور پھر شرٹ پہنتے وہ جگہ سے اٹھا

ننن نہیں "_____ اسنے جیسے ہی نورے کا ہاتھ تھاما وہ
خوف سے گھبرائے ہوئے بولی۔۔

جبکہ وہ بنا اسکی سننے اسے ساتھ لیے بیڈ کی جانب بڑھا،، بیڈ
شیٹ خون سے بھر چکی تھی جسے اتار دور پھینکتے اسنے نرمی
سے نورے کو کندھوں سے تھامے بیڈ پر بٹھایا اور پھر کمفرٹر
اٹھائے وہ بیڈ پر آیا،، لیٹ جاؤ_____ تمہاری طبعیت
"خراب ہو جائے گی۔۔"

وہ دوسری طرف سے بیڈ پر لیٹے کمفرٹر لیتے فکر مندی سے بولا
،۔۔ جبکہ نورے سہمی نگاہوں سے اپنے پاؤں کو گھور رہی تھی

شاہ ویر نے سر کو نفی میں جھٹکا اور پھر آگے کی جانب
ہوتے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

،، مجھے نہیں سونا! _____، "وہ خوف سے مسمنائی
مجھے تو سونا ہے میرے سر پر چوٹ بھی آئی ہے تم بس
"! لیٹ جاؤ پاس۔۔۔۔

شاہ ویر نے بے چینی سے اسکی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو
،، صاف کرتے اسے بچوں کی طرح بہلایا
،، جو جانے کس خوف کے تحت رو رہی تھی
میں چاہوں تو زبردستی بھی سلا سکتا ہوں۔۔۔ مگر میں ایسا
"نہیں چاہتا،، چلو جلدی سے ٹانگیں اوپر کرو _____؛

وہ اپنے لفظوں کا سحر اس معصوم سی لڑکی کے گرد پھونکتا
"ایک عجب سا احساس دے رہے تھے اسے۔۔۔"

وہ اسے دور کرنا چاہتی تھی مگر جانے کیوں اس شخص کے
"کے الفاظ نے جیسے نورے یصال اختر کو باندھ لیا ہو
وہ چاہ کر بھی اپنا سر مقابل اپنے قریب لیٹے شاہ ویر بیگ
"کے سینے سے ہٹا نہیں پائی تھی

شاہ ویر کا بھاری ہاتھ اسکے بالوں کی جڑوں کو سہلا رہا تھا۔۔
اور پہلی بار وہ اتنے برسوں کے بعد کسی غیر شخص کے
قریب آنے سے ڈری نہیں تھی۔۔

وہ اسکے سینے سے لگی لیٹی تھی ۔ جس کے پہلی بار قریب
آنے سے وہ خوف سے کانپنے لگی تھی ۔

نورے خود بھی نہیں جانتی تھی کہ ایسے کیوں ہوا تھا وہ کیسے
اسکے قریب آنے سے ڈری نہیں ۔۔

وہ انجان تھی کہ جس بندھن میں ، جس دور میں اسے شاہ
ویر بیگ نے اسے اپنے ساتھ پرویا تھا ۔

اس رشتے کی سب سے پیاری بات تحفظ تھا وہ تحفظ جو نورے
یصال اختر کو اپنے محرم کی بانہوں میں ملا تھا ۔۔
اسکے تھکے ہوئے اعصاب پر سکون ہونے لگے تھے ۔۔

سر میں ہوتی شاہ ویر بیگ کے بھاری ہاتھ کی گردش نے

جیسے اسے ہر خوف ہر ڈر سے دور کر دیا تھا۔۔

نہیں اسکے حواسوں پر لمحوں میں طاری ہوئی ۔۔

آنکھیں بھاری ہونے لگی۔

جبکہ اپنے سینے پر نورے کی بھاری سانسیں محسوس کرتے

ہی شاہ ویر بیگ اپنی دوسری فتح پر جی جان سے مسکرایا۔۔

اس ننھی سی جان کو خود میں بھیج گیا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

کوئی اوع رشتے دار ہے تمہارا جہاں تم رہ سکتی
"ہو_____؟"

،، وہ اس وقت ولی کے سامنے اسکے اپارٹمنٹ میں بیٹھی تھی
رونے دھونے سے کون سا کبھی پہلے اسکی زندگی بدل گئی تھی
، جواب بدلتی

وہ ساکت بت کی مانند ایک صوفے پر بیٹھی ، جانے کب سے
،، دیوار کو گھور رہی تھی

ولی فریش ہوتے ہی ڈائننگ روم میں آیا نگاہیں صوفے پر
براجمان مناہل پر پڑیں ، تو اسنے گہری سانس فضا کے سپرد
کرتے اس لڑکی کو دیکھا ۔

،، کھانے کا ارادہ ترک کیے وہ اسکے پاس صوفے پر چلا آیا
میرا کوئی نہیں اس دنیا میں ----- "اگہری سو جھی متورنم
نگاہیں اٹھائے وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

جبکہ انداز ایسا تھا جیسے وہ خود کو یقین دلا رہی ہو کہ سچ میں
اسکا کوئی اپنا نہیں تھا۔۔

ہممم تو پھر آگے کا کیا سوچا ہے --- "وہ دو ٹوک بات کرتا
تھا، اس وقت بھی وہ بالکل سنجیدگی سے جیسے اسے آگے کی
_____ پلیننگ پوچھ رہا تھا

،، آج رات کیلئے مجھے ایک کمرہ دے دیں رات گزارنے کیلئے
"! صبح میں اپنا بندوست کر لوں گی -----

وہ حالی نگاہوں سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں کو گھور رہی تھی ۔
جیسے اب سب ختم تھا ،، اسے کوئی راہ کوئی منزل نہیں
دکھائی دے رہی تھی ۔۔

میرے پاس تمہارے لئے ایک ڈیل ہے ۔۔ اگر تم مانو
"تو_____؟"

، اسکی سیاہ آنکھوں میں گہرے دلچسپ تاثرات تھے
،، مناہل چونکی، جب ولی نے کچھ کاغذات اسکے سامنے رکھے
، مناہل نے کاغذات اٹھائے

بی یہ تو ہوٹل کے کاغذات ہیں ،،، "! حیرت و صدمے سے
پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کاغذات کو دیکھتی وہ صدمے سے
،، دوچار ہوئی

،، کیونکہ ان کاغذات پر اسکے بابا یوسف زئی کو نام لکھا ہوا تھا
ہاں یہ کاغذات تمہارے ہیں ، کیونکہ یہ ہوٹل تمہارے بابا کا
ہے ،، اور گھر بھی۔۔۔۔۔ جسے تمہارے تایا تائی ہتھیا کے
"! بیٹھے ہیں۔۔

،، ولی کی کہی بات پر مناہل کی آنکھیں شاک سے گہری ہوئی
وہ کیسے مان لیتی ، کہ جس گھر میں وہ ٹھوکریں کھاتے پلے
تھی وہ اسکا اپنا گھر تھا اسکے باپ کا گھر ،،،۔

تم اگر کیس بھی کروگی تو تمہارا تایا آسانی تمہیں جھوٹا ثابت کر دے گا۔۔۔ مجھے کچھ شواہد چاہیے ، جنسے میں یہ ثابت کر "! سکوں کہ اصل مجرم وہ ہے۔۔

اگر تم مجھ سے شادی کر لو تو ہم دونوں کا کام بن سکتا "!۔۔۔

کندھے اچکائے ، کہتا وہ اسکے چہرے کو آبرو کر رہا تھا۔۔۔
"یہ سب۔۔۔۔؟

کیونکہ میں ایک پولیس آفیسر ہوں ، چور نہیں ،،،، "اگر تم مجھ سے شادی کروگی تو لیگلی تم میری وائف بن جاؤ گی اور پھر میں تمہاری طرف سے آسانی سے کیس کر سکوں گا۔۔۔۔

مجھے جمشید کو پکڑنے کا وقت مل جائے گا۔۔۔۔ اور بعد میں
"! تم ڈائیورس لے لینا۔۔۔۔۔"

وہ اب اپنی بات اس تک پہنچاتا خود ٹانگ پر ٹانگ جمائے
،، اطمینان سے بیٹھا

مناہل یوسف زئی کئی لمحوں تک اس حسین شخص کو دیکھتی رہ
گئی، جس کے چہرے پر ایک ٹہراؤ ایک سنجیدگی سی طاری
تھی۔

دونوں اپنی اپنی قسمت سے انجان ایک کھیل رچا رہے تھے

--

یہ جانے بنا کہ کھیل تو قسمت کھیلنے والی جہاں , جس میں وہ
دونوں بہت جلد ایک دوسرے کے ایڈیکٹ ہو کر بندھنے
والے تھے ۔

Z a i n a b R a j p o o t

ہارن کی آواز پر وہ خاصا بدمزہ ہوا۔۔۔۔۔ "نورے کے
،، چہرے پر گھومتا اسکے ہاتھ ایک پل کو تھما
بے وقت اپنے ڈیڈ کی انٹری اسے سخت بری لگی ، مگر وہ سر
جھٹکے دوبارہ سے اپنی بانہوں میں چھپی اس معصوم لڑکی کے
حسین چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

بہت ترپایا ہے تم نے جاناں_____اگر سود سمیت
حساب برابر ناں کیا تو میرا نام بھی شاہ ویر بیگ
”نہیں۔۔۔۔۔“

اسکی نگاہوں میں ایک جنون آباد تھا۔ آنکھوں میں اترتی وہ
غضب کی سرخی جیسے تیزی سے اسکے خمار میں ڈھلی،، جب
اپنے بازو پر دھرے اسکے صبح چہرے کو دیکھتے شاہ ویر بیگ
نے اپنے تشنہ دہکتے لب اسکی پیشانی پر رکھے اپنا جنونیت
بھرا لمس چھوڑا۔

وہیں جہاں اسے ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اپنے ایک عدد شوہر کے

"پاس۔۔۔۔۔؛

!"_____ شٹ اپ ویر

اسکے بدتمیزی سے کہنے پر شامیر کا ہاتھ اٹھا تھا مگر وہ جلد فضا
میں معلق رہ گیا۔۔

صائم سے ہوگی اسکی شادی، میں نہیں مانتا اس شادی کو

!"_____۔۔۔۔۔ دو اسے طلاق ابھی کے ابھی

اسنے بے قراری سے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔ اسے

سمجھانے کی کوشش کی۔۔

اگر آپ کی جگہ کوئی اور یہ بات کرتا تو اب تک اسکا سر دھڑ
"_____ سے الگ کر دیتا میں

نیلی نگاہوں میں ابلتے جنون خیزی پر قابو پاتے وہ سر دلجے
میں پھنکارا۔۔

آپ نے اسی جگہ مام سے شادی کی تھی، مگر آپ نے
ڈیکوریٹ نہیں کیا تھا گھر کو۔۔۔۔۔۔ دیکھیں کیا سجا ہے

۔۔ یہ فارم ہاؤس _____؛

اسکی آنکھوں میں معنی خیز سی چمک ابھری۔۔۔۔۔۔ وہ
ستائش سے پورے گھر کو دیکھتا شامیر کو دیکھنے لگا۔۔۔

جسے سچ میں آج افسوس ہوا تھا وہ کیوں اسے بچہ سمجھ اپنے
کارنامے بتاتا رہا تھا؟

شاہ ویر،، جب انکل نہیں چاہتے تو تم وریشے کو
!"_____چھو

صائم آگے بڑھا اسے سمجھانے لگا۔۔
جبکہ اسے گردن سے دبوچتے اسکے باقی کے الفاظ شاہ ویر بیگ
گتی میں دبا گیا۔۔۔

کہا تمہاناں،، کوئی اور اسے چھوڑنے کی بات کرتا تو اسکا سر
"دھڑ سے الگ کر دیتا۔۔۔۔۔؛

اسکی گردن پر دباؤ بڑھاتے وہ جنون بھرے لہجے میں

غرایا۔۔۔

خمرہ کی آنکھیں حذر درجہ پھیلی ، وہ صائم کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا جو کہ نا ممکن تھا۔۔

وریشے نہیں ، وہ نورے ہے شاہ ویر بیگ کی نورے ،،، یہاں بستی ہے وہ یہاں اس دل میں ، اس دماغ میں ، میری آتی جاتی ہر سانس میں ،،،، کوئی اسے کیا مجھ سے دور کرے گا میں اس ہوا تک کو اس تک نہیں پہنچنے دوں گا جو اسے مجھ سے دور کرنے کی طاقت رکھتی ہو۔۔۔۔۔۔

کیا جانتے ہو تم اس کے بارے میں ،،،، کیا معلوم ہے
ہاں۔۔۔۔؟ سچ جاننے کے بعد کیا اسی دھڑلے سے اسے
اپناؤ گے تم۔۔۔۔ کیا زندگی میں کبھی اپنے فیصلے پر نہیں
پچھتاؤ گے ،،،، بولو شاہ ویر بیگ۔۔۔۔

!"_____ ہے تم میں سچ سننے کی ہمت

شامیر نے تیز لہجے میں پھنکارتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے
پوچھا،،،،۔

وہیں دروازے کے پیچھے چھپی وہ نازک سی جان کپکپاتے وجود
سے اس پاگل شخص کی ضد و جنون کو سنتی اب شامیر بیگ

کی بات پر ایک دم سے لڑکھڑائی،، وہ لرزتے وجود سے نیچے
،، بیٹھتی چلی گئی

کیونکہ وہ جانتی تھی کوئی بھی مرد ایک ایسی لڑکی کو نہیں اپنا
۔! "سکتا جس کی عزت پامال ہو چکی ہو۔۔۔۔۔"
! "_____ شامیر نہیں ختم کرو بات

خمرہ نے اسے لٹکا وہ نہیں چاہتا تھا کہ شاہ ویر اب یہ
! "حقیقت جانے۔۔۔"

"نہیں آج مجھے بتانے دو اسے _____؛
شاہ ویر کی آنکھوں میں دیکھتا وہ جیسے ضد سے بولا۔۔
۔! "وہیں سامنے کھڑا وہ خوبو مرد استزائیہ ہنسا۔۔۔۔۔؛"

ہاتھ فولڈ کرتے اسنے سینے پر باندھے۔۔۔

میں نہیں جاننا چاہتا اسکا ماضی کیا تھا،، پانچ سال کی عمر میں کیوں اور کس نے اسے ہرٹ کیا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے

،، آپ کو اسے دنیا سے چھپانا پڑا

کیوں آپ نے اس کے گھر والوں کو اسکے زندہ ہونے کا نہیں بتایا۔۔۔۔۔ اور کیوں آپ آج تک اسے چھپاتے آرہے ہیں
"!۔۔۔۔۔"

مگر میں صرف ایک بات جانتا ہوں ڈیڈ _____ وہ
شامیر کے حیرت سے کھلے منہ کو دیکھتا آگے بڑھا۔۔۔ اسکی

پھٹی پھٹی نگاہوں میں بغور دیکھتا وہ پر یقین لہجے میں گویا ہوا

— — —

نورے شاہ ویر بیگ میری بیوی میری عزت ہے ،، اسکا ماضی

کچھ نہیں تھا اسکا حال صرف میں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ

صرف ضد تھی مگر اب جنون بن چکی ہے ---

اسے دیکھے بنا میں اتنے سالوں سے اسکا ایڈیٹ ہوں --

اب اسے آپ یا پھر آپ کا باپ، یا پھر کوئی بھی مجھ سے

"دور نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

اسنے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔۔

اسکے دھکے چھپے الفاظ نے خمرہ اور شامیر کو یہ واضح کر دیا تھا

کہ اگر وہ یہ سوچ رہے تھے کہ شاہ ویر بیگ انجان تھا تو انکی بہت بڑی غلطی تھی ، وہ تو پہلے سے ہی ساری حقیقت سے واقف تھام لیا غ کیوں اور کب سے --- ان سارے سوالوں کے جواب صرف وہی دے تھا ---

جواب بے حد غصے میں سٹڈی روم کی جانب بڑھا تھا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

شش شامیر _____!"

رات کے پچھلے پہر وہ اپنے آپ کو کسی کے حصار میں پاتے
فوراً سے گڑبڑائی۔۔۔ لبوں سے پہلا نام اسی شخص کا ادا ہوا

۔"جی شامیر کی جان

،، اس کے گال پر بوسے دیے اس نے بازو پر سر رکھا

کیا ہوا پریشان ہو تم _____؟ "ایزل نے حیرت

، سے اس کی جانب رخ کرتے پوچھا

شامیر بس اسے دیکھتا رہ گیا۔

اتنے سالوں میں اسے ایک بھی دن ایسا یاد نہیں تھا اب
اسکے دل میں ایزل جاوید اختر کیلئے محبت کم ہوئی محسوس
ہوئی ہو۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں،، بس تمہاری نالائق اولاد نے خاصا تنگ کیا
ہے سوچ رہا ہوں ایک اور ٹرائے کریں کیا پتہ اس بار اللہ
"انیک اولاد سے نواز دے۔۔۔۔۔"

وہ اپنے ازلی بے باک سے لہجے میں گویا ہوا تو ایزل کا چہرہ تپ
گیا۔

"اکب سدھرو گے تم۔۔۔۔۔ عمر دیکھو۔۔۔۔۔"

اسنے جھڑکا۔۔۔

جوان ہوں ابھی ابھی بھی "____ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ وقت
"نے میری خوبصورتی نکھار دی ہے۔۔۔"

وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔ ایزل نے بمشکل سے ہنسی روکی۔
ہاں ویسے بال سفید ہو رہے ہیں باقی تم ابھی ابھی جوان
۔"ہو۔۔۔۔"

اسنے لب دبائے اپنے چاہنے والے شوہر کو دیکھا۔۔

"تم کب لوٹے ،، اور یہ کیسا سرپرائز تھا۔۔۔؟"

جانم بس لوٹنے کی مت پوچھو اور سرپرائز تو تمہارا بیٹا خود ہی
دے گا صبح۔۔۔

۔"!تم بس اس وقت مجھ پر توجہ دو۔۔۔۔۔"

وہ اسے الجھے ہوئے جواب دیتا اب پھر سے اپنی ساتھ باتوں
میں مصروف کر گیا۔۔

اور ایزل جاوید اختر بخوشی اپنے شوہر کی باتیں سنتی مسکرا کر
اسے جواب دے رہی تھی۔

Z a i n a b R a j p o o t

"کیا ہوا ہے نیچے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟"

شامیر اور خمزہ کے جانے کے بعد وہ کتنی ہی دیر سڈی میں
گھسا رہا تھا۔۔

مگر سکون تو جیسے اب آنے سے رہا، رات کے پچھلے پہر وہ
سگریٹ پھونکتا بیزاری سے صوفے سے اٹھا، ارادہ نورے کی
خیریت دریافت کرنا تھا۔۔

مگر کمرے میں آتے ہی اسکی حالت دیکھ، شاہ ویر نے
جبرے بھینچے سخت لہجے میں پوچھا۔

"تم سے مطلب _____؟

آنسو صاف کرتی وہ بدتمیزی سے بولی، تو شاہ ویر بیگ اسکی
دیدہ دلیری پر ائبرو اچکائے اسے بغور گھورنے لگا۔

مجھ سے تو سارے مطلب نکلتے ہیں اب، تمہارے جان

"_____ جہاں

اسنے ایک آخری کش لگاتے سگریٹ کو پیروں تلے مسلا۔۔
اور پھر پنچوں کے بل اسکے قریب ہوتے جھکا وہ گہرے لہجے
میں بولا۔۔

، نورے کا بس نہیں تھا کہ وہ اس آدمی کو کچا چبا جائے
اسکی سمجھ سے بالاتر تھا کہ آخر کیونکر وہ یہ اچھائی کا ڈھونگ
رچا رہا تھا۔۔

"،، بی کیا کر رہے ہو چیچ چھوڑو مجھے
اسکے بازو کو دبوچے مقابل بیٹھے اس حسین مرد نے جیسے ہی
اسے کمر سے تھامے اپنی جانب کھینچا

نورے بدکی،، خوف سے مچلتی وہ اس سے دور ہونے کی
_کوشش کرنے لگی

میں کہنے سے زیادہ عمل کرنے پر یقین رکھتا ہوں،،،،، "اسکی
،، نیلی حسین نگاہوں میں عجب سے رنگ ابھرے تھے
، اس کے بازو میں موجود وہ نازک سی لڑکی کسی وقت ایک خواب
ایک وہم سے زیادہ کچھ نہیں تھی اس کے لئے۔۔۔ مگر آج آج
، وہ اسے چھو سکتا تھا
،، محسوس کر سکتے تھا

شاہ ویر اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لے گیا۔ نہایت
نرمی سے اسے بیڈ پر اتارے وہ اس کے اٹھنے کی کوشش دیکھ

اسکے اطراف میں اپنے مضبوط بازو حائل کیے اسکی سبز حسین ترین نگاہوں میں دیکھنے لگا۔

نورے اسکی نگاہوں سے خوفزدہ تھی جیھی وہ اپنی اتھل پتھل ہوئی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی سعی کرتے خشک لبوں کو تر کرتی گہرے سانس بھرنے لگی۔۔

شاہ ویر آگے کھسکا۔

نورے بدک کے بیڈ کراؤن سے جا لگی، اسکا کپکپاتا نازک وجود شاہ ویر بیگ کے جنون کو ہوا دے رہا تھا۔۔

جیھی اسنے ہاتھ نورے کی کمر کے گرد لپیٹے اسے مضبوطی سے سینے میں بھینجا

تمہارا ڈر، مجھے تم سے دور نہیں کر سکتا،، اس کے گال پر لب
رکتے وہ گہرے لہجے میں گویا ہوا۔ جبکہ نورے بھرپور مذمت
کرتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی
شاہ ویر بیگ خود سے جڑی چیزوں میں شراکت برداشت
کرنے کا عادی نہیں، اور تم "..... اسنے تھوڑی سے
تھامے اسکا چہرہ روبرو کیا۔

"!تم تو سالم،،،،، سرتا پیر صرف میری ہو۔۔۔۔۔
،، اس کے لہجے میں وحشتوں کی دہکتی آگ تھی
اسکا پل پل بدلتا روپ نورے کو بے موت مار رہا تھا۔

آئدہ میرے قریب آنے پر تمہارے چہرے پر یہ ڈر نہیں
ہونا چاہیے، "وہ جیسے اسے حکم سنا رہا تھا۔۔

نورے چاہنے کے باوجود بھی اپنی کپکپاہٹ پر قابو نہیں کر
،، پائی تھی

جبکہ اسکے چہرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے شاہ ویر کی
نگاہیں اسکے ہونٹوں پر اٹکی۔۔۔

اسنے ایک ہاتھ نورے کی کمر پر پیوست کرتے اسے جھٹکے
سے اپنی طرف کھینچا۔۔

اور بنا لمحے کی دیری کیے وہ اسکی سانسوں پر دسترس پاتا، جیسے
دنیا جہاں سے غافل ہو چکا تھا۔۔۔

نورے کا مچلتا، ترپتا وجود اس تواناں مرد کے حصار میں صرف
پھڑپھڑا رہا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ ویر بیگ فرصت سے اپنے اتنے
سالوں کی ترپ، بے چینی کو اس نازک سی جان میں اندیلتا
اپنے جنون سے روشناس کرانے لگا۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

آپا دروازے پر کوئی ہے آپ چیک کرئے گا ذرا
"_____"

ڈائننگ میز پر جوس کے گلاس سے سپ لیتے ، یصال اختر
نے عجلت سے کہا ، تو ملازمہ سر کو ہاں میں ہلاتے دروازے
کی جانب بڑھی

سفینہ چائے کا کپ تھا مے بس خاموش بیٹھی تھی ۔۔
، جب ملازمہ پریشان سی واپس آئی

صص صاحب وہ!_____،

یصال چونکا ،، ماتھے پر بل ڈالے گھبرائی ہوئی ملازمہ کو دیکھا ۔
جب انکے پیچھے سے آتے ولی یصال اختر پر اسکی نظر
پڑی۔۔۔

اسکے ساتھ کھڑی اس دراز قامت دوشیزہ کو دیکھ لمحوں میں

،،،،، یصال کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے

"یہ کون ہے ولی_____؟

، اسنے بے لچک لہجے میں پوچھا،، تو مناہل گھبرا سی گئی

آنکھوں پر لگے اپنے بڑے سے چشمے کو ٹھیک کرتی وہ ولی کے

، بازو کو غیر محسوس انداز میں دبوچ گئی

"!_____ یہ میری بیوی ہے ڈیڈ مناہل ولی یصال اختر

تھوک نگلتے اسنے اپنے باپ کو دیکھا اور پھر ماں کی پشت کو

جو یکدم سے حیرت زدہ سی چونکی لمحے میں مڑی تھی۔،،،،،

واٹ،، کیا پاگل ہو گئے ہو کیا بولے جا رہے

!"_____ہو

یصال کی آنکھیں حیرت و بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی

-،،

بچپن سے جس بیٹے کو ناں اور باپ بن کر پالا تھا وہ یوں
اچانک اتنا بڑا فیصلہ لے گا اسکے وہم و گماں میں بھی نہیں

_____تھا

سوری ڈیڈ سب کچھ بہت اچانک ہوا،، مجھے موقع نہیں ملا
!"آپ کو بتانے کا ----"

وہ سر شرمندگی سے جھکائے بولا تو میز پر ہاتھ رکھے اٹھتی
سفینہ نے اپنے وجیہ بیٹے کو دیکھا اور ایک نگاہ اس معصوم
سی بچی کو۔۔۔۔۔ جو کافی گھبرائی ہوئی سی تھی،،،۔
بس کر دیں یصال۔۔۔۔۔۔۔ شادی ہی کی ہے کون سا گناہ
کر دیا ہے۔۔۔۔۔ اچھا ہی ہے جو وقت پر شادی کر لی ولی
نے۔۔۔۔۔ اور اپنی پسند سے کی یہ تو زیادہ خوشی کی بات ہے
!"_____

،، سفینہ کی بات پر ولی اور یصال دونوں ہی چونکے تھے
جو بنا اننی بات کا نوٹس لیے آگے بڑھی،،،۔

!"_____ نام کیا ہے تمہارا بیٹا

اسنے محبت پاش نگاہوں سے مناہل کو دیکھا ---

مناہل "_____ وہ مسمنائی ---

بہت پیارا نام ہے ،،، آج شام کو ایک چھوٹی سی تقریب رکھ

لیں یصال --- خاندان والوں کو مدعو کریں گے تاکہ اپنی

"،،، بہو سے ملوا سکیں

"! مگر سفینہ ---

،، یصال نے کچھ کہنا چاہا تو وہ اسے ٹوک گئی

مگر کچھ نہیں یصال ،، بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں ، اگر ان

دونوں نے یہ قدم اٹھایا ہے تو ضرور سوچ سمجھ کر ہی اٹھایا

ہو گا ---

،، جتنی جلدی سب لوگ جان جائیں۔ گے اتنا ہی اچھا ہے
تاکہ سب لوگ جو میرے بیٹے کو داماد بنانے کی تاک میں
بیٹھے ہیں ، ان کے منہ بند ہوں۔۔۔۔۔، چلو بیٹا میرے ساتھ
،، آپ ،،، اور ولی۔۔۔ مناہل اور اپنے لئے ڈریس لے آؤ
میں تم دونوں کو دولہن دولہے کے روپ میں دیکھنا چاہتی
_____ہوں"

اسکے لہجے میں ایک حسرت سی ابھری تھی ، اور ولی جو کہ اپنی
،،، ماں کے اس روپ پر دھنگ تھا

فوراً سے ہوش سنبھالتے ایک نگاہ الجھی ہوئی مناہل پر ڈالی اور
پھر سر کو ہاں میں جنبش دیتے وہ اپنے روم کی جانب بڑھا

“

Z a i n a b R a j p o o t

“ نورے کی آنکھ سورج کی تیز کرنوں کے سبب کھلی
آنکھیں چھوٹی کیے وہ بے چینی سے کروٹ لیتے کشن چہرے
“ پر رکھ گئی

تکیے کی ضرورت نہیں ، میری پناہیں کافی ہیں تمہارے “
_____“ لے

وہی بے باک گھمبیر لہجہ اسکے کانوں میں اسکے بے باک جملے
گوںجے ،، اگلے ہی لمحے اسکی سبز سرخ ڈوروں سے لبریز حسین
،نین کٹورے وا ہوئے تھے

وہ پاس نہیں تھا،، تصدیق ہوتے ہی جیسے اسے کل کے بعد
،، آج کھلی سانس میسر آئی تھی

سنہری لمبے آبشار جو اسکے اطراف میں ڈھلکے حسین چہرے پر
سایہ فگن ہوئے پڑے تھے --

دونوں ہاتھوں سے انکو قید کرتے وہ جوڑے کی شکل میں
،،باندھے ،، بیڈ سے اتری

بیڈ کے کنارے پڑے بلیک ہڈ اور جینز کو دیکھ اسکی آنکھیں
،، حد درجہ پھیلی

اسنے تیزی سے وہ نوٹ اٹھایا ،،، واک کر کے آؤں تب تک
چینج کر کے بریک فاسٹ ریڈی کرو ورنہ رات والی ڈش بھی
"!!،،، بری نہیں تھی

اسکے آخری الفاظ پڑھتے ہی نورے کے چہرے اور کانوں سے
،، دھوئیں کی لپٹیں نکلی تھی جیسے

کس قدر بے شرم اور بے باک تھا وہ شخص ---- "اپنا
سرخ اناری چہرہ گھمائے وہ تصدیق کرنے لگی آیا وہ وہاں موجود
،،، تھا یا نہیں

اسکے ناں ہونے کا یقین آتے ہی اسنے گرمی سانس کھینچی
سب سے پہلے اس فضول سے نوٹ کے ٹکرے ٹکرے
کیے

،، اور پھر بیڈ پر بیٹھے سوچنے لگی
بہت دیر تک سوچنے کے بعد وہ ایک فیصلہ کرتے کپڑے
،، اٹھائے واشروم میں گھسی

وہ گھر لوٹا،، ہانپتے ہوئے وجود کے ساتھ وہ گرمی سانس
،، بھرتے اندر گیا

حسین چہرہ لگاتار والک کے سبب سرخ پڑ کر مزید پرکشش
، دکھ رہا تھا

اسکی نگاہیں اسی دشمن جاں کو ڈھونڈ رہی تھیں ۔

_____ جو اسے کہیں دکھائی ناں دی

کچن کے پاس کھڑا وہ پرسوچ سے انداز میں نورے کی بابت
سوچ رہا تھا ،، جب اسکے سسکی کی آواز سنائی دی۔۔

شاہ ویر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے ، اسنے حیرت سے
مڑتے آگے پیچھے دیکھا ،، یقیناً وہ نورے کے رونے کی آواز
تھی ۔

نورے جان----- "وہ کچن کے اندر گیا تو کاؤنٹر سے لگی
وہ روتی ہوئی اسکا دل چیر گئی تھی جیسے ---
وہ گھبرایا ہوا سا گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھا۔
تو مقابل بیٹھی وہ روتی ہوئی اپنی بھگی نم پر شکوہ نگاہوں
،، سے اسے گھورنے لگی

"_____ کیا ہوا والے آریو وینگ

اسکے آنسو چنتا وہ چہرہ ہاتھوں میں بھرتے پوچھنے لگا۔۔۔۔
"!!،،، مجھے کھانا بنانا نہیں آتا

نورے نے سو سو کرتے کاؤنٹر پر مچائی اپنی تباہی پر ایک
،، نگاہ ڈالے، وہ اصل مدعا بیان کر گئی

شاہ ویر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے
اس میں رونے والی کون سی بات ہے _____؟ _ اسنے
تاسف سے سر نفی میں ہلاتے کہا، اور پھر جھکتے اس بازو
میں بھرتے شیلف کی دوسری جانب پڑی چٹیرز میں سے
ایک پر بٹھایا۔۔

"!_____ تم نے کہا تھا تم سزا دو گے مجھے
خود پر اوڑھے اس بڑے سے دوپٹے کے کونے سے ناک
،، صاف کرتے وہ بھگی نگاہوں سے بولی
تو شاہ ویر بیگ کی نگاہوں میں شریر سی چمک ابھری۔۔

ہممسم سزا تو بنتی ہے،، مگر اس لئے کہ تم اتنی چھوٹی سی "
"!،، بات پر روئی

وہ اب اپنی جیب سے رومال نکالتا بنا کراہت و کدورت کے
اسکی ناک کو صاف کر رہا تھا،، نورے چونکی،، حیرت سے اپنی
بھگی نم نگاہوں سے اس خوبو مرد کو دیکھا۔

جو کرسی پر ایک ہاتھ ٹکائے اس پر جھکا نرمی سے اسکی ناک
صاف کرتا رومال دوبارہ جیب میں رکھ گیا۔۔

وہ جس قدر حیران ہوتی کم تھا،، اتنے وقت سے اسے اندازہ ہو
چکا تھا وہ شخص کتنا نفاست پسند تھا۔

"!،، مگر پھر بھی وہ کیسے

حیرت کی جگہ اب شرمندگی نے لے لی ، وہ سرخ چہرے سے
ایک دم سے نگاہیں جھکا گئی
جبکہ وہ مسکرایا ، نرم گرم لبوں سے اسکی بھگی آنکھوں کو
چھوتے اسکے چہرے پر آتی لٹوں کو پیچھے کرتے وہ ایک دم
سے سیدھا ہوا۔۔۔

"میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر مل کے کچھ بناتے ہیں ،،،"
اسکے گال کو تھپکتا وہ لمحوں میں او جھل ہوا۔۔۔
مگر نورے کئی لمحوں تک اپنے ارد گرد اس خوبو شخص کی
بکھری خوشبو اسکے لمس کو اپنے آپ میں محسوس کرتے جل
"_____ سی انگلیاں چٹختی رہی

Z a i n a b R a j p o o t

بولو کیا بات کرنی ہے _____؟ "بلیو تمہری پیس میں
ملبوس وہ فنکشن سٹارٹ ہونے سے پہلے ہی مناہل کے
،، بلا نے پر روم میں آیا

،، جہاں اسے دولہن کی طرح تیار کیے بٹھایا گیا تھا
ولی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو اس وقت گولڈن کلر کی
میکسی ، بالوں کا اونچا جوڑا کیے ،، چہرے پر سوبر سامیک اپ
آنکھوں میں لینز لگائے مناہل یوسف زئی تو ہرگز نہیں لگی ،
"_____تھی اسے

وہ خوبصورت تھی مگر آج اسے حسین لگی تھی، جمبھی اپنی
سیاہ نگاہوں کا رخ موڑے وہ پاؤں ہلاتے پوچھنے لگا۔۔۔
تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے گھر والے مجھے قبول نہیں کریں
"گے اب یہ سب کیا ہے۔۔۔؟
وہ بھاری بھر کم کا مدار میکسی اسے چلنے میں دقت دے رہی
تھی،
پاؤں میں موجود وہ ہائی ہیلز مناہل یوسف زئی نے پہلی بار
اپنے ساس کے اصرار پر پہنی مگر اب اسے چلنے میں مشکل
،، ہو رہی تھی

ولی اسکی الجھن دیکھ اپنا ہاتھ آگے بڑھا گیا جسے تھامتے وہ
، سہارے سے اسکے قریب ہوئی

"!مجھے نہیں پہننی یہ ہیلز،،، پاؤں درد کر رہے ہیں ----
اسکی سیاہ آنکھیں ایک پل میں بھینگنے لگی،، کا جل سے لبریز
،، وہ نین کٹورے ولی یصال کا ضبط لازم آزما رہے تھے
مت پہنو، ویسے بھی چھت کو چھو رہی ہو اب کیا آسمان کو
"چھانا ہے _____؟

وہ صاف اس پر طز کرتا ہنسا۔۔۔ تو مناہل کا چہرہ غصے سے
،،،، لال بھبھوکا ہوا

میں نے شوق سے نہیں پہنے تمہاری ماں نے پہنائی تھی
!"_____ یہ ہیلز

وہ سہارے کے لیے اسکے کندھوں کو تھامے سخت لہجے میں
گویا ہوئی۔۔ جب ولی نے ایک دم سے اسکے ہونٹوں پر انگلی
رکھی۔

اشششش۔۔۔۔ تمیز سے مام کہو گی تو اچھا لگے گا۔۔ ورنہ آنٹی
اکھا کرو۔۔۔۔؛

اسکی آنکھوں میں سرخی تیزی سے پھیلی، منابل اسکے
آنکھوں میں دیکھتی اپنے ہونٹوں پر رکھے اسکی انگلی کو دیکھنے
لگی۔

میں میڈ کو بھجھتا ہوں ، جلدی سے یہ ہیلز اتارو کوئی سافٹ
شوز پہن کر نیچے آ جاؤ میں نہیں چاہتا مام پریشان ہوں
!"_____او کے

وہ اب نرمی سے اسکا گال تھپکتا ایک نیا حکم صادر کیے روم
،، سے باہر نکل گیا

،، منابل بس اسے جاتا دیکھتی رہ گئی

Ⓩⓐ⓲Ⓝⓐⓑⓡⓐ⓳Ⓟⓞⓞⓣ

ہم کہاں جا رہے ہیں ؟ "گاڑی میں بیٹھتے یہ اسکا چھوتی بار
،، پوچھا گیا سوال تھا

ناشتے کے بعد شاہ ویر اسے گاڑی کی طرف لایا اور آرام سے
،، فرنٹ سیٹ پر بٹھائے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا
!___ بتایا تو تھا کہ ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں
عام سے لہجے میں جواب دیتے اسنے گاڑی سٹارٹ کی --
"___ مگر مجھے بابا سے ملنا لیے
اسے دیکھتی وہ نم لہجے میں بولی،-
شاہ ویر خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا -
"یار مذاق تھا تمہارے ڈیڈ سے ملنے جا رہے ہیں ---
لبوں پر گہری مسکراہٹ سجائے وہ جب بولا تو لگے ہی لمحے
_ اسکی توقع کے مطابق نورے کا چہرہ چمک اٹھا

وہ انگلیاں چٹختی خوبصورت نگاہوں میں ہزاروں دیپ لیے
گاڑی کے بیرونی مناظر میں گم ہو گئی۔۔
جبکہ اسکی خوشی اور معصومیت پر اسکے ساتھ بیٹھا وہ شخص
زیر لب ہنستا رفتار بڑھا گیا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

کیا کر رہی ہو تم "_____ وہ ایک دم چونکا، شرم سے
رخ موڑتے اونچی آواز میں اسے پکارا۔۔۔۔
اپنے روم میں کسی دوسرے کی موجودگی تو وہ سرے سے
فرا موش کر چکا تھا۔

اور اب بھی ایسا ہی تھا۔۔

وہ یہ زپ مجھے چبھ رہی ہے اور کھل بھی نہیں رہی بس وہی
"اکوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔"

اسکی رندھی آواز پر ولی چونکا۔

ولیمے کا فنکشن بخوبی طے پایا گیا تھا۔۔

نیک دعاؤں ، اور حسد کے بیچ بیچ انکی جوڑی کو خاصا سراہا گیا
تھا۔ اب جب وہ سفینہ کے ایک گھنٹے کے سبق کے بعد
کمرے میں آیا ہی تھا مرر کے سامنے کھڑی وہ لڑکی دوپٹے
سے عاجز زپ کھولنے میں مگن تھی۔

ولی کی نگاہیں جیسے ہی اسکے سر اُپے پر پڑی بے ساختہ ہی وہ
رخ موڑ گیا۔۔

"جلدی کرو یا ر میں کیسا ایسے ہی کھڑا رہوں گا۔۔۔؟
اسنے عجلت میں گھڑی پر وقت دیکھا، جو رات کے بارہ بجا رہی
تھی۔۔۔

مگر میں کب سے کھول رہی ہوں آپ پلیز ہیلپ کر دو
۔۔۔۔!،

وہ اب باقاعدہ رونے والی تھی۔۔۔ اسکی بات پر ایک پل کو
وہ چونکا اور پھر سر کو ہاں میں ہلائے آگے بڑھا۔۔۔
"یہ اٹک چکی ہے نہیں کھلے گی۔۔

نگاہیں گھمائے وہ بنا دیکھے ہی اسے کھولنے کی کوشش کر رہا
تھا مگر بار بار اوپر نیچے کرنے سے وہ سمجھ گیا کام خراب
ہے۔۔۔۔

تو اب کیا ہو گا۔۔۔۔؟ "اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔
کمرے میں ہوئی بھاری بھر کم سجاوٹ اور گلاب کے پھولوں
کی تیز خوشبو کی وجہ سے اسے اب سر درد ہونے لگا تھا۔۔۔
"ارکو میں کوشش کرتا ہوں۔۔

ولی نے زور سے زپ کو کھینچا جو ایک دم سے ٹوٹے اسکے ہاتھ
میں آگئی،، بے ساختہ ہی اسکی نگاہیں مناہل کی شفاف گردن

میں ہوئے اس زخم پر ٹہری ۔۔۔ جو یقیناً اس زپ کی وجہ سے ہوا تھا ۔۔۔

ایک فسوں سا تھا جس نے ولی یصال اختر کو باندھا اسکے ہاتھ مناہل یوسف زئی کی گردن میں ہوئے اس زخم پر اٹکے ۔۔۔
مناہل اسکے ہاتھ کے لمس پر کرنٹ کھاتے مڑنے لگی ۔۔۔
جب یصال اختر کے بھاری ہاتھ نے اسکی نازک کمر کو دبوچا ۔۔۔

وہ جھٹکے سے اسکے سینے سے آن لگی ۔۔۔ بری طرح سے مچلتے
اسنے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی ۔۔۔

جب کہ اسکی ہر کوشش کو بھلائے وہ بے ساختہ جھکا اپنے
دہکتے ہونٹ اسکی شفاف گردن پر ثبت کرتا مناہل یوسف زئی
کو بے جان کر گیا۔۔۔۔

"وو ولی چیچ چھوڑو پلیزز۔۔۔۔۔"

، وہ اب باقاعدہ اسکے ہاتھوں پر ناخن مارنے لگی تھی
جس کے سبب وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا ایک جھٹکے سے
اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

"!۔۔۔۔۔ ایم سوری

اسکی بکھرے سراپے سے نگاہیں چرائے وہ شرمندگی سے
بولتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

مناہل تیز تیز سانس لیتے اس حادثے کو خواب تصور کرتی
بھاگتے کمرے کو اندر سے لاک کر گئی۔۔
کندھوں سے ڈھلکتے ڈریس کو تھامے وہ آنکھیں صاف کرتے
چینج کرنے چلی گئی۔

اب ساری رات اسے جاگتے گزرنی تھی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

شامیر آپ نے کہا تھا کہ شاہ ویر آ رہا ہے۔۔۔۔ ابھی تک

!_____ نہیں پہنچا دو ہونے والے ہیں دن کے

وہ اس وقت لان میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔۔

جب پیچھے سے آتی ایزل نے اسے پھر سے آڑھے ہاتھوں
لیا۔۔

شامیر اب واقعی میں حیرت سے چونکا۔۔

اسے تو یہی لگا تھا کہ شاہ ویر بیگ اپنے باپ کا سچ سامنے
لانے کیلئے نورے کو یصال اور باقی سب کے سامنے پیش
کرنے والا تھا۔۔

مگر یہاں تو بات ہی الٹی پڑی تھی۔

"ہاں آنے والا تو تھا ٹھہرو میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔"

شامیر نے خود کو کمپوز کرتے فون نکالا۔۔

"ہیلو کہاں ہو شاہ ویر،؟"

،، کال فوراً سے اٹھائی گئی تھی
،، جس کی شامیر کو امید نہیں تھی
ڈیڈ آپ کو ہی کام کرنے والا تھا اچھا ہوا آپ نے کال کر
!دی۔۔۔

کیوں خیریت۔۔۔؟ "وہ چونکتے حیرت سے پوچھنے لگا۔۔
دراصل مام سے کیسے گا کہ میرا ویٹ مت کریں ،، میں اپنی
وائف کے ساتھ ہنی مون انجوائے کرنے جا رہا ہوں
!۔۔۔"

اسنے ایک نگاہ نورے پر ڈالی۔۔ جس کے چہرے کے
تاثرات حیرت میں بدلے۔۔۔

مگر تم نے تو کہا تھا کہ تم کل خود سے آو گے سب سے ملنے

"

ایزل کی موجودگی کے سبب وہ نورے کا ذکر ناں کر سکا۔۔۔

"!ہاہاہاہا ڈیڈ۔۔۔۔"

وہ قہقہہ لگاتے ہنسا تو شامیر کا چہرہ لمحوں میں سرخ پڑا۔۔۔

یعنی ایک بار پھر وہ اسے چکما دے گیا تھا۔

میں پاگل ہوں جو اپنی جانم کو سب سے ملواتا رہوں۔۔۔ میں۔

نے کہا تھا ناں کہ نورے کا حال صرف شاہ ویر بیگ ہے اور

،،، کوئی نہیں

نورے کے آس پاس کوئی دوسرا وجود میں قطعی برادشت
نہیں کر سکتا۔۔۔

"اسکے لئے شاہ ویر بیگ ہی کافی ہے۔۔۔۔۔"

وہ جنون خیزی سے کہتا اپنی نیلی پراسرار نگاہوں سے اسے
دیکھنے لگا،،، جو ہونٹ دانتوں تلے کچلتے اپنے آنسوؤں روکے
ہوئے تھی۔۔

"!_____ شاہ ویر

شامیر غصے سے گرجا۔۔۔۔۔ موبائل پر گرفت سخت ہوئی۔۔
اسکے ری ایکشن پر ایزل گھبرائی سی اسے دیکھنے لگی۔۔
"بعد میں بات ہوگی۔۔۔"

اسنے سپاٹ لہجے میں کہا اور کال کٹ کرتے موبائل سے سم
"نکالتے سٹریکٹ کیے شیشے سے باہر پھینکیں۔۔۔۔۔؛
تتت تم نے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔ تم گندے ہو سب کی طرح
۔۔۔۔۔؛"

جنگل کے بچوں بچ وہ ایک خوبصورت سا آئی لینڈ تھا جہاں
اس خوبصورت سے عالیشان گھر کی طرف جاتی سڑک پر چلتی
گاڑی کو اسنے ریوٹ سسٹم سے آن کیا اور خود نورے کی
جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"_____ سویٹ ہارٹ لسن ٹومی

شاہ ویر نے اسکے پھل پھل کرتے موٹے موٹے آنسوؤں کو
انگلیوں کے پوروں پر چنتے اسکے گال کو سہلایا۔۔

نو نو نو۔۔۔۔۔ تم بھی گندے ہو، جھوٹے ہو تم نے جھوٹ
"ابولا۔۔۔"

وہ پاگلوں کی طرح سر کو مسلسل نفی میں ہلاتی ایک ہی بات
بول رہی تھی۔۔

شاہ ویر نے سرد سانس فضا کے سپرد کری۔۔۔
جب گاڑی ریسٹ ہاؤس کے سامنے ایک جھٹکے سے رکی۔
نورے نے غصے سے دروازے کو کھولا۔ اور پھر بنا رکے وہ
پیچھے کیطرف بھاگنے لگی۔۔

اسکے اتنے شدید رد عمل کی شاہ ویر بیگ کو ہرگز توقع نہیں
تھی --

گاڑی سے نکلتا وہ پاگلوں کی طرح اسکے پیچھے بھاگا۔

Z a i n a b R a j p o o t

من "_____ اسے پکارتا وہ اب حیرت سے اسکا چہرہ

تھپکنے لگا --

جو صوفے پر ٹانگیں فولڈ کیے بیٹھنے کے سے انداز میں سوئی
،، ہوئی تھی

،، من ----- "اولی نے اس بار زور سے اسے پکارا

تو مناہل کی آنکھ پھک سے کھلی ،، اپنے اوپر جھکے ولی کو دیکھ
وک لگے ہی پل چیخنے لگی ، جب یصال نے اپنا بھاری ہاتھ
اسکے منہ پر رکھے اسے خاموش کروایا ---
ری لیکس رہو --- ابھی آیا ہوں ----!،
اسنے سرگوشی نما آواز میں اسے تسلی دی -- جس کی آنکھیں
،، ابھی تک پھیلی تھی
چشمہ ایک جانب پڑا تھا جیھی اسے ولی کا دھندلا سا عکس نظر آ
رہا تھا -
دیکھو مام ہیں دروازے پر --- میں درواز کھولتا ہوں تم
"جلدی سے چنچ کرو ---"

اپنے کپڑوں میں ملبوس اس نازک سے لڑکی سے نگاہ چراتے
ہوئے اسنے حکم دیا تو مناہل حجل سی سرہاں میں ہلا گئی۔۔
ڈریسنگ روم میں موجود ہیں کپڑے، اگر کسی چیز کی ضرورت
"ہوئی تو بول دینا۔۔۔۔"

اسکی نگاہوں کا مفہوم پڑھتے اسنے تفصیل سے آگاہ کیا اور خود
دروازے کی جانب بڑھا،۔

بیٹا مناہل اٹھی _____؛ "سفینہ کی نگاہیں مناہل کی منتظر
تھیں،

"اجی امی وہ فریش ہو رہی ہے۔۔۔"

اسنے کمر پر ایک ہاتھ لپیٹے ادب سے کہا، وہ سمجھ گیا تھا
اسکی ماں مناہل میں اپنی نورے کو ڈھونڈ رہی تھی ۔
مگر یہ بھی اسکے لئے کافی تھا کم از کم وہ پہلے سے بہتر ہو رہی
تھیں ۔

اگر اسے علم ہوتا کہ اسکی ماں اس طرح سے اس روگ سے
نکل سکتی ہے تو وہ کب کا شادی کر چکا ہوتا ۔۔۔

،، بیٹا بریک فاسٹ ریڈی ہے تم دونوں جلدی سے آ جاؤ
"!تمہارے پاپا بھی ویٹ کر رہے ہیں ۔۔۔۔

ولی کے گال کو چھوتے وہ مسکراتے ہوئے بولی اور پھر اسی
،، خوبصورت مسکراہٹ سے وہاں سے مڑی

ولی یصال اختر کسی ساکت بت کی مانند اپنے چہرے پر اپنی
ماں کے لمس کو کئی لمحے تک چھوتے محسوس کرتا رہا۔۔۔
۔"کیا ہوا؟

اسے دروازے کے بیچ یوں کھڑا دیکھ مناہل ٹاول سے بال
خشک کرتے جیسے ہی روم میں آئی وہ چونکی۔۔۔
حیرت سے استفسار کرنے لگی۔۔

کچھ نہیں،،، جلدی سے ریڈی ہو ماما پاپا ویٹ کر رہے ہیں
"باہر۔۔۔۔۔؛

، اسکا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔ یعنی وہ کچھ چھپا رہا تھا

ن

مناہل کچھ اور کہتی اس سے پہلے ہی وہ یونیفارم کبرڈ سے نکالے ڈریسنگ میں گھس گیا۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

نورے رک جاؤ،،،" وہ اسکے پیچھے بھاگتا اسے پکار رہا
،، تھا جو جنگل میں تیزی سے آگے کو بھاگ رہی تھی
اچانک وہ مڑی،، تو ایک خاردار جھاڑی سے ٹکراتے اسکا بازو
کانٹوں سے جا لگا۔

نورے نے عجلت میں بازو کھینچا،، جس کی وجہ سے بازو پر
خراشوں کے ساتھ ساتھ خون رسنے لگا۔۔

،، وہ درد سے کراہی

"اپنی کلائی سے موڑے بازو کو سامنے کیا۔۔۔"

"نورے۔۔۔"

،، اسکی چیخ پر شاہ ویر بیگ غضب ناک لہجے میں دھاڑا

لمحوں میں بھاگتا اسکے قریب پہنچا۔۔۔

جو بری طرح سے مچلتی اپنی کمر کے گرد لپٹے اسکے ہاتھ پر مکے

، برسارہی تھی

چھوڑو مجھے ، جھوٹے ، دھوکے باز ، کمینے ، گھٹیا انسان

"-----"

وہ اسے کندھے پر لادھے اب سپاٹ بالکل سرد پتھرے سے
مڑا ریسٹ ہاؤس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔
جبکہ وہ مسلسل ٹانگیں ہلاتی اسکی کمر پر مکے جھڑ رہی تھی۔۔
،، جس کا اسے کوئی اثر نہیں ہوا تھا
نہیں نہیں جانا مجھے ،، تم گندے ہو،، جھوٹ بولا نورے
"_____ سے

وہ مسلسل روتے ہوئے یہی بڑبڑا رہی تھی ،، اسے اندازہ ناں
ہو سکا جب اسنے اپنے ہی منہ سے خود کو نورے کہا تھا۔۔
جبکہ شاہ ویر بیگ کے لئے یہ احساس شاندار تھا۔

ریسٹ ہاؤس میں اینٹر ہوتے ہی اسنے اسے صوفے پر
بٹھائے ہاتھ سامنے کرتے محبت سے پوچھا ایسے جیسے وہ کسی
"بچی کو ڈیل کر رہا ہو۔۔۔۔۔"

نہیں دکھانا میں نے۔۔۔۔۔ دور ہو جاؤ مجھ سے۔۔۔۔۔ تم

!"_____چپٹر ہو۔۔۔۔۔ ہر بار جھوٹ بولتے ہو

وہ ہاتھ کھینچتی اب غصے سے چلا رہی تھی۔۔۔ اسکی باریک

،، آواز پھٹ رہی تھی

گلابی سوٹ میں دمکتا وہ چاند سا چہرہ گلاب کی مانند سرخ پڑا
تھا۔۔

جبکہ دوپٹہ تو شاید اس ہاتھ پائی میں کہیں گر گیا تھا۔

شاہو ویر بیگ کی نیلی نگاہیں نورے کی صفائی دار شفاف گردن
میں ابھرتی گھٹلی پر ٹہری جو ہر سانس کے ساتھ معدوم ہو
جاتی ----

اسنے نگاہیں چرائے اسکے دائیں ہاتھ کے بازو کے ادھرے
حصے کو دیکھا جہاں سے خون رس رہا تھا --

_____سس

اسنے جھپٹتے اسکا ہاتھ دبوچا --

،، تو نورے کی سسکی سی نکلی

،، آنکھوں میں نئے سرے سے آنسو تیرنے لگے

اتنے سال تو اسکے ملنے کی امید میں گزار چکا تھا مگر
اب_____ اب اسکے دور جانے کی سوچ ہی جیسے اسکے وجود
،، سے جان نکال رہی تھی

نورے کا سانس اچانک سے بھاری پڑنے لگا۔۔۔

،، بازو سے سمٹے خون کی بوندیں اب تیزی پکڑ رہی تھی

اسکی مدہم سانسوں کی مہک شاہ ویر بخوبی محسوس کر پا رہا تھا

جبھی اسکے بکھرے بالوں میں بوسہ دیے اسے بانہوں میں ،،

،، سمیٹے وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا

"! نورے اوپن یور آئز۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ مسلسل گھبراہٹ سے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو سفید پڑتا جا
،، رہا تھا

اوہ شٹ "_____ وہ سمجھ گیا ، وہ کوئی زہریلی جھاڑی
تھی ، جس کا زہر اب آہستگی سے اثر دکھا رہا تھا۔۔ کیونکہ
"نورے کا وجود کافی کمزور تھا شاید اسی وجہ سے ----
وہ اسے اٹھائے روم کا ڈور پاؤں سے کھولتا اندر گیا۔۔

شاوہر آن کرتے ہی اسنے اسے کمر سے تھامے اپنے سینے سے
لگایا ----

اسکا چہرہ اونچا کیے وہ پانی اسکے چہرے پر گرا رہا تھا۔۔۔ نورے
کا چہرہ سفید پڑا تھا۔۔۔ ہونٹوں پر نیلاہٹ واضح تھی۔۔۔
شاہ ویر نے تیزی سے بازو کو تھامے پانی بہایا۔۔۔ مگر وہ
،، ابھی تک غنودگی میں تھی
اسکا ہوش میں لوٹنا ضروری تھا۔۔۔
پانی کی بوندیں اس دراز قامت شخص سے ہوتی اسکی بانہوں
میں سمٹی نورے پر گر رہی تھی۔
وہ سن رہی تھی مگر اسکی باڈی جیسے ریسپانس نہیں کر پا رہی
تھی۔۔۔

جیہی اسکا چہرہ اونچا کیا۔۔۔ شاہ ویر بیگ اسکے ہونٹوں پر
جھک گیا۔۔۔

اسکا شدت بھرا لمس،، لمحوں میں نورے کے اعصاب کو
جھنجھوڑ گیا۔۔

وہ ایک دم سے آنکھیں کھولتے اسے دور کرنے لگی۔۔۔
وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اب پھر سے اسکی گردن پر ابھرتی اس
گھٹلی کو دیکھتا شدت سے جھکا اپنے لبوں کی مہر اسکی گردن پر
لگائے وہ نورے کو بے جان کر گیا۔۔

”شش شاہ ویر۔۔۔“

وہ گھبرائی،، اپنی بند ہوتی نگاہوں سے اس ڈھیٹ انسان کو
گھورا، جو فرصت سے اسکی گردن پر اپنے لبوں کی مہر لگانے
میں مشغول تھا۔۔۔

جیجی اسنے غصے اور بے بسی میں اسکے بالوں کو مسٹھیوں میں
،،، دبوچا

"! واٹ ہیپنڈ۔۔۔۔۔"

ناک چڑھائے وہ ڈسٹرب ہونے پر غصے سے بولا۔۔۔

"!_____مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے

نورے نے سستے چہرے سے کہا۔۔۔ تو شاہ ویر نے سر کو

ہاں میں ہلایا۔۔۔

ایک جانب لگے ہاتھ روب کو پکڑتے اسنے تیزی سے نورے
،، کو پہنایا اور پھر اسے اٹھائے روم میں پہنچا
اسے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے بٹھائے وہ وردروب کی
،، جانب بڑھا

"! چنج کرو میں آتا ہوں -----

ڈارک بلیو کلر کی ہڈ اور ٹراؤزر اسکے سامنے کرتے وہ روم سے
نکلا۔۔۔۔

، نورے نقاہت سے دروازے کو دیکھتے اٹھی

بشمکل سے دروازے تک جاتے اسنے لاک لگایا اور اب
اطمینان سے وہیں روم میں چنچ کرتے وہ ہیئر ڈرائر سے بال
،، خشک کرتے بیڈ پر آئی
اسکے بازو میں پڑی خراشوں کی وجہ سے اسے سر میں درد ہو
رہا تھا ۔۔

عجیب سی کیفیت کے زیر اثر وہ پھر سے کراؤن سے ٹیک
،، لگائے بیٹھی

،، جب دروازہ کھولتے وہ فریش سا اندر آیا
نورے کے ہم رنگ بلیو ہڈ اور بلیو ہی ٹراؤزر میں وہ عجلت میں
ہاتھ میں تھامی ٹرے کو لئے اندر آیا ۔۔

نورے کی نگاہیں ایک دم سے اسکے حسین شفاف چہرے سے
،، ہوتی ماتھے سے چپکے گولڈن بھینگے بالوں میں اٹکی
،، وہ اس روپ میں اسے پہلے سے زیادہ حسین لگا تھا
،، اسکا دل بے اختیار دھڑکا وہ نگاہیں چرا گئی
"،،،، اسے فنش کرو جلدی سے ورنہ ٹھنڈ لگ جائے گی
اسنے حکمیہ لہجے میں کہتے باؤل اسکے سامنے کیے چچ میں
،، سوپ بھرا
،،،، نورے کے منہ کے زاویے بگڑے
"اپینا تو پڑے گا۔۔۔۔۔"

اسنے کندھے اچکالے کہا تو نورے نے مجبوری کے تحت چمچ
،، منہ سے لگائی ،، مگر سوپ کا ٹیسٹ اچھا تھا

شاہ ویر اختیاط سے اسے پلا رہا تھا اور نورے اب مزے سے
،پی رہی تھی

ہر چمچ پر اسکے چہرے پر ایک الگ رنگ نمایاں ہوتا تھا اور ہر
،، بار وہ پہلے سے زیادہ پرجوش سی چمچ منہ میں لیتی
اسکی یہ کیوٹ سی حرکتیں شاہ ویر بیگ کے دل کو سکون
،، پہنچا رہی تھی

لبوں پر ایک آسودگئی بھری شفاف مسکان تھی اور گالوں میں
،، ابھرتے وہ قاتل گڑھے گہرے ہو رہے تھے

!"_____گڈ گرل

اسنے سوپ فنش کیا۔۔۔ تو اسے شاباش دیتے شاہ ویر نے
جیب سے رومال نکالے اسکے ہونٹ اور تھوڑی صاف کی
-----"

نورے کی سبز نگاہوں میں حیرت ابھری ،،، وہ حیرانگی سے
اس شخص کو دیکھتی رہ گئی جو پھر سے رومال جیب میں رکھ رہا
تھا۔۔

،، اسکا دل تیزی سے دھڑکا

،، وہ نگاہیں چرانے لگی

!"_____ہاتھ دو

بلیو سوٹ میں ملبوس اس حسین لڑکی پر ایک بھرپور نگاہ ڈالے
اسنے بازو سامنے کیا۔۔۔۔

اسٹمنٹ جیسے ہی اسکے زخم پر لگایا۔۔

اسکے بازو جو دبوچے نورے نے تیزی سے اپنے دانت اسکے
بازو پر گاڑھے۔۔۔

شاہ ویر کو حیرت ہوئی۔۔

وہ درد پر ضبط کرتا نرمی سے اسکے زخم پر اسٹمنٹ لگاتا پیچھے ہٹا
"!!،،، جنگلی بلی،

اپنے بازو پر بنے دانتوں کے گول نشان سے رستے خون کو
دیکھتا وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔ اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے چھوتا وہ
تاسف سے سر ہلاتے مڑا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

”!_____،، نورے گیٹ اپ ،،،، آٹھ بج رہے ہیں

گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھے وہ محبت سے اسکے سلکی

، بالوں کو سہلاتا اسے اٹھا رہا تھا

جب نورے نے منہ بگاڑا ،، اور پھر سر اٹھائے پاس بیٹھے

،، شاہ ویر کی گود میں رکھتے چہرہ چھپا گئی

انہیں یہاں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس ایک ہفتے میں

نورے وہ ڈری سہمی نورے نہیں رہی تھی

شاہ ویر کی نرمی اسکے لاڈپیار نے اس نازک سی لڑکی کو اپنی
جانب راغب کر لیا تھا، جسے وہ بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا آ رہا
تھا،

،، اسکے ناز نخرے اٹھانا جیسے فرض ہو چکا تھا شاہ ویر بیگ پر
جانم ہم لیٹ ہو رہے ہیں ،، تو آج کا سرپرائز کیمنسل کر دوں
؟،،

اسکے بالوں کو سہلاتے اسنے ماتھے پر بوسہ دیے اسے
.....ڈرایا

،، نورے کی آنکھ پھک سے کھلی،، وہ جھٹکے سے اٹھی
"_____،،،، میں اٹھ گئی ہوں ،،،، مجھے سرپرائز چاہیے

نیند سے بھری سرخ ڈوروں سے لبریز سبز نگاہوں سے اس
،، حسین مرد کو دیکھ اسنے معصومیت سے کہا
،، تو شاہ ویر نے بمشکل سے مسکراہٹ ضبط کی
گڈ گرل سرپرائز بھی ملے گا مگر تب جب تم اپنا کام فنش کرو
گی،،

وہ اب اٹھتا اسکے پیچھے پشت پر بیٹھا اور نرمی سے اسکے گھنے
سنہری آبشار کو ہاتھوں میں بھرتے وہ پونی کی شکل میں لپیٹے
،، اب اچھے سے باندھ رہا تھا

!_____تھوڑی دیر اور سو لوں پلیز

منہ پر ہاتھ رکھے اونگ روکتی وہ ملتجی حسین نگاہوں سے گردن
موڑے اسے دیکھنے لگی۔

نو وے "..... خود اٹھوگی یا اٹھا کے لے جاؤں
!"

آنکھیں ترچھی کیے اسے نیلی آنکھوں سے گھورتا وہ ذرا سختی سے
بولا ---

،، تو منہ بسورتے وہ چھوٹی سی ناک چڑھائے اٹھی
وہ اس وقت ڈارک ریڈ کلر کے اپر ڈریس میں نکھری نکھری
سی پہلے سے کافی حسین لگ رہی تھی۔

ایک خوف ڈر، جو اسکے دل پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا اب کہیں
،، دور جا سویا تھا

وہ اٹھی اور شاہ ویر کے آنے سے پہلے ہی ایک نگاہ ڈانٹنگ
ٹیبیل پر بنے تازہ سبزیوں کے جوس سے بھرے گلاس اور
،باقی کے سامان پر ڈالی
اسکا دل متلانے لگا۔

ایک چور نگاہ سیرٹھیوں کی طرف ڈالی،، شاہ ویر کو ناں پاتے وہ
،، بھاگتے فریج کی جانب بڑھی

اور بہت سے سیب اور مالٹے نکال اپنی اپر کے اندر پہنی
،شرٹ میں گھسائے

وہ دوپٹہ اچھے سے پھیلائے خود پر اوڑھتے بھاگنے کے سے
،، انداز میں وزن چیک کرنے والی مشین پر جا کھڑی ہوئی
،، شاہ ویر کف لنکس فولڈ کیے نیچے اترا
پر کھڑا دیکھ weighing machine تو محترمہ کو
اسنے ایبرو اچکایا۔۔۔

”_____ شاہ ویر دیکھو میرا وزن بڑھ گیا

چمکتی سبز آنکھوں میں خوبصورت دیپ لئے وہ سامنے سے اپنی
جانب بڑھتے اس خوبو شخص کی حسین نگاہوں کو دیکھتے چمکتے
،، ہوئے بولی

شاہ ویر اسکی معصومیت پر لب دبا لے گہرا مسکرایا، آخری
سیڑھی پر ہاتھ رکھے وہ نثار جاتی نگاہوں سے نورے شاہ ویر
بیگ کو دیکھتا دل ہی دل میں اسکے صدقے واری گیا۔۔
نورے کی نگاہیں اسکے گالوں میں ابھرتے ان حسین گڑھوں
،، پر ٹہری۔۔ دل میں عجیب سی گدگدی ہوئی تھی
اسکا شفاف چہرہ لمحوں میں متخیر ہوا قوس قزح کی طرح رنگ
بدلنے لگا۔

شاہ ویر بیگ کے بھاری قدموں پر نگاہیں جمائے وہ سر
باقاعدہ جھکائے اپنی گھنی خمدار پلکوں کی جھالر کو آرزوؤں پر
جھکائے ہوئے تھی۔۔

شاہ ویر نے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اسکی تھوڑی کے نیچے جمائے نرمی سے چہری اوپر کیا۔

تو نورے پلکیں جھپکتے ایک نگاہ ان قاتل نگاہوں پر ڈالے نظریں چڑا گئی۔۔

شاہ ویر بیگ نے اگلے ہی لمحے اسکی کمر سے تھامے اسے اپنی جانب کھینچا، جس کے باعث وہ دس بیلنس ہوئے اسکے سینے پر ہاتھ دھرے سہارے سے رکی

جانم چالاک بنو یہ میں چاہتا ہوں۔۔۔۔ مگر مجھے چالاک دکھاؤ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔!، _____،

اسکے حسین مکھڑے کو نظروں کے حصار میں رکھے اسنے
چہرے پر آتی اس حسین سنہری بالوں کی لٹ کو کان کے
پیچھے اڑسا۔۔۔

اور پھر بے قرار لب اسکے چہرے پر موجود اس سیاہ تل پر
رکھے۔

!"_____شش شاہ

اسکا سانس سینے میں اٹکا جب مقابل کھڑا وہ حسین مغرور
شخص اسکی کمر سے ہاتھ سرکاتے پیٹ کی جانب جانب
بڑھا۔۔

نورے کی آنکھیں باہر کو ابلی۔۔ جب کہ مقابل کھڑے شاہ ویر
بیگ کی نگاہوں میں معنی خیز سی چمک گہری ہوئی۔۔

اسنے جھٹکے سے شرٹ کو کھینچا تو نورے کے پیٹ پر بندھے

،، وہ سیب دھڑم سے نیچے جا گرے

میری جان مجھ سے جیتنے کی کوشش کبھی مت کرنا ،، کیونکہ

تمہاری سوچ جہاں ختم ہوتی ہے میری سوچ وہاں سے شروع

_____ ہوتی ہے

گھمبیر لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کرتے شاہ ویر نے

نرمی سے اسکا گال سہلایا ،، اور پھر اسکی حالت کے پیش نظر

وہ پیچھے ہوا۔۔

سانس لو"____ نرمی سے اسکی چھوٹی سی ناک کو چھوتے
،، وہ حکمیہ کہتا کچن کی جانب بڑھا
جبکہ نورے سیدھے ہوئے حیرت سے اپنی ناک کو چھوتی یہ
سوچ رہی تھی کہ آخر شاہ ویر کو کیسے پتہ چلا کہ وہ سانس
روکے ہوئے تھی۔۔

Ⓩ ⓐ ⓘ Ⓝ ⓐ ⓑ Ⓡ ⓐ ⓙ Ⓟ Ⓞ Ⓞ Ⓣ

ولی کیا تم دونوں ناراض ہو ایک دوسرے
سے"____؟

،، کھانے کی ٹیبل پر چھائی خاموشی کو سفینہ کی آواز نے توڑا
،، ولی اور مناہل ایک دم سے چونکے

حیرت سے آنکھیں پھیلائے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

”! نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔

ولی نے اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی،، مناہل کو دیکھ کہا۔
وہ آج تین چار دنوں کے بعد گھر لوٹا تھا۔۔

اور ولیمے کے بعد یہ آج پہلی ملاقات تھی اس کی مناہل
”،، سے۔۔۔۔۔“! مگر مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے

، سفینہ اب سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ کہہ رہی تھی
مناہل ٹھٹکی ایک چور نگاہ ولی پر ڈالی،، جو خود کو کمپوز کر رہا تھا

”آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی ماما۔۔

اسنے سرسری سا ذکر کیا۔۔

یصال کسی میٹنگ کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی تھا۔۔

ورنہ ولی کو کافی سہارہ ہو جاتا۔۔۔

اگر ایسی بات نہیں تو تم گھر کیوں نہیں آرہے، نئی۔ نئی

”،،، شادی ہوئی ہے جاؤ کہیں باہر گھومو پھرو

تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے ناراض ہو ایک دوسرے

!”_____سے۔۔۔۔۔ کیا کچھ ہوا ہے کیا

سفینہ کی تفتیش ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی اور اب

ولی کا دل کھانے سے بھی اچاٹ ہو چکا تھا۔

”کہاں جا رہے ہو_____؟

،، ولی کو اٹھتا دیکھ سفینہ نے حیرت سے پوچھا

۔“،، بھوک نہیں ہے بس کھا لیا ہے جتنا کھانا تھا

وہ سنجیدگی سے کہتا کھانا چھوڑ روم کی جانب بڑھ گیا۔

اسے کیا ہوا_____؟ ”سفینہ نے چونکتے ہوئے مناہل سے

پوچھا،

جو چشمہ ٹھیک کرتے کندھے اچکا گئی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

!_____ آپ کچھ چھپا رہے ہیں مجھ سے شامیر

بالکنی میں کھڑا وہ کسی سے فون پر مصروف تھا، جب پیچھے سے آہٹ محسوس کرتے وہ فون کاٹ گیا۔
تم سے کس نے کہا کہ میں کچھ چھپا رہا ہوں تم
_____ سے

شامیر نے مسکراہٹ سجائے اسے تھامے قریب کرتے نرمی سے پوچھا،

میں جانتی ہوں آپ کو ---- "بتانا نہیں چاہتے تو وہ الگ
۔" ! بات ہے مگر کچھ ناں کچھ ہے جو آپ چھپا رہے ہیں ---
اسنے سنجیدگی سے کہا تو شامیر کئی لمحے اسے دیکھتا رہ گیا۔ -

اتنے سالوں کا ساتھ ہے کیا اتنا بھی نہیں جان سکتی آپ کو
!----

بلکل جانم تم نہیں جانو گی تو کون جانے گا مجھے
----- دراصل کافی کی طلب ہو رہی ہے ذرا ایک کپ بنا
”_____“

،، اسنے محبت پاش لہجے میں کہتے ایزل کا گال کھینچا
”،، جسنے اسے گھورا ،، سمجھ رہی ہوں سب چالاکیاں
،، اسے گھورتے ہوئے وہ کہتی وہ روم کی جانب بڑھی
،، تو شامیر نے گہری سانس بھرتے آسمان کو دیکھا

Ⓩ ⓐ ⓘ Ⓝ ⓐ ⓑ Ⓡ ⓐ ⓙ Ⓟ Ⓞ Ⓞ Ⓣ

تم نے کچھ کہا ہے امی سے "_____ وہ کمرے میں آئی
جب سامنے ہی وہ تیار بیٹھا تھا۔۔ مناہل نے حیرت سے ،،
اسے گھورا

،، سرخ و سفید چہرے پر غصے اور تھکن کے آثار واضح تھے
۔!"_____ نہیں میں نے کچھ نہیں کہا امی سے
وہ اسے جواب دیتے سائیڈ سے نکلی جب اسے بازو سے
دبوچے وہ قریب کرتا اسکے چہرے کو گھورنے لگا۔۔
!"_____ امی۔۔۔ بڑی محبت جاگ رہی ہے

جانے کس بات کا غصہ تھا مگر آج وہ آپے سے باہر لگ رہا
تھا مناہل کو۔۔۔۔

،، اسنے حیرت سے اس گھورا
"_____ ہاتھ چھوڑو درد ہو رہا ہے مجھے
وہ چلائی۔۔

کیوں ڈبل بیٹری ،،، اتنی نازک ہو تم جو ذرا سا لمس برداشت
"،، نہیں کر سکتی

وہ اسکی بڑی بڑی آنکھوں پر لگے ان بڑے سے چشموں کو
گھورتا طز کرنے لگا۔

،، جس پر مناہل کی آنکھیں مزید پھیلی

”!دیکھو تم یہ سب اچھا نہیں کر رہے۔۔۔۔۔

اسکی آواز میں غصہ عود آیا، جب وہ ہنسا اور ایک ہاتھ سے

، اسکا چشمہ اتار نیچے پھینکا

ولی میرا چشمہ ،، ”_____ مناہل کی آواز اونچی ہوئی، وہ اسے

، پیچھے دھکے دینے لگی

جب ولی ذرا سا لرکھڑایا۔۔

اسکا پاؤں ڈس بیلنس ہوتے مناہل کے چشمے پر آیا۔۔۔

ولی نے شاک سے اپنے پاؤں کے نیچے ٹوٹے اس چشمے اور

پھر مناہل کو دیکھا۔۔

جس کی آنکھیں بھی اسی چشمے پر تھیں۔

”____دور ہو،،، تم ایک نمبر کے بدتمیز انسان ہو
اسے غصے سے پیچھے کو دھک دے وہ روتے ہوئے جھکی اپنے
ٹوٹے چشمے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ بھاگتی ڈریسنگ روم میں
،، بند ہوئی

ولی بیڈ پر گرا، کئی لمحے اس واقعے کو سوچتا رہا۔۔ آخر وہ کیوں
غصہ کر رہا تھا۔۔۔ کیا ہوا تھا اسے۔۔۔ وہ کیونکر مناہل کو
ہرٹ کرنے لگا،، وہ تو اپنا غصہ اپنے اندر رکھنے کا عادی
تھا۔۔۔

”شٹ____؟

،، بالوں کو مٹھیوں میں دبوچے وہ غصے سے بڑبڑایا

Z a i n a b R a j p o o t

نورے کا ہاتھ تھامے وہ ریسٹ ہاؤس سے باہر نکلا۔

سامنے کھڑی بوٹ کو دیکھ بے ساختہ ہی اسنے سرشاری وہ

،، حیرت سے شاہ ویر کے بازو کو مضبوطی سے دبوچا

شاہ ویر نے رخ موڑے دھک دھک کرتے دل سے اس

پری وش کو دیکھا۔

جس کا ذرا سا لمس اسکی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا تھا۔۔

!،،،، اسے چلائے گا کون شاہ ویر

آنکھیں چھوٹی کیے اسنے گردن اونچی کرتے اس خوبو مرد کو
دیکھا جو سفید کلر کی ٹی شرٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک
پیارا دکھ رہا تھا۔

”تم چلو بس میرے ساتھ۔۔۔۔“

اسکے ہاتھ کی نرم و نازک انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں الجھائے
اسنے دھیمے مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔۔

،، تو نورے کی حیرت مزید بڑھی

،، لبوں پر ایک حسین مسکراہٹ ابھری

”!_____ بس ایسے ہی مسکراتی رہا کرو

اسکے چہرے پر ایک ہاتھ رکھے وہ جھٹ سے جھکا اس
خوبصورت مسکراہٹ کو لبوں سے چنتا پیچھے ہٹا، اور منمور آنچ
دیے لہجے میں کہا۔۔

،، نورے سٹیٹائی، چہرہ پھر سے متغیر ہوا تھا
اسکے چہرے کے ہر رنگ کو ازبر کرتا وہ اسے تھامے بوٹ کی
،، جانب بڑھا

،، بوٹ آلوینک تھی

اس میں بیٹھتے ہی ،، شاہ ویر نے اسے سٹارٹ کر دیا۔۔

،، جو ایک دم سے آواز دیتی جھٹکے سے سٹارٹ ہوئی

،، یہ یہ خود کیسے چلی گی

نورے اسکے سینے میں چھپی ڈر کے سبب بولی ،،،۔ تو شاہ ویر
"کے لب مسکرائے۔۔۔؛

"ڈارلنگ تم بس دیکھتی جاؤ یہ کیسے چلتی ہے۔۔۔۔

اسکے سر پر بوسہ دے وہ محبت پاش لہجے میں کہتا اسکے
حسین بالوں کو پونی سے آزاد کر گیا۔۔

شش_____

"!.....کچھ نہیں ، میرے سوا کوئی دوسرا نہیں یہاں

اسنے محبت سے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے
خوف سے بھری ان حسین نگاہوں میں دیکھتے اعتماد کرایا۔۔

مم مگر "___ میرے ہوتے ہوئے کوئی گندی نگاہ بھی اٹھائے گا تمہاری طرف تو یہ شاہ ویر بیگ اسکی بوٹی بوٹی نوچ لے گا۔"

اسکے لہجہ اتنا سرد تھا کہ نورے کا نازک وجود اسکے حصار میں مکمل کپکپانے لگا۔

اشششش ری لیکس، دیکھو بوٹ سٹارٹ ہو چکی ہے۔

اسکی پیٹھ تھپکتے شاہ ویر نے اسے ری لیکس کیا۔
اور اسکا دھیان بھٹکایا، جس کا اثر بھی ہوا۔

نورے نے ذرا سی گردن موڑے اپنا ایک ہاتھ سے احتیاطاً
شاہ ویر کے گرد باندھا اور پھر رخ ترچھا کیے پیچھے کو دیکھا۔۔۔
جہاں پانی کو چیرتی گھنے جنگلوں کے بیچ سے ہوتی بوٹ نیلے
آبشار کی تہوں میں گم ہوتی گئی۔

وہیں اسے بانہوں کے حصار میں جکڑے شاہ ویر بیگ وہاں
موجود ایک بڑے سے بیڈ پر جاتے اسے یونہی سینے سے
لگائے اسکی جان لیوا خوشبو کو خود میں اتارتا رہا۔۔

جانتی ہو، نورے یہ میری زندگی کا سب سے بڑا خواب تھا کہ
میں کسی دن یونہی تمہارے ساتھ ایسے سفر کروں،، اور آج یہ
خواب پورا ہو گیا۔۔!

وہ جس طرح سے بہکے ہوئے سے لہجے میں بول رہا تھا۔۔

نورے کو اسکے خواب پر حیرت ہوئی، کیا کوئی شخص اس قدر پاگل ہو سکتا تھا وہ بھی ایک ایسی لڑکی کے لئے، جس کے پاس اسے دینے کیلئے کچھ نہیں تھا۔۔

نورے کے ذہن میں آئی اس ایک بات نے جیسے اسے اس خواب ناک ماحول سے نکال حقیقت کی دنیا میں پھٹکا تھا۔۔
و دنیا جسے شاہ ویر بیگ جانے کب سے بن رہا تھا۔۔

وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اٹھنے لگی۔ جب شاہ ویر نے اسے اتنی ہی تیزی سے کھینچا،، موہ جھٹکے سے اسکے سینے سے آن لگی۔۔

”،، شاہ ویر چھوڑو

سرخ نگاہوں سے اسے گھورتے وہ اسکا ہاتھ کمر سے کھولنے
لگی،،

تمہاری پہلی اور آخری پناہ گاہ یہی بانہیں ہیں، شرافت سے
۔ ”،، لیٹ جاؤ،، ورنہ بہت پچھتاؤ گی

اسکے کے لہجے میں شدت و جنون ادا تھا، نورے کی ریڑھ کی
، ہڈی میں سرسراہٹ سی دوڑی

کسی وقت وہ کتنا معصوم اچھا لگتا تھا اور اب وہ کتنا کھڑوس
”_____ لگ رہا تھا، آخر کیا تھا وہ شخص

۔ ”_____،، اپنی مام سے ملنا چاہتی ہو

اسکے اطراف سے دھلکتی ریشم گھنی زلفیں شاہ ویر کے اوپر
سایہ سا کئے ہوئے تھیں۔

وہ لمحوں میں نارمل ہوا اب تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔
نورے کی آنکھیں حیرت سے گہری ہوئی۔۔۔ ایسے جیسے دل کو
کچھ ہوا تھا اس لفظ سے ہی۔۔ کیا شاہ ویر جانتا تھا اسکی
"فیملی کو۔۔۔۔۔"

"! نہیں مجھے نہیں ملنا۔۔۔۔۔"

خشک لبوں پر زبان پھیرتے اسنے دل پر پتھر رکھے کہا
تھا۔۔۔ جبکہ چہرہ اسکے لفظوں کا ساتھ دینے سے انکاری تھا۔
"آہا۔۔۔۔۔ پاپا نے منع کیا ہے کیا۔۔۔۔۔؟"

وہ اب کے بالوں سے کھیلتا سرسری سے لہجے میں مگر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں انہوں نے منع نہیں کیا،، بلکہ انہوں نے کہا کہ وہ
_____ مجھے چھوڑ دیں گے ان کے پاس،، اگر میں چاہوں
! مگر میں نے انکار کر دیا۔۔۔۔

وہ خمرہ کی صفائی میں فوراً سے بولی۔۔۔ تو شاہ ویر کی نگاہوں
میں چمک ابھری۔۔

وہ بڑے شاطرانہ انداز میں اسے الجھا کر مدعے پر لے آیا تھا

۔۔۔

_____ "مگر کیوں نہیں ملنا چاہتی تم

بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے وہ حیرت سے پوچھتا نورے جو
واقعی میں انجان لگا تھا۔

”بس نہیں ملنا۔۔۔۔

وہ آنسوؤں پیتے اب خفگی سے بولی۔۔۔۔ اسے بات ہی نہیں
کرنی تھی اس ٹاپک پر۔۔۔۔۔ جبکہ شاہ ویر جانے کیوں
بات بڑھا رہا تھا۔

”!۔ پھر بھی کیوں۔۔۔۔۔ کیا ڈرتی ہو کیا کہیں گے سب۔۔

اسکا سوال کافی سخت تھا جسکا اندازہ نورے کے چہرے کی
رنگت سے ہو رہا تھا۔۔

مگر وہ کیا کرتی ، نازک لبوں کو دانتوں تلے بے حسی سے کچلتے
وہ رونا روک رہی تھی ---

نورے کیا ڈرتی ہو ،، سب باتیں کریں گے --- کیا کہیں گے

وہ اسے غصہ دلا رہا تھا۔۔۔ اور وہ ہو رہی تھی۔۔
".... بولو۔۔"

نہیں ملنا مجھے کسی سے بھی ،، کیوں ملوں میں _____؟
کیا جواب دوں گی ان کو کہاں تھی میں ،، اکیس سال پہلے کیا
"ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

کیا کہوں گی کہ میں مری نہیں تھی، بس میری عزت لوٹ
لی گئی تھی،،،، دیکھو میں زندہ ہوں ---- "اسکے بعد کیا ہو
"،،،، گا اس کے بعد

وہ جس تڑپ سے سینے لگائیں گے اسی نفرت سے مجھے دور
پھینک دیں گے، کہیں گے اس سے اچھا تھا میں مری ہی
"!،،، رہتی ان کے لئے

مجھے نہیں جانا کسی کے پاس _____ میں اکیلی ہی ٹھیک
ہوں،،،،،، تم بھی اب چھوڑ دو گے ---- ہہہ ہیں ناں
" _____ ہاہاہاہا

وہ پاگلوں کی طرح نڈھال سی روتے ہوئے ایک دم سے قہقہہ
،،، لگائے ہنسنے لگی

جانے کتنے برسوں کی اذیت درد، جانے کیا کیا ستم رقم تھا
"اس معصوم لڑکی کے چہرے پر۔۔۔"

".. شاہ ویر کو لگا جیسے کسی نے اسکا کلیجہ نکال کر چیر دیا ہو۔۔"
نیلی حسین آنکھوں میں ادٹی وحشت و جنون کو ضبط کیے اسنے
لمحے میں کھینچتے اس نازک سی لڑکی کو بانہوں میں سمیٹا۔۔۔۔
جس کا نازک وجود شدت سے رونے کے سبب ہچکولوں کی
ضد میں تھا۔

خاموش ہو جاؤ نورے شاہ ویر بیگ _____ تمہیں کسی کو
کوئی صفائی پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ،،،، میرے
ہوتے ہوئے کوئی تمہارے کردار پر انگلی اٹھائے گا تو اس کی
انگلیاں کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔۔۔۔ جان سے مار دوں گا ہر
اس شخص کو جو میری نورے کو تکلیف پہنچانے کا سوچے
!،،،،، گا

اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑے ،، وہ اسے سینے میں بھینچے
،، جنون خیز لہجے میں اسکے کان میں پھنکار رہا تھا

نورے کے کپکپاتے وجود میں سرسراہٹ سی دوڑی ،، جب اس شخص کے لبوں نے اسکے کان کی لو کو شدت سے چھوا

،،

مم میں تمہارے قابل نہیں ہوں،، ششاہ ویر،، تم چھوڑ دو
۔!_.....مجھے

اشششش.....مجھے تم سے یا کسی بھی اور سے یہ
،، جاننے کی ضرورت نہیں کہ تم میرے قابل ہو یا نہیں
نورے یصال اختر،، تم تو تب سے میرے سینے میں دھڑکتی
آ رہی ہو جب میں اس جنون ، سے ناواقف تھا۔۔

تم تب سے مجھ میں جب سے اس شاہ ویر بیگ نے لفظ
،، زندگی کا مفہوم جانا ہے

تم ہو تو میں ہوں -- مجھ میں تم ہو، ہر جگہ ، ہر گھڑی، ہر
!لمحہ-----

وہ اسکے چہرے کو نرمی سے تھامے، اپنی نرم نگاہوں کے
حصار میں لیے، شدت بھرے لہجے میں بولا تو نورے نے
بھگی و خشت بھری نگاہوں سے اس حسین مرد کو دیکھا۔۔
اسکے الفاظ کیسا مرہم بن رہے تھے اس نازک سی لڑکی کیلئے

۔۔۔

کیسے اسکے گرد بندھے خول کو وہ اپنے احساس ، اپنے لفظوں
سے اپنی محبت و شدت سے توڑتا جا رہا تھا ۔۔
کیا یہ حقیقت تھی، یا کھلی آنکھوں سے دیکھا ایک خواب ناک
،، سپنا

، جس کی تعبیر تو دور ایسا خواب دیکھنے سے بھی وہ ڈرتی تھی
اب میری آنکھوں میں کوئی آنسو ناں دکھے مجھے ،،، رو رو کے
"بے حال کر دی ۔۔؛

اسے محبت سے سرزنش کرتا ، وہ اپنے دہکتے ہونٹ ان
"! حسین آنکھوں پر رکھتا اسکے درد کا مداوا کر رہا تھا جیسے ۔۔۔۔

بے ساختہ ہی نورے کے نازک ہاتھ اسکی شرٹ کو دبوچ
،، گئے

اس سحر انگیز شخص کی جان لیوا خوشبو نورے شاہ ویر بیگ
کے حواسوں پر طاری ہو رہی تھی ۔

وہ جذب کر رہی تھی ہر دکھ کو ،، ہر بات کو بھول کر وہ خود کو
، اس وجہ شخص میں گم کر دینا چاہتی تھی

وہ بھول جانا چاہتی تھی کتنے اذیت ناک لمحات تھے وہ جب
وہ رات رات جاگ کر اپنی پامالی پر ماتم کناں رہی تھی ،، وہ
بھول جانا چاہتی تھی کب کب اس وحشت ناک حقیقت کے
زیر اثر اسنے خود کو نوچا تھا مارا تھا ۔۔

وہ خود کو گم کرنا چاہتی تھی ، وہ مکمل طور پر نورے شاہ ویر
،، بیگ بننا چاہتی تھی

”میرے خیال سے ہمیں اب واپس چلنا چاہیے ،،
وہ پیچھے ہٹا تو ان لمحات کے زیر اثر وہ حسین دوشیزہ آنکھیں
موندے اس احساس کو سمیٹ رہی تھی،،۔

شاہ ویر کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ ابھری، اس نے محبت
سے نورے کے بال سنوارتے کہا جوپٹ سے آنکھیں کھولے
،، اس حسین شخص کو دیکھ نگاہیں چرا گئی

Z a i n a b R a j p o o t

کیز کی مدد سے دروازہ کھولے وہ اندر داخل ہوا تو وہ نازک سی
، لڑکی فرش پر آڑھی ترچھی لیٹی ہوئی تھی
وہ کافی ان کمفرٹبل تھی،، شاید وہ ساری رات نہیں سو پائی
تھی --

،، ولی کو مزید شرمندگی نے گھیرا
وہ آگے بڑھا اور جھکتے اسے بانہوں میں سمیٹ وہ روم میں
آتے اسے بیڈ پر نرمی سے ڈالے اسکے چہرے پر مٹے آنسوؤں
،، کے نشانات دیکھ مزید شرمسار ہوا
"_____ایم سوری من

اسکی بند آنکھوں کو انگلی کے پوروں سے چھوتے اس شاہانہ
،، مرد نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا تھا
، دل کو جیسے وہ من موہنی صورت بھلی لگی تھی
وہ چاہ کر بھی نگاہیں مناہل یوسف زئی سے ہٹا نہیں پا رہا تھا
-

بے ساختہ ہی دل میں ادنیٰ خواہش کے زیر اثر وہ نرمی سے
جھکا اپنے نرم گرم عنابی لب مناہل کے رخسار پر رکھے
آنکھیں موند گیا۔۔۔

کچھ تو خاص ہے تم میں۔۔۔۔ جو تم ولی یصال اختر کو اتنا
"اپیل کر رہی ہو۔۔۔۔"

رخسار پر انگلی پھیرتا وہ گہرے لہجے میں بول رہا تھا۔ جبکہ آنکھوں میں اڈتے وہ جنون خیز رنگ نیند میں ڈوبی وہ معصوم، دیکھنے سے قاصر تھی

ایک گہری سانس بھرتے وہ سیدھا ہوا۔۔۔ اور پھر جیب سے ایک لفافہ نکال اسکے پاس رکھے وہ ایک آخری نگاہ اس لڑکی پر ڈال روم سے نکل گیا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

!"،،،، نورے خاموشی سے کھانا کھا لو ورنہ ڈانٹ پڑے گی
بیڈ کی دوسری جانب کھڑی ڈارک مارون کلر کی اپر شرٹ میں
کھلے حسین بالوں کو یونہی کندھوں پر ڈالے وہ بیڈ کی دوسری

جانب کھڑے اپنے جیسے ہی مارون میچنگ سوٹ میں ملبوس
اس حسین مرد کی وارننگ پر مسکرائی ----
مجھے یہ سڑا ہوا کھانا نہیں کھانا۔۔۔۔۔ بریانی کھانی ہے نورے کو
-----!،

، اسنے حکمیہ انداز اپنائے جیسے اسے آرڈر دیا تھا
شاہ ویر بیگ کے ساتھ گزرتے شب و روز ماہ وصال کا
دورانہ بنتے اسکے زخموں کو بھرتے ایک نئی نورے کو ابھار رہا
تھا۔۔

جانم بہت ضد ہو چکی شرافت سے ابھی یہ کھانا کھا لو، تمہاری
پہلے سے چار کسز پینڈنگ ہیں یہ ناں ہو کہ ادھار بڑھ جائے
۔!۔۔۔

نیلی آنکھوں میں اس لڑکی کے ہنستے روپ کو دیکھ جیسے نئے
سرے سے خمار ابھرا تھا۔۔۔

وہ بے باک لہجے میں گویا ہوتے قدم اسکی جانب بڑھانے
لگا۔۔۔

میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔۔۔۔ مجھے یہ ابلی سبزیاں نہیں
!کھانی بس۔۔۔۔۔

سبز حسین آنکھوں میں اعتماد لئے وہ جب بولی تو شاہ ویر کی
آنکھوں میں حرارت ابھری --

ایک بھرپور نگاہ اپنی نازک سی جان پر ڈالے اسنے نچلے لب کو
دانتوں تلے دبایا --

تو ٹھیک ہے ایک شرط ہے میری اس کے بعد بریانی میں
"!!،، خود بناؤں گا، تمہارے لئے

وہ اسکے قریب ہوتا گھرے لہجے میں بولا--
،، تو نورے نے پلکیں جھپکتے اسے دیکھنے لگی
اسکی کہی بات نورے کی سمجھ سے بالاتر تھی -

کیونکہ وہ جانتی تھی شاہ ویر بیگ اپنے فائدے سے ہٹ کر
"کوئی بات نہیں کرے گا۔۔"

"!_____شش شاہ

اشششش جان شاہ..... بس اپنے ان حسین لبوں سے ایک
عدد کس دے دو،، پھر جو کھانا کہو گی جتنا کہو گی وہ یہ شاہ ویر
."بیگ بنا کر کھلائے گا۔۔۔؛

وہ اسکے قریب جاتے ناک سے ناک مس کیے گھرے مدہوش
سے لہجے میں بولا۔۔

"...تو نورے جھجھک کر پیچھے ہوئی،،، کیا ہوا ڈر گئی

اسکے حسین چہرے پر اپنی نرم گرم سانسیں پھونکتا وہ گھمبیر
لہجے میں بول ہنسا تو نورے کو لگا کہ وہ اسکا مذاق اڑا رہا ہو۔۔۔
میں نہیں ڈرتی"_____اسکے ہلتے لبوں کی ذرا سی لرزش کو
، سنتا وہ گہرا ہنستا سر جھٹکتے پیچھے ہونے لگا
جب نورے نے جھٹ سے ایرٹھیاں اٹھائے اپنے ہونٹ
،، مقابل کھڑے اس خوبو شخص کے گال پر رکھے
شاہ ویر اس ایک لمحے کے لمس پر جیسے ساکت سا ہوتے رہ
گیا تھا۔۔۔

چہرے پر ابھرتے پسینے کے قطرے اسکی غیر ہوئی حالت
،،،، کی غمازی تھی

نورے پیچھے ہوئے گھبراہٹ سے اس حسین مرد کو دیکھ رہی
،، تھی

جس کا ساکت وجود پیسنے سے ترچہ دیکھ اسے خوف و
،، گھبراہٹ ہوئی

شاہ ویر نے بمشکل سے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرے
اپنے جذبات پر بندھ باندھا ،، اور پھر اگلے ہی لمحے اپنا ایک
، بازو اسکی کمر میں حائل کیے ، اسے کھینچتے اپنے سینے سے لگایا
، نورے سن سی اسکے سینے سے لگی گھبرائی سی کھڑی تھی
کئی بار تو وہ اس جنونی شخص کی ری ایکشن اسکے لمس سے
،، خوف زدہ ہو جاتی تھی

شاہ ویر بیگ کیسے اپنے جذبات کو سلائے ہوئے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا، وہ واقف تھا اگر اسکے جذبات منہ زور دیا ہوئے تو پھر وہ کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔

،، مگر اس وقت اسے نورے کو سمیٹنا تھا، ناں کہ اسے بکھیرنا ،، یہ کس نہیں تھی جانم ،، مگر آج کیلئے تمہیں معاف کیا میری خواہش ہے کہ جب تم اپنے دل میں میری محبت محسوس کرو، یہ احساس اپنے اندر پاؤ کہ شاہ ویر بیگ تمہاری روح تک سرائیت کرنے کے قابل ہے ،، اس دن مجھے ایسے ہی چھونا، تمہارا لمس جان لیوا ہے میرے لئے ،، میں

انتظار کروں گا اس دن کا۔۔۔۔۔ جس دن تم میرے اور
اپنے درمیان کی ان سبھی دیواروں کو گرانے کی حامی بھرو گی
!"!""

وہ جانتا تھا مقابل اسکے سینے سے لگی وہ نازک سی جان اسکے
معنی خیز جنونیت بھرے لفظوں سے سرتاپہر کپکپا رہی ہے
۔۔ مگر یہ سب کہنا ضروری تھا۔۔۔

کیونکہ شاہ ویر بیگ جو دنیا بھر کو چکما دینے میں ماہر رہا تھا
اب اپنے دل کو نورے شاہ ویر بیگ کی طلب سے دور رکھنا
اسکے انتہائی ناممکن ثابت ہو رہا تھا۔۔

۔"جلدی سے پہنچو نیچے میں بریانی بنانے لگا ہوں۔۔۔۔۔؛

اسکے ماتھے پر اپنے دہکتے لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ
نرمی سے حصار سے نکالے وہ لمحوں میں روم سے نکلا۔۔
نورے اس چھوڑی گئی حالی جگہ کو دیکھتی شاہ ویر بیگ کے
کے ان لفظوں کو سوچتی اپنے وجود میں خوف سے ہوتی
کپکپاہٹ محسوس کیے بمشکل سے بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

،، اسکی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پاتے مناہل چونکی
اسے اچھے سے یاد تھا وہ ڈریسنگ روم میں سوئی تھی ،،۔ اور
اسنے آنکھوں کو ہاتھ لگایا، چشمہ میز پر تھا۔۔۔

اپنے پاس سے اٹھتی کلون کی خوشبو سے وہ سمجھ گئی ولی
اسے بیڈ پر لایا ہو گا۔۔۔

کیا تھا وہ انسان۔۔۔۔۔ پہلے اسے آفر کی، پھر شادی کے
بعد دکھا نہیں۔۔۔ اب کل رات کو غصہ کیوں اور کس بات
پر ہو رہا تھا۔۔۔

اسنے سوچتے سر کو جھٹکا۔۔

جانے کیوں وہ اس بے حس سے کوئی امید لگا رہی تھی۔ وہ
، اٹھنے لگی جب ہاتھ کے نیچے ایک لفافہ آیا
وہ چونکی لفافہ کو تھامے اس نے کھولا تو آنکھیں پھیلی۔ اسنے
تیزی سے چشمہ آنکھوں پر لگانا چاہا مگر وہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔

اسے دھندلا سا عکس دکھ رہا تھا۔۔۔ مگر زور ڈالنے پر جس چیز کی سمجھ اسے آئی تھی وہ یہ تھا کہ شاید یہ اسکے کیس کے بعد ہوٹل کا اسے آرڈر تھا۔۔

کیا ہو گا جب اسے دولت مل جائے گی۔۔ ہوٹل گھر۔۔۔ وہ کس کے ساتھ رہے گی وہاں۔۔۔ کیسے دیکھے گی سب کچھ
،، کاش اسکے تایا تائی اسکے ساتھ ایسا ناں کرتے ،،

کاغذ کو مٹھیوں میں دبوچتے وہ بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔۔۔
جبکہ دماغ بہت سی باتوں میں الجھا تھا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

یہ ایسے ڈھکتے ہیں،،، "نورے کو پیچھے سے حصار میں لئے وہ اپنے ساتھ اسے بریانی بنانا سکھایا تھا۔

ایک گھنٹے کی مشقت کے بعد اب بریانی تیار تھی۔

گڈ جانم سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔ "ادم دینے کے بعد وہ شاباشی دیتا نورے کے کندھے پر لب رکھ گیا۔

،، نورے لڑکھڑائی

حواس سلب کرتی مقابل کی جان لیوا خوشبو میں اسکا لمس اسے مارنے کیلئے کافی ہی تو تھا،،۔

"!او کے یار آئندہ سے پوچھ کر کروں گا کس۔۔۔۔۔

وہ ناک چڑھائے شمریر سے لہجے میں بولا اسے سرتا پیر سلگا گیا۔

جب اسکا موبائل ایک دم سے بجا۔۔ وہ چونکا۔۔۔

۔"نورے جانم تم یہاں بیٹھو، میں آتا ہوں۔۔۔

گالوں کو چھوتا وہ اسے بیٹھنے کا کہہ تیزی سے اوپر کی جانب
،، بڑھا

"ہیلو کیا خبر ہے۔۔۔؟

شفاف ماتھے پر بل تو نیلی حسین آنکھوں میں عجب سی
سرخی لئے وہ دوسری طرف موجود پری سے گویا ہوا۔۔

پاپا تو آؤٹ آف کنٹری ہیں وہ ابھی تک نورے سے واقف
نہیں ہوئے اور تمہارے ڈیڈ اور خمرہ چلیو۔۔۔۔۔ دونوں مل کر
”!نورے کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔۔“

پری نے جیسے ہی اسے ساری رپورٹ دی شاہ ویر
کھلکھلایا۔۔۔۔۔

میں سیرئیس ہوں یار۔۔۔ وہ تم سے جھوٹ بول رہے تھے
وہ نورے کو کسی دوسرے ملک لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔،
اور سب اریگمنٹس ہو چکے ہیں۔۔۔
اب بس تم تک پہنچنا باقی ہے۔؛

پری نے اس سنجیدگی سے حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا۔

پری ان کو آنے دو۔۔ اس بار میں نہیں نورے شاہ ویر بیگ
ان کو روکے گی۔ اور اس سے بڑا شاک میرے پیارے سے
"اڈیڈ کیلئے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔"

، اسکی آنکھوں میں ایک عجب سی مسکراہٹ تھی
جیتنے کی مسکراہٹ اپنے باپ سے آگے بڑھنے کی مسکراہٹ
۔۔۔۔ اور وہ یہ سب کر رہا تھا کیونکہ وہ نورے شاہ ویر بیگ
کو اپنی زندگی بنا چکا تھا اب اس سے دور جانا تو دور ہونا بھی
اسکے لئے اوسان روح تھا۔۔

مجھے اپڈیٹس دیتی رہنا میں ذرا اپنی وائف سے تھوڑا رو مینس
"اکر لوں۔۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر اسے چڑھانے والے انداز میں کہتا لب دبا گیا

--

زیادہ خوش مت ہو، میں نے تمہیں جانے دیا ورنہ تم پری
کے تھے، اپنے بوب کے بالوں کو اچھالتے جیسے وہ احسان
جتانے لگی تو شاہ ویر ہنسا۔۔

تم یا پھر یہ دنیا مل کر بھی مجھے اس سے دور نہیں کر سکتی
تھی اتنے سال میں اس سے دور ضرور تھا مگر غافل نہیں
تھا۔۔۔۔۔ پھر سوچ لو میرا جنون کس حد تک شدت بھرا ہو گا
!----"

اسنے لفظوں میں ادنیٰ و خشت و جنون دوسری جانب موجود
پری بآسانی محسوس کر سکتی تھی ۔

جسکی اسکے پاگل پن پر تاسف سے سر کو جھٹکا ۔۔

تم انجوائے کرو اپنی سینیوریٹا کے ساتھ میں بھی اپنے لئے
"اکوئی جان ڈھونڈتی ہوں۔۔۔"

اسنے لمبی سرد آہ بھرتے کہا اور پھر فون بند کر دیا ۔۔۔

شاہ ویر کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا اور پھر بالآخر ایک فیصلہ لئے

اسنے موبائل سے سم نکالتے پرانی سم ڈالی ۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

"!کہی جا رہی ہو کیا۔۔۔۔"

وہ آج دن میں ہی واپس لوٹ آیا تھا، پورا دن ذہن بار بار اس ڈبل بیٹری پر اٹکا رہا اور اسے اپنے کئے پر اس شرمندگی نے اتنا پریشان کیا۔

کہ وہ اسکا چشمہ لیتا اب اسے دینے گھر آیا تھا۔۔۔
،، منابل جو کانوں میں جھمکے ڈال رہی تھی اسکی آواز پر چونکی
سرخ رنگ کی شوخ ساڑھی جس کا پچھلا گلا کافی ڈیپ تھا۔۔
پلوں کو اسنے ایک جانب پھینکا ہوا تھا۔۔۔

چہرے پر ہلکے سے میک اپ کا ٹچ دیے ہونٹوں پر گاڑھی
سرخ لب اسٹک لگائے وہ مکمل طور پر ولی یصال اختر کے
ہوش سلب کر گئی ،،۔

اپنے آپ پر قابو پاتے اسنے سرسری سا پوچھتے جیسے اپنی
موجودگی سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

مناہل جھٹکے سے مڑی۔۔۔۔ تیزی سے پلوں کو سنبھالتے
کندھے پر ڈالا اور شرمندگی سے سر جھکائے وہ آگے پیچھے
دیکھنے لگی۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔ وہ ایک بھرپور نگاہ اسکے خدوخال پر ڈالے
گھمبیر لہجے میں پوچھتا اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔،،
مناہل گرٹربڑائی۔۔

”ووو وہ امی کی کسی دوست کی بیٹی کی شش شادی
۔۔ اپنے وجود پر اسکی چبھتی نگاہیں وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی

جیہی زبان لڑکھڑائی، ماتھے پر پسینے کے قطرے نمایاں ہوئے

امی کے بیٹے سے پوچھے بنا تم اس شادی پر جانے والی تھی

--

اسنے کیپ اتارتے ڈریسنگ مرر پر رکھی،، اب اسکی جانب

جھکتے گہرے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

”اووو وہ امی نے کل کہا تھا۔۔۔۔

،، وہ اسکے بدلے رنگ ڈھنگ دیکھ گڑبڑائی تھی

جسکا بھاری ہاتھ مناہل کی سیاہ آبخار میں تھا۔۔

اسکے ہونٹوں پر بکھری لپ اسٹک کو انگوٹھے سے صاف کرتا وہ
شدت بھرے لہجے میں بولا۔۔

تو مناہل اسکے حصار کے کھلتے ہی بھاگتی ڈریسنگ روم میں بند
ہوئی۔۔۔۔

امی من کی طبعیت ٹھیک نہیں وہ نہیں جائے گی شادی پر
!"۔۔۔۔ اسکا خیال رکھے گا۔۔۔

وہ چشمہ ڈریسنگ پر رکھتے فتح پر مسکراتا باہر نکلا۔۔
اور سفینہ کو آگاہ کرتے وہ دوبارہ سے ڈیوٹی کیلئے نکلا۔

Z a i n a b R a j p o o t

نمبر آن مل رہا ہے اسکا۔۔۔۔۔ وہ پاکستان میں ہے
!"

تین دنوں کے بعد آج بالآخر وہ اس کی لوکیشن ڈھونڈ پائے
تھے

چارلی کی بھدی سیاہ آنکھیں باہر کو ابلی۔۔ وہ دراز قامت
خستگی غصے سے اسکرین پر نمایاں اس حسین چہرے کو گھور رہا
تھا۔۔۔

چارلی کے بھائی کو جان سے مار کر یہ لڑکا پاکستان میں چھپے گا
یا کہیں بھی۔۔۔۔۔ اسے دردناک موت اب میں دوں گا
"

چارلی ایک گینگ کا سربراہ تھا۔۔

جس کا بھائی روسویو کے میں کام سنبھالتا تھا۔۔۔

ایک ایک کرتے اسکے سارے گینگ کو ختم کرتے شاہ ویر

بیگ نے بہت دردناک طریقے سے روسو کو مارا تھا۔۔۔

وجہ اسکا لڑکیوں کا ریپ کرنا اور انہیں دھندے کیلئے آگے

بچنا تھا۔۔۔۔

چارلی بھائی کی موت کا سن روس سے واپس لوٹا۔۔

مگر اس کی توقع کے برخلاف شاہ ویر بیگ وہاں سے غائب

تھا۔۔

اس کم ظرف نے مجھ سے میرا بھائی نہیں میری جان چھینی
"ہے اور اب ----"

اسنے حیوانیت بھری نگاہوں سے نورے شاہ ویر بیگ کے
اس بڑے سے سکیچ کو مٹھیوں میں دبوچے وہ غصے سے
دھاڑا تھا۔۔

شاہ ویر بیگ کے گھر اسکے کمرے کی درو دیوار پر لگے اس لڑکی
کے بے تحاشا اسکیچز دیکھ چالی تو کیا کوئی بھی یہ باسانی سمجھ
سکتا تھا کہ لڑکی کیا اہمیت رکھتی ہے اسکی زندگی
.....میں

تیار کرو،، ہم کل جائیں گے پاکستان ----- میرے
"بھائی کی موت رائیگاں نہیں جائے گی۔۔۔۔؛

شاہ ویر بیگ اب تمہیں پتہ چلے گا جب جان سے پیارا کوئی
_____ مرتا ہے تو اسکی تکلیف کیا ہوتی ہے

خون آشام نگاہوں سے اس بچی کے بڑے سے سکیچ کو
گھورتے وہ بڑبڑایا۔۔۔۔ جب اسکے پاس بیٹھے اسکے ماہرین بڑی
پھرتی ہے اس بچی کی شکل کو اسکی سچینج کر کے نئی شکل تخلیق
کر رہے تھے۔۔

زیادہ نہیں مگر کس حد تک اس لڑکی کو پہچان پانا چارلی کے
لئے آسان ہوتا۔

Z a i n a b R a j p o o t

مبارک ہو بیٹا تم نہیں جانتے میں آج کتنی خوش ہوں ،، اور
یہ سب تمہاری اور مناہل کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ جیتے
_____ رہو میرے بچے

دروازے سے اسکا ایک پاؤں ہی اندر ہوا تھا جب سفینہ بھاگتی
،، ہوئی اسکے پاس پہنچی
اسکے سر ماتھے کو چومتے وہ جس قدر خوشی سے بول رہی تھی
،،

،، ولی کو حیرت و پریشانی لاحق ہوئی

مگر ماما ہوا کیا ہے۔۔۔؟ "اسنے نرمی سے انہیں ساتھ لگائے
ایک نگاہ سامنے ڈالی،، جہاں روم سے نکلتی مناہل کے
،،پہرے کی رنگت آڑی ہوئی تھی
،ولی ٹھٹکا

"!____ مناہل میری جان ادھر آؤ،، دیکھا شرما گئی نیچی
مناہل کو دیکھ جیسے ہی سفینہ نے پکارا وہ جھٹ سے روم کی
،جانب بھاگی۔۔ جس پر وہ ہنستے ہوئے بولی
ماما آپ بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے۔۔ ایسے کیسے مجھے کچھ بھی
!"سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔

اسکا لہجہ کافی حیرت لئے ہوئے تھا اور سفینہ تو بس خوش
ہوتی اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔

جس کی وجہ سے آج پھر سے اسکے گھر میں رونق تھی۔
مناہل ماں بننے والی ہے! _____ دیکھا میں جانتی تھی تم
"ایسے ہی خوش ہو گے۔۔ خبر ہی اتنی بڑی ہے۔۔"

اسکا چہرہ خوشی کے سبب لال ہوئے جا رہا تھا۔ جبکہ یہ خبر
سننے ہی ولی کا دماغ چکرا گیا۔

اما آپ سے کس نے کہا۔۔؟ "اپنے چہرے پر ہاتھ
پھیرتے اسنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا۔۔"

، کیا مطلب میں بچی ہوں کیا۔۔۔۔۔؟ "میں جانتی ہوں
اسکی طبیعت صبح سے خراب ہے اور الٹیاں کر رہی ہے تو
"ایہی مطلب ہونا ناں۔۔۔۔۔"

سفینہ نے اسکی لاعلمی پر تاسف سے سر کو نفی میں جھٹکا۔

اما ایسا کچھ نہیں ہو گا شاید موسم بدلنے کی وجہ سے ہو ایسا
"!!،، میں صبح لے جاؤں گا اسے چیک اپ کیلئے
اسنے نظریں چرائے کہا،، جبکہ سفینہ ابھی تک اپنی بات پر
، قائم تھی

اچھا لے جانا،، دیکھنا میری بات ٹھیک نکلے گی،، پھر تمہیں
پوچھوں گی میں،، اچھا جاؤ بچی کے پاس،،،، دیکھو اسے
"ذرا۔۔۔ کچھ چاہیے ہوا تو بتانا۔۔۔"

اسکے بازو کو تھپکتے وہ مستفکر سے لہجے میں بولی -
تو ولی گہری سانس بھرتے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

،، اسکی آنکھ سورج کی تیز کرنوں کے سبب کھلی
ہاتھ آنکھوں تک لے جاتے اسنے منہ بسورا اور پھر تیزی سے
اٹھنے لگی،

جب اپنے پیٹ کے گرد لیٹے اس سفید ہاتھ پر اسکی نگاہیں
ٹہری ---

کیسا تحفظ بھرا حصار تھا یہ --- اس کے سینے پر سر رکھ کر
سونا، ڈھیروں باتیں کرنا، ساری ساری رات جاگ اسے تنگ
کرنا، پھر چھوٹی چھوٹی بات کے لیے ناراض ہو جانا۔۔۔۔۔
منہ پھلا کر اسکے چہرے پر ابھرتی پریشانی میں روز اپنے لیے
محبت تلاشنا۔۔۔۔۔ کبھی کبھی جان بوجھ کر اسے تنگ
کرنے اسے غصہ دلانے کیلئے الٹی حرکتیں کرنا۔۔۔ مگر اس
سب کے باوجود بھی اسکا محبت سے سمجھانا۔۔۔۔۔

روز رات بالوں میں تیل لگانا۔۔۔۔۔ انکی پونی بنانا جو کہ ٹھیک
"سے بنتی تو نہیں تھی مگر وہ سیکھ رہا تھا بنانا۔۔۔۔۔"

نورے دھڑکتے دل سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے مڑی،، کروٹ
اسکی جانب لیتے اس حسین مرد کو دیکھا۔۔
جس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ وہ ابھی نماز کے بعد سوئے
تھے،،

اور اب نورے فرصت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔
اسے یاد تھا کل کیسے وہ بنا کدورت کے اسکے چہرے کو دھو رہا
تھا۔ کیسے اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے کرتے وہ اسے
اپنا عادی بنا چکا تھا۔۔

نورے کی سبز حسین نگاہوں میں ایک پل میں شرارت ابھری
نچلے لب کو دانتوں تلے دبائے وہ بہت نرمی سے اسکے ،
حصار کو توڑ دے قدموں بیڈ سے اترتی وہاں سے غائب ہوئی

--

Z a i n a b R a j p o o t

وہ کافی دیر سے روم میں آیا سفینہ کی کہی بات پر سوچتا

رہا۔۔۔

کیا وہ واقعی میں مناہل کو چھوڑ دے گا۔۔۔ "آج دن بھر کی
ہوئی ہوٹل پر ساری کاروائی اسکی نگاہوں میں سے گزری۔۔

اسکے شک کے مطابق جمشید نا صرف ڈرگز بلکہ لڑکیوں کے

،، دھندے میں بھی ملوث رہا تھا

وہ اسے پکڑ چکا تھا۔۔۔ اس نے خود قبول کیا کہ وہ ہوٹل اور

گھر مناہل کا ہے۔۔ اب جب وہ سب ٹھیک ہونے پر

مناہل کو بتاتا تو کیا وہ اسے چھوڑ دیتی۔۔۔

اسکا ذہن مختلف سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔

جب اچانک واشروم سے فریش ہوئی وہ نکلی ،، اور اب وہ مرر

کے سامنے کھڑی تھی۔

سنو،، اب ہمیں بے بی پلان کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ "اوہ ہاتھوں

پر لوشن لگا رہی تھی۔

جب اسے اپنی پشت پر ولی یصال اختر کی پرسوج سی آواز
سنائی دی ---

مناہل ایک دم سے چونکی ، حیرت سے مڑتے اسنے تکیے پر
ٹیک لگائے لیٹے اس وجہ شخص کو دیکھا۔۔۔۔

تمہارا دماغ جل گیا ہے کیا۔۔۔۔؟ "کیا اول فول بول رہے
ہو۔۔۔۔؟"

مناہل نے حیرت سے اسے گھورتے ہوئے غصے کی زیادتی
سے چیختے ہوئے کہا۔

کیوں شادی کے بعد بے بی ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ "اب کی
بار وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

ہاں ہوتا ہو گا مگر صرف ان لوگوں کے جو سچ میں شادی
”اکرتے ہیں اور ہمارا رشتہ۔۔۔۔“

مناہل نے زچ آتے تیز لہجے میں کہا جب وہ ایک دم سے
سپاٹ تاثرات سے اسے گھورتا جگہ سے اٹھا۔۔

اور اپنے بھاری قدم اٹھائے وہ مناہل کینجانب بڑھا۔۔۔
کیوں ہماری شادی میں ایسا کیا نہیں ہے جو نارمل کیپلز کی
”شادی میں ہوتا ہے۔۔۔۔؟“

وہ کافی سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

اسکے آگے بڑھتے قدموں کی وجہ سے مناہل گھبراہٹ سے قدم
پیچھے کو لیتی ڈریسنگ مرر سے جا لگی۔

ووو ولل ولی،،،،، "وہ آنکھیں مضبوطی سے میچ گئی۔۔ اس
ظالم کھڑوس شخص کی جان لیوا خوشبو پھر سے اسکے حواس
معطل کرنے لگی تھی۔۔۔

جانتی ہو آج مام کتنے سالوں کے بعد مجھ سے پیار سے بولیں
تھیں۔۔۔۔۔ میں ان کی خوشی کیلئے بے بی چاہتا ہوں
مناہل۔۔۔۔۔ "اسکا بھاری ہاتھ لمحے میں مناہل کی نازک کمر
کے گرد حمائل ہوا۔۔

وہ اس سینے سے لگائے اسکے کان میں سرگوشی نما آواز میں
بولا۔۔

، تو مناہل ٹھٹکی، سفینہ کا تھوڑی دیر پہلے کاری ایکشن یاد آیا
تو اس نے سرد سانس فضا کے سپرد کی ---
مم مگر یہ ممکن نہیں -- "مناہل نے اسکا حصار توڑنے کی
، کوشش کرتے سرد لہجے میں کہا تھا -- وہ کتنا سنگدل تھا
صرف اپنی ماں کے لیے ، وہ اپنے ری لیشن کو بڑھا رہا تھا
ناں کہ اپنی چاہت اپنی محبت کی وجہ سے --- مناہل کے
دل میں ٹھیس سی اٹھی ---
اسنے آنسوؤں کا گولہ نگلتے اسے خود سے دور کرنے کی ادنی سی
کوشش کی --

جسے وہ بڑی آسانی سے ناکام بنائے اسے بانہوں میں بھرتا بیڈ
کی جانب بڑھا تھا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

نورے "_____ ہاتھوں سے ٹولتے اسنے بستر پر اسکی
موجودگی چاہی، مگر اسے ناں پاتے وہ پٹ سے آنکھیں کھولے
اٹھ بیٹھا۔

نورے _____، شفاف ماتھے پر بل ڈالے وہ تیزی سے
اٹھا سیدھا واشروم میں گھسا۔۔۔ اسکے بعد ڈریسنگ روم، سڈی
روم، ایکسرسائز ایئر یا، پورے گھر، پورے، کچن مگر وہ کہیں
بھی نہیں تھی۔

شاہ ویر کا سانس جیسے سینے میں اٹک گیا تھا۔

وہ پاگلوں کی طرح اسے پکارتا ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

، جو کہیں دکھ نہیں رہی تھی

وہ باہر جانے لگا مگر دروازہ اندر سے لاک تھا۔۔

وہ بے دم سے ہوتے وہیں فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔۔

نورے کافی دیر تک اسکا انتظار کرتی رہی مگر وہ روم میں دوبارہ

، نہیں آیا۔۔۔ تو متفکر سی ہوتے وہ بیڈ کے نیچے سے نکلی

، اور پھر سیڑھیوں پر پہنچتے اسے دروازے کے پاس بیٹھا دیکھ

اسکا سانس رک سا گیا۔۔

شاہ ویر "_____ وہ پاگلوں کی طرح بھاگتے نیچے اتری ---

،، جب اسکی آواز سن وہ جھٹکے سے مڑا

آنکھوں میں چھائی نمی میں وہ دور سے آتی نورے کو ٹھیک

سے دیکھ نہیں پایا تو اسنے زور سے آنکھیں رگڑیں --- جب

،گلے ہی لمحے میں وہ معصوم سی لڑکی اسکے سینے سے آن لگی

نورے ،،، ٹھیک ہوناں تم ، چوٹ تو نہیں آئی ، کچھ ہوا تو

"نہیں ،،،!"

،، وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں پکڑتے خوف زدہ سا پوچھ رہا تھا

نورے اسکی آنکھوں میں دیکھتی سر نفی میں ہلا گئی --- اور

پھر کانوں کو پکڑتے شرمندگی سے سر جھکایا ---

ایم سوری ---- میں بس تمہیں تنگ کرنے کے لئے چھپی
،،،،، تھی

وہ اب شرمندہ سی اپنی صفائی دے رہی تھی --
جبکہ شاہ ویر نے تشکر بھرا سانس لیتے اسے جھٹکے سے کھینچتے
سینے میں بھینچ لیا۔۔

نورے تم نہیں جانتی تمہارا خود سے دور جانا میں مذاق میں
"بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔

"تم آئندہ کوئی بھی مذاق کر لینا مگر یہ نہیں ---

، وہ اسے سینے میں بھینچے جس قدر جنونیت سے بولا تھا

نورے کا چہرہ لال انگارہ ہوا۔۔۔۔۔ وہ سرخ چہرے کو جھکائے
اسکے سینے سے لگی لب کچلنے لگی۔۔۔

جب اسے یونہی بانہوں میں بھرے وہ محبت سے اسکی
پیشانی چومتا اب اوپر کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

ولی پیچھے ہٹو،، "وہ اپنی گردن پر اسکے ہونٹوں کے لمس پر
،، نئے سرے سے مچلی، نفرت و غصے سے چلائی
جب ولی نے ایک دم سے سر اٹھائے اسکی سو جھی آنکھوں
میں دیکھا اور پھر جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔

کیوں رو رہی ہو تم_____؟ "صبح کے تین بجے وہ

،، اس کی مدہم سسکیوں پر بیدار ہوا تھا

لیمپ کی مدہم سی روشنی میں اسکے چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں
کے نشانات دیکھ وہ بھگی پر شکوہ نگاہوں میں دیکھتا استفسار
کرتا مناہل کو بے حد برا لگا۔۔۔

"_____کیا یہ بھی میں بتاؤں کیوں رو رہی ہوں

وہ اسکے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرتے غرائی ،،۔
تو ولی نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے بڑے آرام سے
اسکے چلتے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔

اَشَشَشَشَش.....کیا میرا قریب آنا برا لگا تمہیں“
کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ تم مجھے اپنا شوہر مان ،،
”____سکو

وہ اسکی جھکی نگاہوں کو دیکھتا شدت بھرے لہجے میں پوچھ رہا
تھا۔۔

وہ چونکی ،، جھٹ سے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔
تم جھوٹ مت بولو، تم نے یہ سب اپنی ماما کو خوش کرنے
”کے لیے کیا ناں۔۔۔۔۔

،، وہ اپنے ہاتھ چھڑانے کی سعی میں نڈھال سی ہو رہی تھی

جبکہ اسکی بات کا مطلب سمجھ ولی نے سر کو نفی میں
جھٹکتے جھٹکتے اسکے ماتھے پر لب رکھے
اسکا چلتا ہاتھ تھم سا گیا۔۔۔

۔"،،، جانے کیوں وہ اسے دور نہیں کر پائی
کیا میرے لمس، میرے چھونے سے تمہیں لگا کہ میں کسی
"غرض سے تمہارے نزدیک آیا ہوں۔۔۔۔۔؛

ہو ہی نہیں سکتا مناہل ولی اختر۔۔۔۔۔" کیونکہ تم آج سے
نہیں تم تو اس دن سے اس دل میں بستی ہو، جس دن
تمہارے ان حسین نین کٹوروں کو میں نے قریب سے دیکھا

تھا، جس دن تم نے اپنی بانہیں میرے گرد باندھے مجھے
”!اپنی محبت میں باندھ لیا۔۔۔۔“

، وہ اسکے نقش نقش کو چومتا میٹھی سرگوشی کر رہا تھا
، جبکہ مناہل سوچ رہی تھی کہ کب وہ ولی کے سینے سے لگی
کب یہ سب ہوا۔۔۔۔

”_____تت تم وہ ویٹر

ایک دم سے جیسے اسے وہ ویٹر وہ سٹور روم یاد آیا، تو بے

،،، اختیار ہی لبوں سے یہ ادا ہوا

ولی نے مسکراتے ہوئے اسکے گالوں کو چومتے سر ہاں میں

،، ہلایا

وہی ہوں میری جان----- اور اسی دن طے کیا تھا
اس ڈبل بیڑی کو ٹھکانے لگا کر رہوں گا۔۔۔ اگر سیدھے
سے کہتا تو تم اکڑ دکھاتی ، پھر قدرت نے میرا ساتھ دیا اور
تمہیں اپنا بنانے کا موقع بھی مل گیا۔۔

۔"تو سوچا کیوں ناں اس موقع سے جیا جائے۔

وہ گہرے شفاف لہجے میں بول رہا تھا،، مناہل اسکے کہے الفاظ
کو سنتی سوچتی ابھی تک حیرت زدہ سی تھی ، یقین کر پانا نا
ممکن تھا کہ ولی یصال اختر جیسا خوبو مرد اسے سچ میں چاہتا
تھا۔

اگر اب غلط فہمی ختم ہو گئی ہو تو شوہر سے بھی تھوڑی
۔! "_____ محبت کر لو

وہ شرارت سے کہتا اسکے ہاتھوں کو اپنی گردن کے گرد لپیٹے
اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔

اب کی بار مناہل نے کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔۔
بلکہ وہ بخوشی اپنا آپ اپنے شوہر کے سپرد کر گئی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

بارہ ،، تیرہ ،، چودہ ،، پندرہ ،،،،، "..... وہ
مسلسل پیش اپس لگا رہا تھا جب اسکی پیٹھ پر بیٹھی ، وہ

اسکی حرکت پر شاہ ویر کے گالوں میں گرڑھے مزید گہرے
ہوئے۔۔

تو بے ساختہ اسکے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اپنے لب اسکے
،،رخسار پر رکھتے کمرے سے بھاگی
”_____نورے

اسکی حرکت کے بعد وہ اسے انعام سے نوازتا کہ وہ پہلے ہی
،،جوس لانے کا کہہ بہانے سے کمرے سے بھاگی
شاہ ویر نے سر جھٹکا اور پھر تیزی سے پس اپس لگانے لگا
،،،،

جب اسے کچھ ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی نورے کی چیخ
سنائی دی --

Z a i n a b R a j p o o t

ماشاء اللہ سے آج تو میری بچی بڑی پیاری لگ رہی ہے
وہ ایک ساتھ ناشتے کے لیے روم سے نکلے تھے۔"

مناہل اور ولی کے چہروں پر بکھری مسکراہٹ دیکھ سفینہ بے
ساختہ ہی محبت سے مناہل کو دیکھ بولی، تو وہ بے ساختہ ہی
جھینپ سی گئی ----

"،، آؤ ناشتہ کرو دونوں

سفینہ انہیں ساتھ لئے میز کی طرف بڑھی ،، اور خود سے
دونوں کو کھانا سرو کیا ۔۔

مناہل اپنے اوپر اس کھڑوس کی گہری نگاہوں سے کافی تپی
،، تھی

اسکا ہاتھ لرز نے لگا ،، جبکہ اسکی حالت سے ولی کافی محفوظ ہو
رہا تھا ۔

اچھا ماما میں ذرا دادو (نرگس) کاپتہ کر آؤں ،، سنا ہے طبیعت
" ! کافی خراب ہے انکی ۔۔۔۔

دو سے تین نوالے لینے کے بعد وہ ہاتھ کھانے سے کھینچ گیا

--

ہاں بیٹا جاؤ پتہ کر آؤ اور شامیر انکل بھی آئے ہیں ان سے
"،، بھی مل آنا

سفینہ نے محبت سے اسے دیکھتے کہا تو وہ ایک نگاہ مناہل پر
ڈالے اٹھا۔۔۔

ایڈریس نوٹ کرو،، شاہ ویر کا۔۔۔۔۔ ہاں نورے اسی کے پاس
!_____ ہے

شامیر کی آواز پر اندر بڑھتے ولی کے قدم تھمے۔۔۔ نورے
"_____ وہ زیر لب بڑبڑایا

اور پھر بجائے اندر جانے کے وہ لان کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

دیکھو،، میری بات سنو،، میں جانتا ہوں وہ کبھی اسے یہاں
نہیں لائے گا، میرا بیٹا ہے وہ۔۔۔۔۔ کیا سمجھتے ہو، اگر
اسے پہلے سے علم ہوتا کہ نورے میرے پاس ہے، تو وہ
اتنے سال شرافت کا لبادہ ڈال کر بیٹھا رہتا۔۔۔۔۔ کبھی بھی
نہیں۔۔۔۔۔ میں نکل رہا ہوں،، خمرہ تم مجھ سے پہلے
پہنچو۔۔۔۔۔

نورے کا مائنڈ واش کر چکا ہو گا اب تک وہ۔۔۔۔۔ ہمیں
کسی بھی طرح اسے سمجھا کر وہاں سے نکالنا ہے اس سے
پہلے کہ یہ بات کسی اور کو معلوم ہو
!" اس ان دیکھے طوفان کو روکنا ہو گا

،، شامیر کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا

،، اس کے چہرے پر خوف کے گہرے سائے منڈلا رہے تھے

جبکہ ولی.... ولی تو یہ حقیقت یہ سچائی سنتے کہ اس کی بہن

مری نہیں وہ زندہ تھی۔ وہ بھی شامیر بیگ کے پاس ،،

--- اس کا چہرہ غضب ناک حد تک بے تاثر ہوا۔

مٹھیوں کو بھینچے وہ اس سے باز پرست کرنے کو آگے بڑھا۔۔

مگر پھر یہ سوچ کر کے اس کے پاس اپنی بات ثابت کرنے کا

،، کوئی ثبوت نہیں ، وہ وہیں سے واپس مڑا

تھوڑی دیر بعد شامیر بیگ کی گاڑی کے پیچھے ہی ولی یصال

اختر کی گاڑی نکلی تھی۔۔

جو جانے کون سے طوفان کو لانے والی تھی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

نورے _____؛ "وہ سیڑھیوں سے اتر رہا تھا جب ایک دم

سے کچن سے نورے کو گھسیٹتا ہوا چارلی باہر نکلا۔۔

،، نورے کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی

اسکے علاوہ اسکا ہونٹ پھٹنے کی وجہ سے خون تیزی سے بہہ رہا

تھا۔

اوہ ہائے شاہ ویر راک بوائے۔۔۔۔ کیسے ہو تم

_____؟"

وہ دیو قامت سیاہ فام جب ہنسا تو اسکے سفید دانت عجیب سے چمکے،، اسکے ساتھ آئے اسکے ساتھی ہاتھوں میں الٹکڑ تھامے مسکرا رہے تھے۔

جبکہ نورے کا نازک وجود گھٹنوں کے بل فرش پر جھکا ہوا تھا۔۔

اور اسکی گردن کو دبوچے کھڑا چالی بڑی خباثت سے اسے دیکھ قہقہہ لگائے ہنسنے لگا۔

چالی چھوڑو اسے ".....خون بھری قہر برساتی نگاہوں سے چالی کو گھورتے وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

تو چالی خود کو پہچان لینے پر ایک پل کو ٹھٹھکا اور پھر ہنسا۔۔

اسی لئے مارا تھا تو نے میرے بھائی کو,,, کیونکہ وہ لڑکیوں کو

یوز کرتا تھا,,، اب دیکھ میں تیرے سامنے ہی تیری اس

معشوق-----"mmmm"_____ ابھی لفظ

اسکے منہ میں ہی تھے جب ایک دم سے شاہ ویر بیگ کا جوگرز

میں مقید بھاری پاؤں اسکے جبرے پر پڑا۔۔۔

ڈونٹ..... کسی کی ہمت نہیں کہ وہ شاہ ویر بیگ کی

عزت کی طرف آنکھ اٹھا سکے,,، تجھے تیری غلطی کی سزا بہت

"!خوب طریقے سے ملی گی بیٹا۔۔۔۔۔

منہ کے بل گرے چارلی پر پھنکارتا وہ سبھی کا دھیان چارلی پر
دیکھ آگے بڑھا اور پھرتی سے نورے کے نازک وجود کو بانہوں
میں بھرتے وہ سیرٹھیوں کی جانب بھاگا۔۔۔

جب اسکے بھاگنے پر وہ سبھی چونکا ہوئے اب اسکے پیچھے ہی
اوپر کی جانب بھاگے۔۔

نورے میری جان،،، سب ٹھیک ہے میرے ہوتے کچھ
نہیں ہو سکتا تمہیں میں ان سے نمٹ کر آتا ہوں خیال رکھنا
اپنا_____،

اسے کمرے میں بیڈ پر ڈالے وہ جلدی سے بس یہی کہہ پایا
تھا۔۔۔ اور پھر بھاگتے ہوئے کمرے کو باہر سے لاک کیے وہ
دروازے کے پاس گھٹنوں پر ہاتھ رکھے بیٹھ گیا۔۔۔

”،، جس جس کو اپنی جان پیاری نہیں ،، وہ آگے بڑھے
اسنے کف فولڈ کرتے بے لچک لہجے میں کہا ، تو وہاں موجود وہ
، کھڑے سبھی قہقہے لگائے ہنسنے لگے

”_____ یہ ہمیں مارے گا ،، چل تو جا آگے

،، ان میں سے ایک نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھا
جب اگلے ہی لمحے اسے جھٹکے سے پکڑ اسکے ٹانگ پر ٹانگ
،، مارے شاہ ویر بیگ اسکی گردن توڑ چکا تھا

چارلی ".....شاہ ویر جھٹکے سے مڑا۔۔۔۔۔تیزی سے
اسکی پیٹھ پر ٹانگ رسید کی۔۔

وہیں چارلی جیسے ہی لڑکھڑایا، پیچھے سے ان میں سے ایک نے
شاہ ویر کے سر پر وار کیا۔۔

شاہ ویر کے سر سے ابلتا خون اسکے ماتھے سے چہرے پر بہنے
لگا۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھانے
لگی،

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔شاہ ویر تیری تو کم *ینے،، چارلی
چہرہ پونچھتا اٹھا اور غصے سے شاہ ویر کے منہ پر مکے جھڑنے
لگا۔۔۔

اسے کافی دیر تک پیٹنے کے بعد وہ ہانپتا ہوا، اسکے خون آلود
..... وجود کو گھورتا دھاڑا

مجھے روکے گا تو، تیری اتنی اوقات نہیں ہے، کہ تو چارلی
سے مقابلہ کرے، اب تو دیکھ، کیسے میں اس لڑکی کو نوچتا
_____ ہوں

وہ غصے سے اسکے سینے پر پیر رکھے مکرو قہقہ لگائے بولا۔۔۔
اور پھر دروازہ کھول اندر بڑھا۔۔

شاہ ویر نے اپنی خون سے بھری مٹھی کو دبوچا۔۔
،، نورے کا معصوم چہرہ اسکی آنکھوں کے پردے پر لہرایا

وہ جھٹکے سے اٹھا،، ان میں سے بے ہوش پڑے ایک آدمی کی ہاکی اٹھائے وہ اندھا دھند انہیں پیٹتا تیزی سے کمرے میں بھاگا۔۔

جہاں چارلی،، باتھ روم کے دروازے کو پیٹ رہا تھا۔۔
نورے کمرے میں نہیں تھی۔۔

شاہ ویر نے شکر کا سانس بھرتے منہ سے بہتے خون کو بازو سے صاف کیا اور پھر چارلی کی جانب بڑھا
کہا تھا میں نے تجھے،، اس تک کوئی پہنچ پائے اس سے پہلے
"ہی میں کے سر کو دھڑ سے الگ کر دوں گا۔۔۔"

وہ مسلسل دھاڑ رہا تھا، ماتھے سے بہتے خون کو صاف کرتے
وہ چلاتا ہوا اسے مار رہا تھا جسکے وجود میں ہلکی سے جنبشِ باقی
،،، رہ گئی تھی

!"_____ویری یہ سب

خمرہ لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بولا، اسکی سانس رک سی گئی
،،، تھی

وہ تو یہاں اپنی بیٹی کو لینے آیا تھا اب یہاں ،،، خون سے
بھرے ریسٹ ہاؤس میں وہاں پڑی ادھ موئی لاشیں اور خون
سے لت پت انہیں پیٹتا شاہ ویر بیگ کوئی جنونی پاگل دکھ رہا
تھا۔۔

وہ خوف سے شامیر کی بانہوں میں موجود شاہ ویر کو دیکھتا
کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔

،، نورے میری جان آنکھیں کھولو بابا آئیں ہیں
واشروم میں بے ہوش پڑی نورے کو بانہوں میں بھرے
خمرہ خوف سے اسے پکار رہا تھا۔۔ اس کے سر پر چوٹ آئی تھی
۔۔

ہونٹ بھی پھٹ چکا تھا۔۔ مگر اس کی رنگت دیکھ خمرہ کو اندازہ
ہو چکا تھا کہ وہ خوف سے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔
"اچھے ہٹیں آپ ،،،،، چھوڑیں میری بہن کو۔۔۔۔۔"

ولی یصال اختر کسی چیل کی طرح اس پر چھپٹا اس نازک
وجود کو جھپٹ چکا تھا۔۔۔

خمرہ نے حیرت سے مڑتے اسے دیکھا،، تو جیسے اسکے پیروں
کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔۔۔۔۔
"_____ دودلی مہم میری نورے

خمرہ پھر سے آگے بڑھا تھا۔۔

مگر ولی سرخ نگاہوں سے اسے گھورتا نورے کو سینے سے
،، لگائے پیچھے ہوا

شٹ اپ مسٹر خمزہ _____ میری بہن ہے یہ صرف ولی
یصال اختر کی بہن ،،، تم سب سے تو میں بعد میں نمٹوں گا

خون آشام نگاہوں سے اس گھورتے وہ نورے کو بانہوں میں
دبوچتے باہر نکلا۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

دو دن کے بعد

کمرے کی کھلی کھڑکی سے ٹکراتی روشنی چھن سے اس بے
،، ہوش وجود پر پڑ رہی تھی

شفاف سینے ، بازو اور ایک ٹانگ کے علاوہ اسکے ہونٹ اور سر کے چاروں اطراف ایک بڑی سے پٹی بندھی ہوئی تھی ۔۔

دو دن سے اسے لگاتار ہیومی ڈوز کے زیر اثرات بے ہوش رکھا جا رہا تھا،،، جو انجیکشن عام مریض کو دن میں ایک بار لگایا جاتا ہے وہ اسے دن میں چار بار لگایا جا رہا تھا ۔۔۔

اور وجہ شاہ ویر بیگ کا شارپ مائنڈ تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر یہ انداز کرنا مشکل تھا کہ یہ لڑکا اٹھارہ سال کی عمر میں یو کے کی سب سے بیسٹ یونیورسٹی کا ٹاپر رہا تھا وہ بھی چار سال۔۔۔۔۔

ایک ایسا شخص ،، جس کا بزنس ایک نہیں دو نہیں بلکہ
دس ممالک میں پھیلا ہوا تھا، جس کو اس نے اپنے بل
بوتے پر کھڑا کیا تھا۔

وہ شامیر بیگ نہیں تھا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ شاہ ویر بیگ تھا۔۔۔ ایک ایسا انسان جو اپنی ضد کو
ظاہر کرنے سے زیادہ اسے پورا کرنے کا یقین رکھتا تھا۔۔

یو کے کے ہر چے میں اسکا نام بولا جاتا تھا کیونکہ وہ ایک عام
انسان کی طرح جیتا تھا۔۔

لوگوں سے ملنا ان کی تنگی تکلیف سمجھنا اور اسے اپنے طریقے
،، سے حل کرنا، یہ تھی اسکی خواہشیں

ایک حافظ قرآن باکراد باپ کا بیٹا جس نے چودہ سال کی عمر میں قرآن پاک کو حفظ کیا تھا اور اب یو کے میں ہی نہیں بلکہ دیگر بھی کئی ممالک میں اسکا ادارہ یہی فرائض سرانجام دے رہا تھا۔۔

ویر میری جان کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔؟ "وہ کمرے سے نکلا تو چہرہ سرد و سپاٹ تھا، ایزل ایک دم سے اسکا راستہ روکے کھڑی تھی

،، شاہ ویر نے ایک نگاہ ایزل پر ڈالے، آنکھیں میچی

مام سائیڈ ہوں آپ "_____ نا چاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ
روڈ ہونے لگا تھا۔۔

"شاہ ویر کہاں جا رہے ہو _____؟

ایزل کی آنکھوں میں خوف تیر نے لگا۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کی
آنکھوں میں ابلتا جنون دیکھ سکتی تھی۔

وہ اسے روک لینا چاہتی تھی مگر کیسے۔۔۔۔

وہ بنا رکے بھاگتا ہوا سا گھر سے نکلا۔۔۔

ان سب کے دوران اسکے پاؤں پر بندھی پٹی اکھڑ چکی تھی۔

وہ بھپیرے ہوئے شیر کی طرح یصال ولا کا گیٹ پاؤں سے

،،، کھولتا اندر بڑھا

گارڈ نے اسے روکنا چاہا مگر اسے روک پانا کہاں کسی کے بس
،، میں تھا

نورے "_____ وہ اندر داخل ہوتے ہی بھپھرے ہوئے
شیر کی طرح دھاڑا تھا۔۔۔

مناہل جو نورے کو سلا رہی تھی اس آواز پر گھبرائی ، ایک دم
سے اسنے نورے کو دیکھا ،، جس کی آنکھ دو دن کے بعد ابھی
"! لگی تھی وہ بھی مناہل کے پاس ہونے کی سبب۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اندر آنے کی۔۔۔ کس کی اجازت
"_____ سے اندر آئے تم

ولی روم سے نکلتا شاہ ویر کو اپنے سامنے دیکھ غرایا تھا۔۔۔
سخت نگاہوں سے اسے گھورتے وہ آگے بڑھا۔۔۔
جب شاہ ویر نے مٹھیاں بھینچے ایک طرف مسکراہٹ اچھالی
۔۔

ویسے ہی ہمت ہوئی جیسے تم میری اجازت کے بغیر میری
"_____ بیوی کو اٹھا لائے"

اسکے سینے پر انگلی رکھے وہ دباؤ بڑھائے دانت پر دانت
جمائے بولا تھا۔۔

جبکہ سفینہ اور یصال جو ابھی روم سے شور کی آواز سنتے نکلے
تھے۔۔۔

اپنے سامنے شاہ ویر کو دیکھ یصال کے چہرے پر سایہ سا
لہرایا ---

۔"_____ تیری تو

"_____ رک جاؤ ولی

ولی کو ہاتھ اٹھاتا دیکھ یصال ایک دم سے آگے بڑھا۔۔

اسے پیچھے کیے وہ اب خود شاہ ویر کے روبرو تھا۔۔

اکیس سال پہلے کا وہ معصوم مگر جنون خیز چہرہ اسکے سامنے
ایک بھپے شیر کی مانند کھڑا اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

آداب سر جی "_____ اسنے مسکراتے ہوئے سر کو

،، خم دیے یصال کی آنکھوں میں دیکھ کہا

تو یصال کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا۔۔

خود جاؤ گے یا پھر چار کاندھوں پر واپس بھیجوں تمہیں۔۔۔!،

یصال اختر نے دے دے لہجے میں اسے وارننگ دی ، تو

.....مقابل کھڑا وہ حسین مرد گہرہ ہنسا

اتنی زحمت کی ضرورت نہیں بس اپنی بیٹی دے دیں ، پھر

دیکھئے گا میرا جانا۔۔۔!،

،، اسنے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ آنکھ ونک کی

تو یصال کا ہاتھ اسکے گریبان تک پہنچا۔۔

تم نے اور تمہارے باپ نے آگے ہی بہت اذیت دے لی

ہمیں اب اور نہیں ،،،، جتنے سال تم لوگوں نے ہمیں

تکلیف دی ہے اسکا حساب تو میں لوں گا ہی _____ مگر
اگر تم میں سے کسی نے بھی میری بیٹی سے ملنے کی کوشش
"اکی تو اسکا انجام برا ہو گا۔۔"

یصال نے بنا لحاظ کے اسے وارننگ دیتے اسکا کالر جھٹکے
سے چھوڑا۔۔

"_____ نورے

نیلی آنکھوں میں جنون لیے وہ ایک بار پھر سے اسے باآواز بلند
پکارتا یصال کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

جب کچھ ہی لمحوں بعد اسکی پکار سنتی وہ پاگلوں کی طرح
بھاگتی سیڑھیاں اتر شاہ ویر کی جانب بھاگی تھی۔

مناہل حراساں سی یہ منظر دیکھ رہی تھی --

وہاں موجود ہر فرد ہکا بکا تھا ---

کیونکہ نورے شاہ ویر بیگ بنا کسی کی پراہ کیے ننگے پاؤں
بھاگتی اسکے سینے سے جا لگی ---

شاہ ویر نے اپنے بازوؤں کا استحقاق بھرا گھیرا اسکے گرد باندھے
جتائی نگاہوں سے یصال اور پھر ولی کو دیکھا --

ولی غصے سے آگے بڑھنے لگا جب سفینہ نے اسکا ہاتھ
تھامے اسے روک چکی تھی -

شش شاہ ویر تت تم ٹھیک ہو،،، چچ چوٹ کیسے آئی تمہیں
!-----

وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھری نم مستفکر نگاہوں سے دیکھتی پوچھ رہی تھی ۔

جب شاہ ویر کے چہرے پر پھیلی سرد مہری کی جگہ نرمی نے لی۔۔

وہ محبت سے نورے کے آنسو چنتا اسکے ماتھے پر بوسہ دینے لگا۔۔

جب وہ ایک دم سے سسکی،،،، کتنا تڑپی تھی وہ اس شخص کیلئے،،، سب کا کہا غلط ثابت کرنا چاہا تھا اسنے،، مگر اب وہ شخص خود آگیا تھا،

پھر بھلا وہ کیوں ثابت کرتی کہ وہ ایک ناٹک نہیں وہ ایک
حسین خواب ہے ایسا خواب جس کی تمنا ہر لڑکی کرتی ہے مگر
وہ حقیقت بنا تھا تو صرف اور صرف نورے کیلئے ----
"کھانا کھایا ----"

وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے وہاں ان دونوں کے سوا کوئی تیسرا
،، موجود ہی ناں ہو
اور اب اس بے باکی کے مظاہرے پر یصال کا صبر ٹوٹا ---
بہت ہو گیا تمہارا --- مسٹر شامیر بیگ اپنے بیٹے کو لو اور نکلو
"! یہاں سے ----"

پیچھے سے آتے شامیر اور ایزل کو دیکھ وہ بے حد بدتمیزی سے
بولا اور ساتھ ہی نورے کا بازو تھاما ---

”_____ ہاتھ چھوڑیں نورے کا

اسکے ہاتھ کو دبوچے وہ تیز لہجے میں پھنکارا ---
پاپا آپ پیچھے رہیں اسکی ہیروگری میں نکالتا ہوں
_____”

ولی آگے بڑھا --- نہیں اسے میں دیکھ لوں گا --- تم رکو

”،،، زرا

_____ ہاتھ چھوڑیں میرا،،، مجھے نہیں رہنا آپ کے پاس
”..... کچھ نہیں لگتے آپ میرے

،، نورے بن پانی مچھلی کی مانند مچلی تھی
جبکہ یصال اسے اگنور کئے شاہ ویر کی جانب متوجہ ہوا۔۔
"! نہیں چھوڑوں گا ہاتھ کیا کرو گے۔۔۔
یصال غصے سے بولا تو شامیر نے بے بسی سے آنکھیں میچی
۔۔
"! ہاتھ توڑ کر پھینک دوں گا آپ کا۔۔۔۔۔
اسنے بھپڑے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ جب ایزل آگے بڑھی
۔۔
"! خاموش رہو تم۔۔۔۔۔ خبردار اب بدتمیزی کری تو۔۔۔۔۔

ایزل کے بولنے پر وہ دونوں ہی خاموش ہوئے اب ایک
دوسرے کو غصے سے گھور رہے تھے ---

نورے شاہ ویر کے نکاح میں ہے --- اور اس معاملے کا
کوئی بھی حل لڑ جھگڑ کر نہیں نکلے گا -- ہم اس پر بیٹھ کر
بات کریں گے اور پھر جو بہتر ہوا وہی فیصلہ لیں گے
!---"

تمہارے شوہر نے میری بچی کو چھپا کر رکھا اتنے سال ، ہم
، سب اذیت میں رہے، میری بیوی ذہنی مریضہ بن گئی
تمہارے بیٹے نے زبردستی میری معصوم بچی سے شادی کر
کے اسکا برین واش کر دیا ---

اور تم چاہتی ہو کہ ہم بیٹھ کر بات کریں --
یصال نے اسے کافی غصے اور حیرت سے گھورتے ہوئے
پوچھا تھا --

ایزل نے سرد سانس فضا کے سپرد کی --
ہاں میں چاہتی ہوں کیونکہ اس ساری بات سے میں بھی تم
سب کی طرح انجان تھی ---
اب جو بھی فیصلہ ہو گا سوچ سمجھ کر اور حق پر کیا جائے
گا۔۔۔۔!

اسنے جان بوجھ کر شامیر کو بتایا۔۔۔۔ جبکہ شامیر جو پچھلے دو دنوں سے اسکی ناراضگی جھیل رہا تھا اسکے لہجے میں چھپے شکوے پر افسردہ ہوا۔۔۔

تو ٹھیک ہے ایزل۔۔۔ مجھے بھروسہ ہے تم پر۔۔۔ ہم مل کر بیٹھ کر بات کریں گے تب تک تمہارا بیٹا میری بیٹی کے نزدیک نہیں جائے گا۔۔۔۔!

.ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔۔۔,

مام میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔,

اسنے سرد لہجے میں ایزل کو ٹوکا۔۔

شٹ اپ شاہ ویر "_____ اگر ماں کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو
"! تو چلو میرے ساتھ ----

اسنے آخری خربہ آزمایا ---

ماں تھی وہ اچھے سے واقف تھی اسے کیسے ڈیل کرنا ہے
"----؛

شاہ ویر نے ایک نگاہ نورے پر ڈالی اور پھر جبرے بھینختے
ہوئے وہاں سے باہر نکلا----

Z a i n a b R a j p o o t

کھانا کھا لو!"____رات کے چھ بج رہے تھے مگر شاہ ویر

نے ایک گھونٹ پانی تک نہیں پیا تھا۔۔۔

راحب کب سے اسکے ترلے کر رہا تھا۔۔۔ جو بس کھڑکی کے

پاس کھڑا یصال ولا کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

بھوک نہیں اگر اب ایک بار اور کہا تو سالم پلیٹ تیرے منہ

"____میں گھسا دوں گا

اب کی بار اسنے غصے بھرے لہجے میں کہا تو راحب کے منہ کو

ٹپ لگی۔

ویسے ایک بات بتا تجھے کیسے پتہ چلا کہ نورے یصال انکل

"!کے گھر پر ہے۔۔۔

راحب نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھ پوچھا۔۔۔ کیونکہ وہ کافی حیران تھا۔۔۔

ریسٹ ہاؤس سے وہ بے ہوش لایا گیا تھا نورے کی خبر کیسے ہوئی اسے۔۔۔

اگر آئندہ یہ نام اپنی زبان سے ادا کیا تو پوری زندگی کسی کا نام نہیں لے سکے گا۔۔۔

وہ پورا اسکی جانب مڑا۔۔۔ اور گہرے سرد لہجے میں وارن کیا۔۔۔

سوری "_____ راحب نے تھوک نگلتے اسے سوری کہا۔

تم لوگ میرے وجود کو بے ہوش کر سکتے ہو، زنگر میرے
،، دماغ کو نہیں

چوٹ میرے وجود پر آئی تھی، میری حسیات بیدار تھیں۔۔۔
میں اسی وقت جان گیا تھا جب وہ ولی میری نورے کو لے
جا رہا تھا مگر میرا وجود میرا ساتھ نہیں دے پایا۔۔۔ ورنہ ایک
"..... قتل اور ہو جاتا وہاں

اسنے افسردگی سے کہا۔۔۔ جب سامنے گھر کی لائٹس آف ہوئی
۔۔۔ اسنے جلدی سے ہڈ سر پر ڈالا۔۔۔۔۔

مام پوچھیں تو کہنا ناراض ہو کر سو رہا ہے اگر اسکے علاوہ زبان
"! سے کچھ نکلا تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔

"!شاہ ویر تو وہ سو رہا ہے --

راحب نے جلدی سے بیڈ پر پڑے تکیوں کے اوپر دی چادر
کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

"ویری گڈ۔۔۔۔

اسکا گال تھپکتے وہ تیزی سے کھڑکی سے باہر پھلانگا۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

مجھے ولی نے سب بتایا ہے وشے۔۔۔۔ یہ سب لوگ بہت

اچھے ہیں ، تمہاری امی تو سچ میں تمہارے لئے روتی رہی

۔"ہیں۔۔۔۔ حالت دیکھو انکی۔۔۔

تم کیوں اتنی بے حس ہو چکی ہو۔۔۔ ایسی تو نہیں تھی تم

”

مناہل وہ واحد شخص تھا جو نورے تک رسائی کر پا رہی تھی

--

وگرنہ وہ کسی دوسرے کو سننے کو تیار نہیں تھی۔۔

میں سب سے اچھے سے بات کروں گی مناہل،، بس مجھے

”میرے شاہ ویر کے پاس جانے دیں

اسکے ہاتھ کو تھامے وہ سبز حسین نگاہوں میں ایک آس لئے

بولی۔۔۔

ایسا کیا جادو کیا ہے اس نے --- جو تمہیں اس کے سوا کوئی
”___ اور دکھائی ہی نہیں دے رہا

مناہل حیران تھی چند مہینوں میں وہ لڑکی جو پہلی بار شامی
ویر بیگ کو دیکھ بے ہوش ہو گئی تھی -

آج اسی کیلئے ایسے لڑ رہی تھی --

وہ میرا شوہر ہے --- میرا ہمسفر --- سب کچھ ہے وہ

نورے کا --- اسنے مجھے میرا بچپن دیا ان ماہ میں --- مجھے

بیوی کی طرح نہیں بلکہ کسی پری کی طرح سینچا ---

میرا ہر چھوٹا بڑا لاڈ اٹھایا اسنے --- میرے لئے راتوں کو

جاگا --- سب کیا اسنے جو اس دنیا میں نورے کیلئے کسی نے

نہیں کیا۔۔۔ اسنے مجھے میرا عکس دیا، مجھے میرا نام دیا مناہل
"۔۔۔۔ اور تم کہتی ہو بھول جاؤں اسے۔۔۔"

میں بھول جاؤں گی اسے۔۔۔ مگر یہ دل اس پر لکھا اسکا نام
کیسے مٹاؤں گی۔۔

کیسے اس ذہن میں بسی ان چند ماہ کی وہ یادیں مٹاؤں گی جن
کے لمحات ان ستائیس سالوں کی زندگی میں سب سے زیادہ
"حسین تھے۔۔"

وہ آنکھیں رگڑتے کہتی ایک دم سے بیڈ کے کونے پر جا بیٹھی
۔۔

مناہل کے پاس اب کہنے کو کچھ باقی نہیں رہا تھا۔۔

اگر وہ شخص سچ میں اتنا اچھا ہے تو میری دعا ہے میری جان
"کبھی اسے سے دور ناں ہو۔۔۔"

مناہل نے اٹھتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔ تو نورے نے
بمشکل سے ہچکی روکی۔۔

”!کھانا کھا لینا یاد سے۔۔

اسے حکم دیتی وہ دروازہ لاک کرتے باہر نکلی۔۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

وہ ایک دم سے اٹھی۔۔۔۔۔۔ دبے قدموں سے دروازے کے پاس جاتے اسنے دروازے کو لاک کیا اور پھر تیزی سے کھڑکی کھولی،،-

شاہ ویر بیگ لمحوں میں پھلانگتا اندر داخل ہوا۔۔۔

اور پھر کھڑکی کو اندر سے لاک کیا۔۔۔

لیمپ کی مدہم سی روشنی میں وہ سیاہ سوٹ میں ملبوس اس شاہانہ مرد کے خراشوں سے بھرے چہرے کو دیکھ بمشکل سے آنسوؤں روک پائی تھی۔

گلابی رنگ کے شارٹ فرائ میں کھلے سنہری بال جو اسکے اطراف سے ڈھلکتے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھے۔۔۔
روئی روئی بھگی حسین نگاہیں دیکھ،، وہ دھڑکتے دل سے آگے بڑھا،، تو نورے ایک بار پھر سے اسکے سینے سے لگی،، اپنے بازو کا ننھا حصار اسکے گرد باندھ گئی

کئی لمحے یونہی گزر گئے ، وہ دونوں ایک دوسرے سے لگے
جیسے اس خوف کو مات دینے کی کوشش کر رہے تھے جو ان
کے دلوں میں اس حادثے کے بعد ابھرا تھا۔۔
"درد تو نہیں زیادہ۔۔۔۔۔۔"

اسنے جھکتے ہوئے اسے بازو میں بھرتے متفکر سے لہجے میں
، پوچھا

تو نورے نے استحقاق سے اپنے بازوؤں اسکے گرد لپیٹے۔۔۔
"_____ ہاں ہو رہا ہے یہاں

،، وہ اسکے ماتھے پر بندھی پٹی پر ہاتھ رکھے نم نگاہوں سے بولی

تو بے ساختہ ہی شاہ ویر کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔۔۔ اسنے
نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔۔۔ ڈونٹ وری میں ٹھیک کر
"_____دو گاہ سب

اسکے بالوں کو پیچھے کرتے وہ ہر بار کی طرح لاڈ سے بولا اسکے
بال سنبھالنے لگا۔

پونی نہیں کی دو دن سے۔۔۔۔۔ دیکھو میرے بال کتنے روکھے
"ہو رہے ہیں۔۔

وہ اداسی سے اسکے بالوں کو چھوتے متفکر سے لہجے میں بولا تو
،، نورے کے دل میں گدگدی سی ہوئی
شفاف چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔

”تم نہیں تھے پاس،، مجھے بنانی نہیں آتی
اسکا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی نم ہو گیا تھا، ان دو دنوں میں
وہ اسے کھونے کے خوف سے کس قدر روئی تھی۔
یہ صرف نورے ہی جانتی تھی۔۔۔
اگر اب روئی تو بخدا بہت برا ہو گا۔۔۔۔۔ سب کے ساتھ
۔۔۔۔۔!،
اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ جنون
خیزی سے بولا تو نورے نے آنکھیں صاف کیں۔۔۔
”اچھا آؤ میرے ساتھ

وہ اسکا ہاتھ تھامے اٹھی،، آج اسکا نازک وجود بنا کسی دوپٹے کے تھا۔۔

،، وہ جھجھک نہیں تھی جو وہ پہلے محسوس کرتی تھی
"،، ہاتھ واش کرو

وہ اسے ہدایت دیتی خود ہاتھ دھو رہی تھی۔
شاہ ویر کی گہری نگاہیں اسی پر تھی جو کچھ بدلی بدلی مگر زیادہ
بھا رہی تھی۔۔

اسنے تیزی سے ہاتھ دھولے۔۔۔
وہ اسے لئے بیڈ پر آئی اور اسے بٹھایا۔۔۔
"بیٹھو۔۔۔"

اسے بٹھاتے وہ میز پر پڑے کھانے کی طرف بڑھی --
تم نے کھانا نہیں کھایا ناں میں جانتی تھی ،، تمہارا ہی ویٹ
"،، کر رہی تھی

وہ کھانے پر سے پلیٹ ہٹائے کسی بڑے کی طرح بول رہی
،، تھی

شاہ ویر کی آنکھوں میں حرارت ابھری ، وہ کافی سنجیدگی سے
اسے دیکھ رہا تھا --

"_____ تمہیں یقین تھا کہ میں آؤں گا

،، اسنے حیرت چھپائے پوچھا

"!لو کیا میں نہیں جانتی تمہیں -----

نورے ہنستے ہوئے کہہ سر جھٹک گئی اور پھر چاولوں کی چھج
اسکی طرف بڑھائی۔۔۔۔ شاہ ویر نے بائٹ لیتے وہی چھج پکڑ
کر اسے کھلایا۔۔

اور پھر اسے نرمی سے اپنے قریب کرتے اپنی گود میں بٹھایا
۔۔۔

اور اب وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا تھا۔۔
نورے اسے ساتھ ساتھ تنگ کر رہی تھی جبکہ شاہ ویر بیگ
، کیلئے جیسے وہ زندگی کی نئی رمق تھی
وہ بات کرتے ایک دم سے لگی، تو نگاہیں اس حسین شخص
پر ٹھہری جو یک ٹک اس اپسرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

نورے کا چہرہ بلش ہوا،،، وہ خود میں سمٹی نگاہیں جھکا گئی

--

شاہ ویر اپنی بے لگام ہوتی آنکھوں کو گھمائے دیوار کو دیکھنے
لگا۔۔

جب نورے کے ذہن میں کچھ گردش کرنے لگا۔۔۔

وہ ایک دم سے پاؤں پر زور دیے اونچی ہوئی۔۔

اور آنکھیں مضبوطی سے میچے وہ اسکے گال پر لب رکھے اسکے

،، سمجھنے سے پہلے ہی اس سے دور ہوئی

شاہ ویر کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔

آنکھوں میں جیسے حرارت ابھری تھی -- اسے یاد تھا اپنا
کہا۔۔۔

تو کیا نورے اسے اجازت دے رہی تھی اپنے نزدیک آنے کی
"۔۔۔۔"

"نور۔۔۔۔۔"

اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے نورے نے اسے خاموش کروا دیا
۔۔۔ اور خود اسکے سینے سے لگی --

میں تم سے دور نہیں جانا چاہتی شاہ ویر _____ مجھے
"_____ تمہارے پاس رہنا ہے..... تمہارے ساتھ

وہ جس قدر خوف سے بولی تھی --

شاہ ویر نے اسی مضبوطی سے اس خود میں بھینجا۔۔
یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے نورے۔۔۔۔ تم ان سے خوفزدہ
نہیں ہو۔۔۔۔ میں بس اس لئے خاموش ہوں کیونکہ وہ
تمہارے ماں باپ ہیں، اتنے سالوں سے سفر کیا ہے انہوں
نے۔۔۔۔

اگر تو یہ حرکت اس خوف کی وجہ سے تھی تو یاد رکھو۔۔۔ شاہ
ویر بیگ کبھی تم سے الگ نہیں ہو سکتا تم میرے دل و
دماغ میں بستی ہو، زندگی _____ اور اگر واقعی میں
، اس رشتے کی تکمیل چاہتی ہو تو بس سر کو ہاں میں ہلا دو
"_____ میں سمجھ جاؤں گا میرا برسوں کا سفر تمام ہوا

اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے و دیوانہ وار اس حسین
لکھڑے کو دیکھتا بولا۔۔

تو نورے نے بند آنکھوں سے بمشکل سے سر کو ہاں میں
جنش دی۔۔۔

جو محبت جو مان اسے اس شخص نے سونپا تھا کیا وہ اب بھی
"اسے خود سے محروم رکھتی۔۔۔"

شاہ ویر نے شدت سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

تو آنے والے لمحات کا سوچتے ہی نورے کی جان لبوں پر
،، آئی

شاہ ویر کے ہونٹ شدت سے اسکے چہرے کو چھو رہے تھے

--

وہیں نورے کا سانس ہر گزرتے پل کے ساتھ بھاری پڑنے

لگا۔۔۔۔

شاہ ویر بیگ اسے خود سے لگائے بیڈ پر نیم دراز ہوا اس پر

سایہ سا کر گیا۔۔

جو آج اسے اپنے وجود کے ساتھ ساتھ اپنی روح تک سونپ

چکی تھی۔۔

گزرتی رات کے ہر لمحے میں وہ اسے اپنی سانسوں سے بھی

قرب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

آج برسوں بعد اسکے عشق کی تکمیل ہوئی تھی اور اسکی جنون
خیزی پر نورے شاہ ویر نڈھال سی اسکی بانہوں میں پڑی
تھی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

”_____ کیا تم مجھے نہیں لے جاؤ گے ساتھ
وہ شوز پہن رہا تھا، جب نورے کی آنکھ اسکی غیر موجودگی کو
محسوس کرتے ایک دم سے کھلی
اسکی آواز پر شاہ ویر نے لب بھینچ لیے۔۔۔۔

مگر میں تو جانا چاہتی ہوں تمہارے ساتھ،، مجھے نہیں رہنا تم سے دور"_____ اپنا نازک ہاتھ اسکی گردن کے گرد

، لپیٹے وہ بے چینی سے بولی

مگر پھر شاہ ویر کے شدت بھرے حصار کی گرفت اسے اپنے ،، الفاظ کی پیچیدگی کا احساس دلا گئے

دور تو میں بھی نہیں رہنا چاہتا تم سے نورے ،،، اور اب تو !،، بالکل بھی نہیں

تھوڑی سے اسکا چہرہ اونچا کیے وہ خمار بھرے چہرے سے بے قراری سے بولا۔۔

_____ تو نورے کے گال گلال ہوئے

میں سب کو بتا دوں گی شامیر انکل مجھے کیوں لے گئے تھے
یہاں سے _____ میں اپنی مرضی سے نہیں آئی,, پھر
"!سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ پھر وہ مان جائیں گے۔۔۔۔
اششششش _____ تم کسی سے کچھ نہیں کہو گی
نورے شاہ ویر بیگ۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے
کردار پر کوئی بھی انگلی اٹھائے یا پھر اس پر بحث و تکرار
کرے، یہ بات شاہ ویر بیگ مر کر بھی نہیں ہونے دے
گا۔۔۔ اس معاملے کو میں ہینڈل کروں گا,, مگر تم کسی سے
"!_____ کچھ نہیں کہنے والی، اور یہ میرا حکم ہے

گہرے سنجیدہ لہجے میں اسکے چہرے کو قریب سے دیکھتا وہ
حکمیہ بولا۔

،، تو نورے کی آنکھوں میں اسکے لئے محبت اور عزت بڑھی
کیا تھا وہ شخص _____؛ اس قدر عزت، محبت، مان
"کہاں تصور کیا تھا اس معصوم نے۔۔۔۔

اپنے اس چھوٹے سے دماغ پر زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت
نہیں،، اور ہاں کل اچھے سے تیار ہونا یا شوہر کو خوش کرنا
"سیکھو _____؛

وہ اسکے گال کو چومتے کان میں معنی خیز سرگوشی سے بولا۔۔۔

تو نورے خود میں سمٹ سی گئی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں عرق
آلود ہوئیں ----

مجھ پر یقین کر کے اپنا آپ مجھے سونپنے اور اس خوبصورت
رشتے کی تکمیل کر کے مجھے معتبر کرنے کا بے حد شکریہ
!_____ میری زندگی

وہ اسکی آنکھوں کو چومتا پیشانی پر دہکتے ہونٹ ثبت کرتے
گہرے لہجے میں بولا۔ تو نورے کو اپنا آپ معتبر سا لگنے لگا۔۔
وہ شخص اسے مان عزت سونپتا اسکی روح پر لگے ان گہرے
،، زخموں پر مرحم رکھتا اسے ہر طرح سے اپنے نام کر چکا تھا
!_____ آپ کو دیر نہیں ہو رہی اب

اسکی گستاخیوں سے گھبراتی وہ پلکیں گرائے شرم سے دھکتے
گالوں سے اسے دیکھ نظریں چراتی لرزتے ہوئے وجود سے بولی

تھوڑی دیر بعد چلا جاؤں گا اب جانے کا دل کس کمبخت کا
"اکرے گا۔۔۔۔۔"

وہ مخمور سے لہجے میں نیلی خوبصورت نگاہوں سے اسکے وجود کو
دیکھ معنی خیزی سے بول ایک بار پھر سے اسے اپنے قریب
کر گیا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

ولی "_____ وہ اسکے سینے پر انگلی سے گول گول
، لکیریں کھینچ رہی تھی
جبکہ وہ ہنوز خاموش لیٹا جاگتے ہوئے بھی آنکھیں موندے
، لیٹا تھا
ہمممممم۔!..... کافی دیر بعد گو اسنے بولنے کی اجازت دی
، تھی
مجھے لگتا ہے کہ شاہ ویر سچ میں وشے سے محبت کرتا ہے
!"۔۔۔ ہمیں اسے ایک مو۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ من ---- اسکی طرف داری کرنا بند کرو
اب،،،، کیا تم نہیں جانتی کس حال میں پہنچا دیا اس
خاندان نے میری بہن کو۔۔۔؟

بچپن سے ان کی وجہ سے میری ماما اتنا روئی،، میری بہن
کے زندہ ہونے کے باوجود بھی میں اس گلٹ میں جیتا رہا کہ
میں نے اپنی بہن کو مارا،، میری ماں مجھ سے اپنے آپ
سے اتنے برسوں سے خفا رہی۔۔

کیا سب کچھ بھول جاؤں میں،،،؟ معاف کر دوں سب کو
---- پہلے اسکے باپ نے اتنے سال میری معصوم بہن کو

چھپائے رکھا جانے کتنا عرصہ چھپاتا اگر میں اپنے کانوں سے
اسکی باتیں ناں سن لیتا ---

”! اور اب اوپر سے اس کا بیٹا ---

ولی تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر تم تصویر کا ایک پہلوں دیکھ
رہے ہو،، شاید خمزہ انکل اور شامیر انکل نے کسی مجبوری
_____ کے تحت وشے کو چھپایا ہو

وہ جانتی تھی اسکا غم بڑا تھا مگر ایک باوفا بیوی ہونے کے
ناطے وہ اسے کچھ بھی غلط فیصلہ نہیں لینے دے سکتی تھی

“

چلو مان لیا من کہ ان مجبوری رہی ہوگی، مگر اتنی بڑی کون سی مصیبت آگئی،، اور اس شاہ ویر کو دیکھا۔
کس قدر اکڑ کے میرے سامنے میری ہی بہن کو اپنی کہتا رہا
،،“

اسکا دل بدگمان تھا اور ایسے میں انسان کچھ بھی ٹھیک غلط
،، نہیں سوچ پاتا

،،،، وہ اسکی بیوی ہے ولی

”جو بھی ہو وہ لڑکا مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔“

ولی کے سامنے پھر سے وہی منظر لہرایا جب وہ اسی کے
سامنے اسکی بہن کو سینے سے لگائے کھڑا تھا،۔

تم نے وشے کو نہیں دیکھا پہلے سے،، تم نہیں جانتے وہ
لڑکی جو کسی شخص کو دیکھ اسکے بلانے پر خوف سے بے
ہوش ہو جاتی تھی وہ کیسے اتنی بدل گئی
وہ لڑکی جو بات کرتے اٹک جاتی تھی،، کبھی کھل کر ہنسی
تک نہیں تھی --

وہ کیسے بنار کے اس شخص کی صفائی دے رہی تھی اسکے گن
، گان کر رہی ہے

آخر اتنے ماہ میں ایسا کیا بدلا،، آخر شاہ ویر نے ایسا کیا جادو کیا
کہ وہ ڈری سہمی اپنے سائے سے بھی ڈرنے والی لڑکی اتنی
"نڈر کیسے بنی ----"

مجھے کچھ نہیں جاننا۔۔۔۔ آخری فیصلہ ماما کا ہے میں نے
کہہ دیا ہے ان سے وہ جو بھی فیصلہ لے گی مجھے منظور ہو
"اگّا۔۔۔"

ولی نے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی،، اور اب مناہل
اسے کچھ کہنے کیا بولنے کی بھی حقدار نہیں رہی تھی،۔ وہ بس
اپنی دوست کے حق میں دعا کر سکتی تھی جو وہ کر رہی تھی
“

Z a i n a b R a j p o o t

"کیا سوچ رہی ہو_____؟"

سردی میں رات کے پچھلے پہر اسے چھت پر یونہی کھڑا دیکھ
وہ شال اسپر اوڑھتا اپنے حصار میں لئے پوچھنے لگا۔۔
ناراضگی کے باوجود بھی ایزل میں ہمت نہیں تھی۔
،، کہ وہ اس شخص کا حصار توڑتی
سوچ رہی ہوں وقت کتنا کچھ بدلتا ہے یا پھر کچھ تلخ حقیقتیں
، انسان کو بدل دیتی ہیں
اسکا اشارہ نورے کی طرف تھا۔۔
شامیر نے سرد سانس فضا کے سپرد کی،،۔
ایزل کیا تم نہیں جانتی اپنے شامیر کو۔۔۔۔۔؟ میرا ارادہ
"کسی کو ہرٹ کرنے کا نہیں تھا۔۔۔"

اسنے جیسے سمجھانا چاہا تھا۔۔

تو پھر کس ارادے سے چھپائے رکھا آپ نے اس بچی کو
۔۔ سب جانتے ہوئے بھی، اسکی روتی بلکتی ماں میری
آنکھوں سے نہیں جاتی شامیر کیا کہوں اسے۔۔۔ میرا شوہر
"اسکا گناہ گار ہے۔۔۔"

ایزل جیسے اب صبر کی انتہاء پر پہنچی اسکے سامنے پھٹ پڑی
تھی۔

اسے چھوڑیں،، اپنے بیٹے کے بارے میں کیا کہیں گے
"_____ شامیر

وہ چھوٹا سا تھا جب اسنے ایک ہی بات کی رٹ لگائے رکھی،۔

نورے زندہ ہے نورے زندہ ہے "_____ تم سب دیکھتے
ہوئے بھی انجان رہے ، اسے سائکیٹر سٹ کے پاس لے
گئے ، دوا ، دعا ، سب کر ڈالا --- وہ راتوں جاگتا رہا ، اتنی
اذیت سہی --- مگر تم نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ بیٹا تم
صیصیح کہہ رہے ہو ،، وہ بچی زندہ ہے --- ! کیوں نہیں کہہ
"،، پائے ،، آخر ایسی کیا مجبوری تھی
وہ اسکے بازو کو جھنجھوڑنے لگی ،،-
مجبوری تھی ایزل میں نہیں بتا سکا ، ناں ہی کبھی بتاتا کیونکہ
"_____ نورے

ڈیڈ"_____ شامیر کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی شاہ
_____ ویر اسے روک چکا تھا

وہ دونوں حیرت سے مڑے --- جہاں وہ ہشاش بشاش
حسین چہرے والا سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ انکی طرف بڑھا،،-
نورے کا ماضی جیسا بھی رہا،، مجھے کسی سے اسکی ڈسکشن
نہیں کرنی،، ناں ہی آپ کریں گے ---!،

،، وہ کہہ رہا تھا شامیر ایزل اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے
آپ نے جو بھی کیا مجھے آپ پر فخر ہے اور ساری عمر رہے
گا،، مگر آپ ناں ہی مام ناں ہی اسکے گھر میں سے کسی کے
"،، سامنے بھی کوئی صفائی دیں گے

،، مگر شاہ ویر "_____ ایزل کی حیرت بڑھی اسنے اسے ٹوکا

میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں ،، اور لباس

،،، بدن ڈھکنے کے کام آتا ہے ناں کہ عیاں کرنے کے

میری بیوی کی عزت اسکی پارسائی مجھے اپنی زندگی سے بھی

، زیادہ عزیز ہے

میں کبھی برادشت نہیں کروں گا کہ کوئی بھی اسکے اوپر سوالیہ

نشان لگائے چاہے وہ اسکے گھر والے یا میرے گھر والے ہی

"!_____ کیوں ناں ہوں

وہ کہہ رہا تھا جبکہ اسکے والدین اسے مسہوت سی نگاہوں سے

،، دیکھ رہے تھے

،، یہ انکا بیٹا تھا۔۔۔۔۔ اتنی بڑی بڑی باتیں
میں جانتا ہوں مام،، آپ ایک بہترین عورت ہیں جیجی آپ
ایک بہترین بیٹی، ایک بہترین بیوی اور کامل ماں ہیں،، میں
"آپ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔"
وہ ایک پل کو رکا تو گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے
،، ہوئے

آپ ایک بار کوشش کریں نورے کے گھر والے مانے تو
ٹھیک۔۔۔۔۔ ورنہ میں اسے اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔
کیونکہ شاہ ویر بیگ اپنا حق چھیننا جانتا ہے!_____،

اسنے ڈھکے چھپے لفظوں میں اپنا پروگرام بتایا تو ایزل کی آنکھیں پھیلی،، جبکہ شامیر پہلے سے جانتا تھا وہ ایسا ہی کچھ کہے گا۔۔۔۔

"رات بہت ہو چکی ہے اب آپ لوگ ریٹ کریں۔۔
دونوں کو مخاطب کرتے وہ محبت سے کہتا ان کی آنکھوں سے
اوجھل ہوا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

نورے نہیں آئی،، "_____ سفینہ نے چمچ پلیٹ میں
گھماتے آس سے مناہل کو دیکھ پوچھا جس نے سر نفی میں
ہلا دیا۔۔

سفینہ کے دل کو کچھ ہوا تھا،، بمشکل سے آنسوؤں پیتے اسنے
خود پر ضبط کیا۔۔

!"_____ السلام علیکم

"،، تم۔۔۔۔۔ کس کی اجازت سے اندر آئے
یصال خمزہ کو دیکھ ایک دم سے بھپرا جگہ سے اٹھا۔۔۔۔
،، جبکہ خمزہ اور روحان گھبراہٹ سے اسے دیکھ رہے تھے
مجھے بس وریشے سے ملا دیں میں ایک نظر دیکھ کر چلا جاؤں
گا۔۔۔!"

اسنے التجائیہ لہجے میں کہا۔۔۔ تو یصال کا خون کھولا۔۔۔
!"میری بچی کا نام بھی مت لینا اپنی گندی زبان سے۔۔۔۔

وہ اسے جھٹکے سے گرمیاں سے تھامتا چلایا تھا۔۔

روحان بے بسی سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا، جس بچی کی پرورش کیلئے اسکے دوست نے اپنی بیوی اپنے بچے کو چھوڑ دیا آج اسی کے گھر والے اسے دھتکار رہے تھے۔

"بابا۔۔۔۔"

وہ ہاتھ اٹھانے لگا جب نورے بھاگتی ہوئی نیچے اتری۔

چھوڑیں میرے بابا کو۔۔۔۔۔ کیوں مار رہے ہیں ان

"!_____کو"

اسکی آنکھوں میں آنسوؤں تڑپ تھی،، وہ یصال کو پیچھے کرتے ، غصے سے کہتے بنا جھجھکے خمرہ کے سینے سے جا لگی

جبکہ خمرہ اسے چپ کرانا چاہ رہا تھا جو سننے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

یہ گندے ہیں کیونکہ انہوں نے آپ کی کچھڑ سے بھری ادھ مری بیٹی کو سینے سے لگایا، اسے فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا۔۔۔ اپنے سینے سے لگا کر پالا۔۔۔۔

بیس سال کی لڑکی جسے کھانا تک بنانا نہیں آتا جانتے ہیں یہ گندہ آدمی مجھے آج تک کھانا اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھلاتا رہا۔۔۔

!"،،، وریشے میری جان بس کرو

آنسوؤں سے بھری نم نگاہوں سے اپنی بچی کو سنبھالنے کی
کوشش کرتے خمرہ نے اسے سینے سے لگانا چاہا، جو رک
نہیں رہی تھی ---

میری وجہ سے ان کی سگی اولاد ان کا بیٹا ان کی بیوی ان کو
چھوڑ گئی، مگر یہ گندے ہیں،، آپ آپ میرے ماں باپ
ہیں ناں --- "وہ آگے بڑھی،، یصال کے کانپتے سینے پر
ہاتھ رکھا،،-

سفینہ بے جان سی ہوتے کرسی پر ڈھے سی گئی تھی،،-
جس حال میں یہ مجھے لے کر گئے تھے اگر آپ دیکھ لیتے تو
مجھے دھتکار دیتے، یہ ہے سچ --- اٹھارہ سال کی تھی جب

انہوں نے اس گندے آدمی نے مجھے کہا کہ وہ میرا باپ
نہیں ---- وہ میرے ماں باپ کو جانتا ہے اب میں سب
اچھا برا سمجھ سکتی ہوں ---

اگر میں چاہوں تو وہ مجھے میرے گھر والوں کے پاس چھوڑ
"ادیں گے ----"

جانتے ہیں میں نے آپ کو نہیں انہیں چنا۔۔۔ کیونکہ وہ ہر
،، وقت پاس تھے ،، میں روتی تھی تو مجھے سینے سے لگا لیتے
مجھے جینا بھول گیا۔۔۔ اس آدمی نے دی نئی زندگی ----
سزا کو ملنی چاہیے ناں ان کو۔۔۔۔ "تو ایسا کریں پہلے مجھے
"جان سے مار دیں پھر میرے بابا کو۔۔۔۔۔"

وہ خمرہ کے آگے ڈھال بنی کھڑی کسی شیرنی سے کم نہیں
تھی۔۔۔۔

روحان جو پہلے افسوس سے اپنے دوست کو دیکھ رہا تھا اب
رشک سے اپنے دوست کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جس کی تربیت اسے نورے کے روپ میں نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

”!،،، وریشے گریا بس کرو۔۔۔۔ بابا مر جائیں گے میری بیٹی
خمرہ نے اسے کھینچتے سینے سے لگایا تو وہ بے آواز رونے لگی

۔۔۔۔

آپ چلیں میرے ساتھ،،، وہ اسے ساتھ لیے اپنے کمرے
کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

،، وہاں موجود کسی کی ہمت نہیں تھی وہ اسے روک پاتا

Z a i n a b R a j p o o t

”!کھانا کھایا میری بیٹی نے۔۔۔۔۔

،، وہ اسکی گود میں سر رکھے آنکھیں موندے لیٹی تھی

جبکہ خمرہ اسکے بال سہلا رہا تھا۔۔۔

بابا رات کو کھایا تھا شاہ ویر کے ساتھ،، ”!اسنے عادت کے

مطابق اسے سچ بتایا۔۔۔ اب اپنی غلطی پر فوراً سے آنکھیں

،، پھیلائے زبان دانتوں تلے دبائی

خمرہ کو پہلے حیرت ہوئی پھر اس شیطان کا سوچتے اسنے سر

جھٹکا اور ہنس دیا۔۔۔۔۔

”کیسا لگا وہ شیطان _____؟

وہ اب اسے شرارت سے چھیڑ رہا تھا۔۔۔ شاید جو خوف تھا

،، اسے دور کرنا چاہتا تھا

”!شیطان ناں کہیں وہ میرے شوہر ہیں۔۔۔

وہ ایک دم سے شاہ ویر کی طرف داری میں بولی۔۔

تو خمرہ کا منہ حیرت سے کھل گئا۔۔۔

واہ بھئی کیا بات ہے ایسا کیا جادو کر دیا اس باگڑ بلے نے جو

”!_____ بابا کی شیرنی اسی کیلئے بابا سے لڑ رہی ہے

کچھ نہیں بابا، بس وہ بہت اچھے ہیں،، گزری شب کی اسکی

،، شدتیں اسکی محبت یاد آتے ہی چہرہ شرم سے گلال ہوا تھا

اگر وہ اچھا ہے تو میری دعا ہے اللہ میری بیٹی کو صدا آباد رکھے
!_____ آمین

خمرہ نے دل سے اپنی بیٹی کو دعا دی --- اور پھر مدعے کی
طرف آیا جسکے لیے شاہ ویر نے اسے بھیجا تھا۔۔۔۔
بیٹا آپ کی ماما، بہت ترپٹی ہیں آپ کیلئے،، کیا آپ انہیں
_! سینے سے نہیں لگاؤ گے۔۔۔

سفینہ کے ذکر پر وہ چونکی۔۔
ایک دم سے آنکھوں میں وہ تھکن زدہ چہرہ لہرایا۔۔۔
کیا تم چاہتی ہو کہ روزِ محشر تم اپنی ماں کی گناہگار بنو۔۔۔ وہ
ساری عمر تمہارے مرنے پر روتی رہی اور اب بھی روتی ہے

تمہارے جیتے ہوئے بھی دور ہونے پر، ان کو سینے سے لگاؤ
میرا بچہ۔۔۔

"یہ رشتے تمہارے اپنے ہیں
"اگر بابا۔۔۔"

بابا کی فکر مت کرو میں ساتھ ہوں تمہارے۔۔۔۔! میں کبھی
"نہیں بھول سکتا اپنی پری کو۔۔۔۔"

، خمرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو نورے کو تسلی ہوئی
وہ اب سفینہ سے مل سکتی تھی۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

"کیا میں اندر آ جاؤں۔۔۔؟"

وہ دوا کھا رہی تھی جب دروازے کے بیچ کھڑی نورے نے
دستک دیتے پوچھا۔۔۔ یصال اور سفینہ چونکے، حیرت سے
،اپنی بچی کو دیکھا

جو آج خود سے انکے پاس آئی تھی۔۔

"بیٹا آؤ پوچھ کیوں رہی ہو۔۔۔؟

یصال لیپ ٹاپ صوفے پر رکھے اسکی جانب بڑھا۔۔

"!تو سفینہ نے دوا واپس رکھ دی۔۔۔۔۔

"!کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں؟۔۔

وہ جھجھک سے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے بولی تو یصال نے

سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

"کیا آپ لوگ بیٹھیں گے نہیں۔۔"

وہ خود کو گھورتے اپنے ماں باپ سے مخاطب ہوئی۔

تو لگے ہی لمحے وہ اسکے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔۔

آئی ایم سوری میں نے بدتمیزی کی ایسا نہیں

کرنا چاہیے تھا۔۔۔ "وہ کان پکڑے سوری کرنے لگی

جبکہ اسکے نکھرے نکھرے روپ کو آنکھوں سے دل میں

اتارتے وہ دونوں ہی اسکے قریب ہوئے۔۔۔

"!سوری مت بولو بیٹا، آپ اپنی جگہ ٹھیک ہو۔۔۔۔"

سفینہ نے اسے پرسکون کیا۔۔۔۔ اس کے بعد وہ تینوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے ، مناہل ایک دم سے اندر آئی تو اندر کے خوش گوار ماحول کو دیکھ اس کا چہرہ چمک پڑا۔۔
"مجھے لگتا ہے اب کھانا کھا لیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔
نورے نے معصوم سامنے بنائے کہا تو وہ تینوں ہنس دیے

۔۔
آپ لوگ بیٹھیں آج یہیں محفل لگے گی کھانا یہیں لاتی ہوں۔۔۔

،، مناہل کہتے کمرے سے نکل گئی
"!السلام علیکم۔۔۔۔

ولی جو کام سے لوٹا ماما پاپا کو سلام کرنے آیا تھا۔۔۔ اب وہاں
جمی محفل کو دیکھ وہ حیران ہوا دروازے کے بیچ رک گیا۔۔۔
بھائی اندر آ جائیں کھانا آنے والا ہے، مل کے کھائیں
!"_____گے

نورے کی چمکتی کھلکھلاہٹ میں کہے گئے لفظ پر وہ چونک سا
گیا۔۔

اسنے سوالیہ نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھا،، جس پر سفینہ
نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔

وہ جھجھکتا ہوا آگے بڑھا،، اور انکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔
!"_____گرم گرم بریانی،، حاضر ہے

، مناہل بریانی لیے وہاں پہنچی باواز بلند بولی
،، تو سبھی چونکے

ولی نے گردن موڑے اپنی بیوی کو دیکھا۔۔
،،، جو آج کافی چمک رہی تھی

وشے کی فیورٹ ڈش بنی ہے آج ،، اور آج اسی خوشی میں
"اولی ہمیں باہر آئس کریم کھلانے لے جائیں گے۔۔۔
مناہل نے اندر آتے ساتھ ہی ایک نیا فرمان جاری کیا۔ تو
سبھی ہنسے۔۔۔

کس خوشی میں ،، محترمہ آرام سے بیٹھو گھر میں جو فریج میں
آئس کریم پڑی ہے وہ کھا لو ،،،!،

وہ سر نفی میں جھٹکتا ہری جھنڈی دکھا گیا۔

ایسا تو نہیں چلے گا۔۔۔ تم دونوں مجھے ٹریٹ دو گے مگر ابھی

”!،، کیلئے ولی کی طرف سے آئس کریم

پلیٹ پکڑتے اب کی بار نورے نے لقمہ دیا۔۔

سفینہ تو بس نہال جاتی اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔

”!ہم دونوں کس خوشی میں دیں گے۔۔۔۔

منال نے حیرت سے اس لڑکی کو گھورا جو اسے ہی ٹکر رہی

تھی۔

یار تم میری دوست ہو اور ولی میرا بھائی، اب شادی کی

!،، ٹریٹ دینا تو بنتا لے

نورے نے یصال کو دیکھ آتکھ دبائی --

ہاں ہاں بنتا ہے بھائی ، میری بیٹی کا حق ہے جتنی چاہے
،،، آئس کریم کھائے

اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے یصال نے لاڈ سے کہا تو اپنی طرف
،، داری پر وہ کھل اٹھی

اب پایاکہ رہے ہیں تو منع نہیں کر سکتا ، کھانا کھاؤ دونوں کو
"! لے چلتا ہوں --

ولی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سفینہ نے اپنے شیر بیٹے کو
_ سینے سے لگایا

"! _____ میرا بچہ

ولی نے آسودگی سے سفینہ کے کندھے پر سر رکھا وہ جانتا تھا
اسکی ماں اپنے رویے پر شرمندہ ہیں مگر وہ کبھی انہیں
، شرمندہ نہیں ہونے دیتا ، یہی اسکی تربیت تھی
"اپا آپ بھی تو کھائیں ---"

خود کو دیکھتے یصال کو نورے نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ
سر ہاں میں ہلا گیا ۔

آج برسوں بعد اس گھر میں پہلے جیسی رونق ، تھی جہاں زندگی
روٹھ چکی تھی آج وہاں زندگی سے بھرپور قہقہے گونج رہے تھے
،،

"یقیناً ان کا امتحان ختم ہو چکا تھا اب -----"

Z a i n a b R a j p o o t

”ڈیڈ مام لان میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔۔۔۔۔؟
سفید سوٹ پر سیاہ جیکٹ زیب تن کیے وہ آنکھوں پر چشمہ
لگائے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ایزل کا منتظر تھا جب شاہ
ویر نے اسے اطلاع دی۔۔

وہاں کیوں اسے بولو جلدی چلے،، ہم لیٹ ہو رہے ہیں
!“_____

شامیر نے عجلت میں کہا ایزل کیلیے اسنے سرپرائز تیار کیا تھا
اور اسے خمرہ اور روحان سے ملنے کا کہتے تیار ہونے کا کہتا وہ
اب اسے سرپرائز دینے کا سوچ ہی خوش ہوئے جا رہا تھا۔۔

”اپتہ نہیں یار آپ دیکھیں تو وہ بہت پریشان ہیں ----
موبائل فون پر کچھ ٹائپ کرتے اسنے عجلت سے کہا تو شامیر
لان کی طرف گیا۔۔

”تمہارے ڈیڈ کہاں گئے،،؟

سفید سوٹ میں نک سک سی تیار وہ باہر آئی تو شاہ ویر اسکا
منتظر تھا۔

پریٹی لیڈی وہ چلے گئے ہیں مجھے حکم دیا ہے آپ کو ڈراپ کر
دوں!_____،

اسنے کہتے ایک ادا سے ایزل کا ہاتھ تمہارے محبت سے چوما۔۔

ایزل چونکی پھر اسکی شرارت پر ہنستے وہ اپنے لئے پہلے سے
کھلے دروازے سے اندر بیٹھی ---

سیٹی بجاتے شاہ ویر نے پیچھے دیکھا۔

اسکی نیلی آنکھوں میں شریر تاثرات تھے وہ تیزی سے گاڑی
کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔۔

اور گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی زن سے سٹارٹ کر دی۔۔۔

شش شاہ ویر ایزل ،،،،، شاہ ویر چھوڑ میری بیوی کو

!"_____کینے۔۔۔۔۔ میں تیرا خون پی جاؤں گا

پاؤں سے جوتا اتارتے اسنے نظروں سے اوجھل ہوتی گاڑی پر

،، مارا

اور پھولتی سانسوں سے کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے وہ نیلی
آنکھوں میں غصہ لیے دانت کچکچانے لگا۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

اوہ۔۔۔۔۔ یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔۔۔" !ایزل دروازے سے
نکلی،، تو سامنے کھڑے آدمی سے جھکتے پھولوں کا سرخ
_____ گلدستہ اسکی طرف بڑھایا
وہ خوشگوار حیرت سے پلٹی اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی جو چار سو
والٹ کی سماء دیتا پھر سچ بول گی۔

بدمعاش _____؟ "ایزل نے اسکا گال تھپکتے سر کو

جھٹکا اور پھر سر نفی میں ہلایا۔

"یہ بھی میں نے نہیں کیا۔"

وہ ہوٹل کے عین وسط میں پہنچی تو پھولوں کی پونچھار ہونے لگی، وہ پھر سے حیرت سے مڑی، تو شاہ ویر نے فوراً سے

انکار کیا۔۔۔

،، ایزل اسکی ادا پر مسکرائی

شاہ ویر جانتا تھا اسکی ماں اس ساری تیاری کا کریڈٹ اسے دے رہی ہے جمبھی اسنے مسکراتے ہوئے اپنے بالوں میں

،، ہاتھ پھیرا

!"_____ اب یہ کچھ زیادہ ہے

سامنے لگے ایک ہی خوبصورت ٹیبل نے اطراف میں کھڑے
بوائے جو وائن بجا رہے تھے انہیں دیکھتی وہ گلابی چہرے سے
بولی --

اسکا بیٹا اتنا کچھ کر رہا تھا اور شوہر کو تو ذرا پرواہ نہیں تھی -
وہ مزید بدگماں ہوئی شامیر سے ---

چلیں !"_____ وہ ایزل کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا،، اور
!"پھر سب سے پہلے اسے ڈانس کی آفر کی --

"ایزل ہنسی _____؛

."_____ اپنا ہاتھ شاہ ویر کے ہاتھ پر رکھا

،، شامیر کے مانو تن بدن میں آگ لگ چکی تھی
اسکی بیوی کا سرپرائز جو اسنے ساری رات جاگ کر سوچ کر تیار
کیا تھا اسکا کلموہا بیٹا لمحوں میں اسے تباہ کر چکا تھا ---
"مسمم مام بچائیں پلیز اپنے ظالم شوہر سے ---
وہ ایک دم سے ایزل کے پیچھے چھپے شامیر کے خطرناک
تیوروں کو دیکھ بولا ---
کیا ہو گیا ہے شامیر ،، کیوں میرے بچے کے پیچھے لگے
"!ہو۔۔
ایزل نے اسکے چہرے پر لاڈ سے ہاتھ پھیرتے شوہر کو غصہ
دکھایا ؟

بچہ،، یہ بچہ ساری عمر میری خوشیاں کھاتا رہا،، کسی کالی
رات کو پیدا ہوا تھا یہ، میں نے جب بھی کوئی سرپرائز پلان
کیا۔۔۔ اس کلمو ہے کھوتے نے اسے تباہ کر دیا۔۔۔
اور آج، وہ شوز کو ہاتھ میں پکڑے پھر سے آگے ہوا۔۔۔
آج اس نے پھر سے میری محنت پر پانی پھیر دیا۔۔۔
ویٹر حیرت سے اس سارے منظر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔
ممممم مام اہہ "_____ شامیر نے جیسے ہی اسے مارنا چاہا
وہ معصوم سی شکل بنائے چلانے لگا۔۔۔
بس کر دیں شامیر کیا کر دیا میرے بچے نے،، خود ہی تو مجھے
"!!،، چھوڑ کر آئے تھے،، کیا ہو گیا اگر وہ لے آیا

ایزل نے پھر سے حملیت کی۔۔

تو شاہ ویر ہاتھ اٹھائے بھنگڑا ڈالنے لگا۔۔۔

_____ دد دیکھو اسے کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔ "اوہ چلایا

"!،،، کیا کر رہا ہے کھڑا ہی تو ہے

ایزل کے دیکھنے پر وہ ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا ہو گیا۔۔

بی یہ ایک نمبر کا کمینہ انسان ہے۔۔ آج اسے نہیں چھوڑوں

"!،،، گا میں

مام آپ کے شوہر کا دماغ گرم ہو چکا ہے آپ ان کو دیکھیں

میں نکلتا ہوں۔۔۔۔۔ "ایزل کے گال پر بوسہ دیے وہ باہر

کو بھاگا۔۔

!"_____ شامیر بس کریں

,ایزل نے اسکے بازو کو تھاما جو غصے سے ہانپ رہا تھا

"!کس پر چلا گیا ہے یہ-----

اسنے تیز تیز سانس لیتے تاسف سے کہا--

"آپ پر ہی گیا ہے اب افسوس کیسا-----؟

اسکی بگڑی حالت سرخ چہرے کو دیکھتے ایزل نے شرارتا کہا

--

تو شامیر سرد آہ بھرتے رہ گیا--

Z a i n a b R a j p o o t

سر آپ کو کوئی بلا رہا ہے وہاں،،؟ "وہ تینوں آئس کریم بار
میں بیٹھے تھے جب ویٹر نے ہاتھ باندھے مہذب سے لہجے
میں کہا

ولی نہ حیرت سے سڑک کی دوسری جانب دیکھا۔۔

،، جہاں دو آدمی کافی سنجیدہ سے کھڑے تھے

"!،، میں جاتا ہوں، تم دونوں ویٹ کرو میں ابھی آیا

اسنے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک نگاہ خجاب کے حالے میں

،، لیپٹے ان دونوں کے چہروں کو دیکھ وہ جگہ سے اٹھا

"!،، تمہیں نہیں لگتا تمہیں اپنے شوہر کے پیچھے جانا چاہیے

مناہل کوئی بات کرتی اس سے پہلے ہی کرسی کھینچتا وہ شاہانہ
مرد ببل گم چباتے ہوئے بولا۔۔

مناہل نے غصے سے اس نیلی آنکھوں والے بے کو گھورا
وہیں سیاہ خجاب کے حالے میں دیکتے اس حسین چہرے،
پر پھیلیتی سرخی اور خوشی دیکھ وہ مسرور سا ہوا۔۔

اس سے پہلے کہ میرا شوہر تمہارا قیمہ بنائے چلے جاو خیریت
!_____ سے

مناہل نے جتنا تے ہوئے لہجے میں کہتے نورے کے ہاتھوں کو
تھاما۔ تو شاہ ویر کی آنکھوں میں جنون ابلا۔

ایک بار دیکھ تو لو پیچھے کیا ہو رہا ہے "!" وہ اپنے جنون پر قابو پاتے اسکے ہاتھ کو جھٹکتا مسکراتے ہوئے لہجے میں بولتا نورے کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ گیا۔۔۔

بی یہ چڑیل کون ہے اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے ولی کے "!"، گلے لگنے کی

مناہل نے آنکھیں پھیلائے پیچھے دیکھا تو پری اور ولی کو گلے لگتا دیکھ اسکی زبان تیزی سے چلی وہ بازو فولڈ لیے غصے سے اٹھی۔۔۔

!..... شش شاہ ویر

اپنے ہاتھ میں موجود آئس کریم پر اسے جھکا دیکھ، نورے کی
آنکھیں پھیلی، لب حیرت و بے یقینی سے پھیلی

یس جانِ شاہ ویر_____؛ "وہ سر اٹھائے خمار

بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا سٹیٹانے پر مجبور کر گیا۔

آپ میری آئس کریم کیوں کھا رہے ہیں نئی لے لیں

!"_____

اسنے بمشکل سے اپنے خشک پڑتے لبوں پر سرخ زبان

پھیرتے کہا تھا۔۔

وہ خود میں سمٹی، بجھجھکی سی حیا سے گلابی پڑتے چہرے
والی دوشیزہ شاہ ویر بیگ کے دل میں ایک نئی ہلچل برپا کر
،، رہی تھی

کیا کروں میری آئس کریم کو میں اس وقت چکھ نہیں چکھ
سکتا _____ تو سوچا کیوں ناں جسے میری آئس کریم نے
"اچکھا ہے اسے چکھ لوں۔۔"

ویسے اس آئس کریم سے زیادہ میری آئس کریم کا ٹیسٹ میٹھا
"ہے۔۔"

وہ بے باکی سے نورے کے سرخ ہونٹوں کو دیکھتا گہرے
،، لہجے میں گویا ہوا۔۔۔ تو نورے کا چہرہ دہکتے لال انگارہ ہوا

،، ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہونے لگی

!"_____شش شاہ ویر۔۔۔۔ولی

وہ بنا ڈرے اسکے چہرے کو سہلاتا اب اسکی جانب جھکا تھا
جب نورے نے خوف سے اسکے ہونٹوں پر ہتھیلی جمائے
آنکھیں پھیلائے اسے روکا۔۔

شاہ ویر کی آنکھوں میں سرخی تیز ہوئی، وہ ایک دم سے اسکی
کمر کے گرد لپٹے اپنے بھاری ہاتھ کا دباؤ دیے اس نازک سی
جان کو لمحوں میں اٹھائے اپنی گود میں بھر گیا۔۔
نورے اسکی دیدہ دلیری پر آنکھیں پھاڑے دروازے کی طرف
دیکھ رہی تھی جو آدھ کھلا تھا۔

”!_____شش شاہ ویر نو

اسکے سینے پر اپنی ہتھیلیاں جمائے اسنے گھبراتے ہوئے کہا
تمہا۔۔۔

جبکہ وہ معنی خیز سا ہنسا اور پھر اسکی گردن کو دبوچے اسے
خود سے قریب کرتا وہ شدت سے اسکی سانسوں کو خود میں
اتارنے لگا۔۔

جب میں ہوں تو تب صرف میں ہی ہوں نورے شاہ ویر
بیگ۔۔۔۔۔ کوئی دوسرا تیسرا، اگر آیا تو میں بھول جاؤں گا
”کہ شاہ ویر بیگ ایک اچھا انسان ہے۔۔۔۔“؛

تم صرف میری ہو نورے آئندہ خیال رکھنا کسی دوسرے کی
وجہ سے مجھ سے دور رہنے کی کوشش میں قطعی قبول نہیں
کروں گا۔"

وہ اسکے سیاہ تل پر شدتیں لٹاتا اسکے لرزتے وجود کو نرمی سے
سہلا رہا تھا۔۔

جبکہ اسکے گہرے الفاظ نورے کے وجود پر ایک نئی سنسنی سی
،، چھوڑ رہے تھے

کل مام ڈیڈ آئیں گے اگر انکل آنٹی مانے تو ٹھیک ورنہ میں
لینے آؤں گا۔ اوکے

وہ نرمی سے اسکے گال کو سہلاتا وہ نرمی سے حصار ڈھیلا کر گیا

--

نورے جھٹ سے اٹھی اب کرسی پر بیٹھتے لمبے لمبے سانس
بھرنے لگی۔

خیال رکھنا ڈارلنگ، رات کو ملاقات ہوگی تفصیل
_____ سے۔

وہ اٹھا تو نورے کے گلے میں گلی سی ابھری،، وہ شاہانہ مرد
اپنی سحر طاری کرتی شخصیت سے اسے دیکھتا کرسی پر،،
دونوں ہاتھ ٹکائے اسکے چہرے کو دیکھتا بولا۔۔۔
تو نورے کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

،، اسنے جلدی سے نگاہیں چرائی
جس پر وہ ہنستا اسکی پیشانی پر لب رکھے پیچھے ہٹا اور پھر
اسکے دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔
نورے اسکے اتنے شدید رد عمل پر حیران سی بیٹھی اسی کو
،، سوچ رہی تھی

Z a i n a b R a j p o o t

کون ہے یہ _____؟ "پری نے اس چشمش کو خود کو
،، گھورتا پاتے غصے سے ولی سے پوچھا
ولی نے لمبا سانس خارج کرتے مناہل کے گرد بازو حمائل
،، کیے

اوہ واہ بھئی،،، ویسے میرے ساتھ شادی کے دعویٰ کر کے
تم نے شادی اس سے کر لی مجھے انتہائی افسوس ہے اس
"بات کا۔۔۔"

خیر مجھے دیر ہو رہی ہے نکلتی ہوں۔۔۔ "شاہ ویر کا سگنل
ملتا ہی وہ آگ لگاتی اب منہ بنائے بول تیزی سے وہاں
،، سے نکلی

"!،،، تم اس چڑیل سے شادی کرنے والے تھے
،، مناہل نے غصے سے اسے گھورتے سخت لہجے میں پوچھا
یار اسکی عادت ہے مذاق کر رہی ہے وہ۔۔۔۔ وہ خود آرمی
"۔، میں ہے ابھی ایک ماہ ہوا ہے اسے ٹریننگ سے آئے

تو مطلب وہی ناں --- تم نے اس رات کہا تھا تمہاری
خواہش تھی کہ کوئی فوجی یا پولیس والی لڑکی میری بیوی
بنے،،،

،، اسنے نم آنکھوں کو رگڑے چشمے پھر سے آنکھوں پر لگایا
اوہ خدایا اس سے آگے یہ بھی تو کہا تھا کہ تمہیں دیکھ کر یہ
!،، شوق ختم ہو گیا تھا میرا

ولی نے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا،، اسے جی بھر کر پچھتاوا
!،،_____ ہوا آخر وہ کیوں اسے بتاتا رہا تھا یہ سب
!،، مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔

،وہ منہ پھیرے ناراضگی جتنا آئس کریم بار کی طرف بڑھ گئی

جبکہ اسے رات کو منانے کا سوچ ولی بھی سرد سانس کھینچتا
،، اس کے پیچھے گیا

Z a i n a b R a j p o o t

نورے آگے کا کیا پلین ہے سڈی کا "!" _____ وہ
سب رات کو ایک ساتھ کھانا کھا رہے تھے ، جب یصال نے
، سنجیدگی سے اپنی بیٹی کو دیکھتے پوچھا
وہ حیرانگی سے سفینہ اور یصال کو دیکھ اپنے نچلے لب کو کچلنے
،، لگی

پاپا میں نے بی اے کیا ہے آگے پڑھنے کا ارادہ نہیں میرا
،،!"

وہ خشک لبوں کو تر کرتے جب بولی تو اس کی آواز کافی مدہم
سی تھی۔ ایسے جیسے وہ بمشکل سے بول پائی تھی

مگر بیٹا آپ گھر میں فارغ کیا کرو گے میں چاہتا ہوں کہ آپ
!،، اپنی سٹڈی کو کانٹینو کر لیں

کھانے کا لقمہ لیتے اسنے شفقت بھرے لہجے میں کہا تو نورے
کا نوالہ حلق میں اٹک سا گیا۔۔

وہ کیا کہتی وہ تو اپنے سارے اختیار اس شخص کو سونپ چکی
تھی،، جو بے قراری سے اسکی واپسی کی راہ دیکھ رہا تھا۔

،، اور اب وہ کیا کیسے حامی بھرتی

پاپا میری شادی ہو چکی ہے اب ،،، میرا ارادہ نہیں مزید
!_____ پڑھنے کا

اسنے حتی المقدور طور پر لہجے میں نرمابٹ لائے کہا تو ولی
،، سمیت میز پر بیٹھے فریق چونکے
سفینہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔
تو یصال نے ایک لمبی سانس بھرتے چمچ پلیٹ میں رکھتے
،، دونوں ہاتھ مسٹھی کی شکل میں اپنی تھوڑی کے نیچے رکھے
دیکھو بیٹا ،، میں اس شادی کو سرے سے نہیں مانتا۔۔۔
۔۔۔ میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ ان لوگوں نے ہمارے
ساتھ اتنا برا کیا ،،۔

مگر جو بھی تھا اب اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد یہ رشتہ
"!!، مزید آگے نہیں بڑھ سکتا

یصال نے دو ٹوک لہجے میں اسے اپنا آخری فیصلہ سنایا۔۔

!"_____ مگر پایا شاہ ویر

بس بیٹا،، آپ نہیں جانتے کچھ بھی --- اس سے ڈرنے کی

ضرورت نہیں،، میں جلد ہی خلع کے کاغذات بنا لوں

!"گا۔۔۔

نہیں مجھے طلاق نہیں لینی اس سے --- چپ کر جائیں آپ

!"_____ لوگ

وہ ایک دم خوف سے چلائی تو یصال کے ماتھے پر بل نمایاں
،،، ہوئے

!،،، نورے

وہ اسے بلند آواز میں پکارنے لگا جو اپنے کمرے کی طرف
،، بھاگی تھی

Z a i n a b R a j p o o t

!_____ گڈ ایوننگ جانم

وہ دروازہ بند کیے ، دروازے سے لگتی آنکھیں موندے گہرے
سانس بھر رہی تھی ، جب وہ جانے کہاں سے آیا ، اس کے
قریب ہوتے نرمی سے بولتا اس کی بند آنکھوں کو دیکھنے لگا ۔۔

نورے نے خوف کے زیر اثر پٹ سے آنکھیں کھولی
شش شاہ ویر "!" _____ وہ ایک دم سے بھاگتی اسکے
سینے سے جا لگی ،،، اسکا گھبرایا چہرہ ، لرزنا وجود ،، تیز تیز
سانس بھرتی اپنی زندگی کو اپنے حصار میں بھینچتے اسنے نرمی
سے تھپکا۔۔

"!_____ کیا ہو گیا زندگی سب کچھ ٹھیک ہے ناں
،، وہ محبت سے نرم لہجے میں اس سے استفسار کرنا چاہ رہا تھا
جسکی اسکے خوف کو ختم کرنے کی سعی کرتا وہ اسے خود میں
،، بھینچنے لگا

نن نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں،، پپ پایا طط طلاق
!"_____

،، وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے بیچ اٹک اٹک کر بولی تھی
اسکے آدھے ادھورے الفاظ کا مطلب سمجھتے شاہ ویر بیگ کی
،، آنکھوں میں جنون تیرنے لگا
"،،،، گردن اور چہرے کی رگیں تیزی سے پھولیں
کسی کی اتنی جرات نہیں کہ وہ میری نورے کو مجھ سے دور کر
"!سکے۔۔۔

وہ جنون خیز لہجے میں پھنکارا ،، اسے بازو سے دبوچ چکا تھا۔۔
جب ایک دم سے دروازہ دھاڑ سے کھلا۔۔۔

میں جانتا تھا تم ہی ہو جو میری بیٹی کا برین واش کر رہے ہو
!----

یصال سرد نگاہوں سے اسے گھورتا غصے سے بولا،، تو پیچھے
سے آتے ولی نے جبرے بھینجے۔۔

!_____ نن نہیں پایا شاہ ویر نے کک کچھ
تم چپ کرو نورے میں جانتا تھا تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں
!_____ آنے والے شاہ ویر بیگ
یصال نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

تو مقابل کھڑا وہ وجیہ مرد ہنسا۔۔
!_____ تو آپ کو سوچنا بھی نہیں چاہیے ڈیر سر جی

اسنے ہاتھ بڑی دیدہ دلیری سے نورے کے گرد پھیلانے کہا۔۔
تو یصال نے غصے سے دانت پیسے۔۔

اسی لئے سوچ رکھا ہے بہت جلد اپنی بیٹی کو اس رشتے سے
”آزاد کرواں گا میں“؟

یصال نے سنجیدگی سے کہا تو ولی نے سپاٹ چہرے سے شاہ
ویر کو گھورا۔۔۔

سسر جی نانا بننے کی عمر میں بیٹی کی طلاق کی بات اچھی
نہیں لگتی آپ پر _____ اور میں نے کہا تمہا نورے شاہ
ویر بیگ کو مجھ سے دور ناں تو میرا باپ ناں ہی میرے باپ

کا باپ کر سکتا ہے۔۔۔ تو پھر آپ کو تو میں کچھ سمجھتا ہی
"!!،، نہیں

اسنے سر جھکٹتے تاسف سے کہا تو یصال غصے سے آگے بڑھا

آہا سر جی،، میں شامیر بیگ نہیں ہوں جو غلطی پر معاف
کر دے،، مجھے لگا تھا بیٹی پاس رہے گی تو آپ سدھر جاؤ
"،، گے مگر اب کوئی آثار نہیں ہیں

،، اسنے نورے کی گردن کو دبوچے گن اسکے ماتھے پر رکھی
"!! ششش شاہ ویر۔۔۔ چچ چھوڑو میری بچی کو۔۔۔۔۔

یصال چلایا۔۔۔" !جب ایک دم سے اسنے گن ولی کی طرف
اسکے پاؤں میں گولی چلائی ، نورے کی خوفناک چیخ فضا میں
گونجی۔۔۔

وہ مکمل طور پر لرز نے لگی تھی۔۔

خوف سے اسکا رنگ سفید پڑ گیا۔۔

اگر نورے شاہ ویر کی نہیں تو کسی بھی نہیں۔۔۔۔" ! پیچھے

ہٹو دونوں باپ بیٹا ،،، ورنہ اگلی گولی نورے کے سر پر ہو

"!گی۔۔

اسنے طیش سے کہتے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو اسکی

آنکھوں میں ابلتے جنون کو دیکھ یصال فوراً سے پیچھے ہوا۔۔۔۔

!"_____ بیڈ پر بیٹھو دونوں

اسنے اگلا حکم دیا تو ولی چلایا۔۔۔ شٹ اپ یو

سالے_____ بڑے بہنوئی سے بات کرنے کی تمیز نہیں

"! فکر مت کر سب سکھا دوں گا۔ ،

دانت پیستے اسے گھورتا وہ بدتمیزی سے بولا۔۔۔ اور پھر باہر

"نکلے دروازہ باہر سے لاک کیا۔۔۔۔

"! چلو نورے۔۔۔۔

شاہ ویر نے گن پینٹ پر لگاتے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

نہیں میں اپنے گھر والوں کو ناراض نہیں کر سکتی شاہ ویر

!"_____

اسنے سبز بھگی نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تو شاہ ویر نے
ٹھنڈی آہ بھری ----

”مگر وہ لوگ نہیں سمجھیں گے کچھ بھی

شاہ ویر نے تاسف سے سر ہلاتے کہا --

تو میں سب سچ بتاؤں گی تب وہ لوگ مان جائیں گے۔

”سیرھیوں پر کھڑی سفینہ چونکی،، کیسا سچ۔

اسکے ہونٹ حیرت سے ہلے۔

سوچنا بھی مت نورے شاہ ویر بیگ تم عزت نہیں لباس ہو

میرا ---- تمہاری ذات پر سوال اٹھا تو یہ دنیا جلا دوں گا میں

”!“

اسکا لہجہ اس قدر جنون خیز تھا کہ سفینہ نے ڈرتے اپنے لبوں

،،، پر ہاتھ رکھا

!"_____ مگر میں نہیں جاؤں گی

نورے نے اسے اپنا فیصلہ سنایا،، اس سے پہلے کہ وہ دروازہ

کھولتی،، شاہ ویر نے اس کی پتلی کمر کو دبوچے اسے اپنی

جانب کھینچا۔۔

جانا تو تمہیں پڑے گا ہی مرضی سے نہیں تو ضد سے ہی

!"سہی۔۔۔۔

اسکی آنکھ چہرے پر کسی کا بھیگا لمس محسوس کرتے کھلی
، مندی مندی آنکھیں کھول اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا
وہ وجہ مرد اسکے چہرے پر قریب سے جھکا اپنا لمس نقش
نقش پر چھوڑ رہا تھا۔۔
"!شش شاہ ویر۔۔۔۔"

نورے خواب کی سی کیفیت میں بڑبڑائی، نازک بانہیں اسکے
گردن کے گرد باندھے وہ آنکھیں موند گئی۔۔
جب ہونٹوں پر اسکی دہکتی گرفت میں آہستہ آہستہ شدت
بڑھنے لگی۔۔

سانس رکنے پر اسنے تیزی سی آنکھیں کھولی تو اس جنونی
شخص کو سچ میں اپنی سانسوں پر قابض پاتے اسکی دھڑکنیں
،، منتشر ہوئی کانوں میں بجنے لگیں

!_____شش شاہ ویر

وہ چلائی جب اسکے ہاتھوں کو وہ تیزی سے دوپٹے سے باندھتا
بیڈ کراؤن سے باندھ گیا۔۔

!_____پچھوڑو مجھے کہاں لے آئے ہو

،، وہ بن پانی مچھلی کی مانند اسکے حصار میں تڑپنے لگی
اپنے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش میں ہلکان اسنے غصے
بھری حسین سبز نگاہوں سے اس شخص کو گھورا۔۔۔

جس کا لہجہ بے تاثر تھا۔۔۔

جانتی ہو، تم پر سو قتل معاف ہیں جانم۔۔۔ مگر دور

!۔۔۔ جانے کی گستاخی

وہ گہرے لہجے میں بولتا اسکے چہرے کو اپنے کھردرے بھاری

،، ہاتھ سے چھو رہا تھا

مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔۔ کھولو میرے ہاتھ

!۔۔۔

وہ سخت خفا تھی، ایک بار پھر سے وہ سب سے دور اسکے

، تسلط میں تھی

مگر اس بار حالات الگ تھے، اب ناں تو وہ ڈری سہمی نورے
رہی تھی۔۔ ناں ہی اسے شاہ ویر بیگ سے شدید محبت کا
جذبہ یاد تھا اسے یاد تھا تو بس اتنا۔۔ کہ وہ شخص اسکے گھر
والوں کے سامنے اسے گن پوائنٹ پر بے ہوش کر کے اسکی
_مرضی کے خلاف اٹھا لایا تھا۔۔۔۔

انداز اچھا ہے جانم مگر میرے ساتھ نہیں چلے گا یہ
"_____ سب

شاہ ویر نے تیزی سے کہتے اسکے لبوں پر انگلی رکھے گال پر
دانت گاڑھے۔۔

"!سنو آج پھر سے کس ملے گی۔۔۔۔

نورے کے ہونٹوں کو چھوتے وہ بے باکی سے اسکے کان میں
بولا -

!"_____ شٹ اپ شاہ ویر

ہاہا ہا جانم تمہارا غصہ بھی محبت بھرا ہے ایسے دل میں
!"_____ کمینگی سی گدگدی ہو رہی ہے

وہ قہقہہ لگائے ہنستا اسکی تھوڑی کو چومتے بولا - تو نورے نے
بے بسی سے اس شخص کو دیکھا -

کیا تھا وہ ----؟ کبھی اتنا اچھا اتنا نرم ---- اور کبھی اتنا
!"_____ جنونی ---- اتنا شدت پسند

سسر جی سے کہہ کر آیا ہوں ،، اب بات پوری کرنی ہے
جلدی سے انہیں نانا بننے کی خوش خبری سناؤں گا _____
"!_____۔۔۔ تاکہ جو گلے شکوے ہیں وہ ختم کر دیں وہ
وہ اسکے ساتھ نیم دراز ہوتا اسے اپنے فیوچر پلین سے آگاہ کر
رہا تھا ۔

"!_____ تم پاگل ہو گئے شاہ ویر
،، نورے کے منہ سے بے اختیار یہی نکلا تھا
حیرت سے اسے گھورتی وہ چلائی تو شاہ ویر نے نیلی حسین
،، آنکھیں مٹکائی

"نہیں فل حال تو نہیں مگر اب ہونے لگا ہوں۔۔۔

اسکے اوپر جھکتے اسنے گہرے لہجے میں کہا۔

تو اسکی سلگتی سانسوں کو اپنی وجود ہر محسوس کرتے نورے کا
سانس بھاری پڑنے لگا۔۔۔

رفتہ رفتہ بڑھتی اسکی جسارتیں،، اسکا مہکتا لمس، نورے کو بے
چین کرنے لگا، وہ پھر سے اسکے لمس میں غافل ہو رہی تھی
اور یہی تو شاہ ویر بیگ چاہتا تھا۔۔

معنی خیز لمحات کے گزرتے پلوں میں اسنے نرمی سے اسکے
ہاتھ آزاد کر دیے،

جن کا حصار اسکے گرد باندھے وہ جانے کیوں مگر اس شخص کو
ہر من مانی کی اجازت دے گئی تھی جیسے۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔" !شامیر نے بات ہی ختم
_____ کر دی

،، وہ تمہارا بیٹا ہے شامیر بیگ ،، تم کیوں نہیں کر سکتے کچھ
اسے کرو فون اور کہو میری بچی کو واپس کرے ورنہ میں پولیس
!کیس کروں گا۔۔۔۔

یصال کا بس نہیں تھا وہ اس شاہ ویر کو جان سے مار دیتا جو
دیدہ دلیری سے اسکی آنکھوں کے سامنے سے اسکی بیٹی کو
،، اٹھا کر لے گیا تھا

کر دو کیس --- کوئی کچھ نہیں کر سکتا یصال اختر، کیونکہ وہ
صرف تمہاری بیٹی نہیں، شاہ ویر کی بیوی ہے -- اور بالغ بھی
!"،

بس کر دو تم دونوں ----- یہ گھر ہے کوئی عدالت
!،، نہیں آئے دن لڑائی جھگڑا

مگر چچی امی یہ سب آپ کے داماد نے شروع کیا ہے
!"

نرگس بیگم کی چپ ٹوٹی تھی،، وہ پہلے سے بہتر تھیں - جیجی
انہیں حقیقت سے آگاہ کیا گیا --- اور اب وہ ان کے
درمیان موجود تھیں ---

یصال میری بات سنو بیٹا،،، مانتی ہوں شامیر کا طریقہ غلط تھا مگر ارادہ غلط نہیں تھا۔۔۔! یصال اور ولی نے حیرت سے انہیں دیکھا جبکہ سفینہ بس خاموش بیٹھی تھی۔

اگر اسے نورے کو نقصان پہنچانا ہوتا تو وہ ہماری بچی کو پالتا نہیں، اتنے سال سنبھال کر نہیں رکھتا، اسے تعلیم ناں! دلواتا۔۔۔

ان کی بات پر کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی۔۔۔
اگر ایسی بات ہے تو کہیں اسے بتائے مجھے آخر کیا وجہ
! تھی۔۔۔ جو اسنے میری بچی کو چھپایا اتنے سال۔۔۔۔

یصال نے اسے غصے سے گھورتے نرگس بیگم کو مخاطب کیا۔۔

شاہ ویر اسکا شوہر ہے یصال،، تم اس پر حق نہیں رکھتے اب۔۔۔ اور اسکے شوہر نے مجھے صاف الفاظ میں کہا تھا کہ اس کی بیوی کے کردار پر ناں تو اسکے ماں باپ سوال "اٹھائے گے ناں ہی نورے کے۔۔۔۔

"!کئی باتیں پردے میں رہیں تو ہی اچھا ہے۔۔۔

یصال کی زبان جیسے تالو سے چپک گئی تھی،، اسنے ہتھیلیوں کو گھورا۔۔۔۔

میری بیٹی کو اٹھا کر لے گیا وہ میرے سامنے سے گن پوائنٹ

پر۔۔۔۔۔

یصال نے غصے سے دانت پیستے کہا۔۔ تو شامیر نے بمشکل
،، سے ہنسی روکی

اسکا سرخ چہرہ یصال کو مزید غصہ دلا رہا تھا۔۔

”!ہاں کیونکہ اسے اس وقت اچھے ماحول کی ضرورت ہے۔۔۔

نرگس بیگم نے اسے لاجواب کر دیا۔۔۔۔

تو کیا میرے گھر میں میری بیٹی کے لئے ماحول خراب

”لے۔۔۔۔؟

اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔

تو نرگس بیگم ہنسی اور پھر ایک لفافہ نکال اسکے سامنے کیا۔

ولی نے چونکتے اپنے پاپا کو دیکھا اور پھر لفافہ تھاما۔۔

”یہ کیا ہے امی۔۔۔۔۔؟“

یصال نے حیرت سے اس لفافے کو گھورتے ہوئے پوچھا،،۔

یہ آج سے چند ماہ پہلے کی نورے کی رپورٹس ہیں، جب وہ

۔،، ابنارمل تھی

نرگس بیگم کے کہے جملے پر وہاں موجود سبھی نفوس حیرت زدہ

،، سے رہ گئے

ایزل نے حیرت سے شامیر کو دیکھا۔۔ جسے خود اس بات کا

علم نہیں تھا۔۔۔

سفینہ نے بے ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ ولی کا تو سر گھوم کے رہ گیا۔۔۔

وہ پچھلے ستائیس سالوں سے ابنارمل رہی ہے ، اسکے لئے زندگی صرف دو لوگوں پر منحصر رہی،، پہلے صرف خمرہ تھا اور "پھر مناہل۔۔۔۔

نرگس بیگم نے صوفے پر اپنے سامنے بیٹھی مناہل کو دیکھ کر کہا جو سر جھکا گئی تھی۔۔

ایسا انسان کبھی بھی کسی انجان کے ساتھ گھل مل نہیں سکتا ، شاہ ویر کے ساتھ چند ماہ رہنے کے بعد اس میں آیا بدلاؤ دیکھ لیا ہو گا تم سب نے _____ نورے میری پوتی

ہے۔۔ اس کے بہترین مستقبل کیلئے میں نے اسے شاہ ویر کو
سونپا ہے۔۔۔ اور میرے فیصلے پر اگر کسی کو اعتراض ہے تو
!"_____ ابھی بتا دے

،، ان کی باوقار آواز سے جیسے کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا
اور فیصلہ اس خاموشی نے سنا دیا تھا شاہ ویر بیگ کے حق
_____ میں فیصلہ

Ⓩ ⓐ ⓘ Ⓝ ⓐ ⓑ Ⓡ ⓐ ⓙ Ⓟ Ⓞ Ⓞ Ⓣ

!"_____ تم بہت برے ہو
آٹکھ کھلتے ہی اس شخص کی خود پر ٹکی نظریں محسوس کرتے
نورے نے خفگی سے کہا تو شاہ ویر کے لب مسکرائے۔

گالوں میں ابھرتے وہ گڑھے مزید گہرے ہوئے،۔ جانتا ہوں
جان شاہ_____ کیا یہ بات آپ ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر
"ا کہنے کا شرف بخشیں گی۔۔۔"

وہ اپنی شرٹ میں چھپی اس نرم و نازک وجود کو کھینچتا پھر سے
سینے سے لگائے بولا۔۔۔

"!_____ تو نورے کا نازک وجود اسکی بے باکی پر لرزا

"!..... ایسی باتیں مت کیا کرو تم

وہ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھتی سرخ ڈوریوں سے لبریز نگاہوں سے
اسے دیکھتے بولی۔۔۔

جو حکم میری جان کا۔۔۔ اب سے عملاً کروں گا کہوں گا نہیں
!۔۔

اسکے ہاتھ کو چومتے اسنے شوشا چھوڑا۔۔

تو نورے کا چہرہ گلال ہوا۔۔۔

ویسے تمہاری آنکھیں سرخ کیوں ہیں۔۔۔۔ کیا سوئی نہیں آپ
!۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر کہتا اسے پھر سے چھیڑنے لگا۔

جب نورے نے اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اس کے کشادہ
سینے پر جھڑے۔۔۔۔

،،، سو جاؤ اس سے پہلے کہ میرا ارادہ بدل جائے

وہ اسکے کان کی لو کو چومتا معنی خیزی سے بولا۔۔۔
"!تو نورے نے پٹ سے آنکھیں میچیں۔۔"

شاہ ویر نے لب دبائے اسے حصار میں لیتے کمفرٹر اس پر دیا

Z a i n a b R a j p o o t

ولی بیٹا چائے "_____ وہ بالکونی میں کھڑا تھا جب

سفینہ کی آواز پر چونکتے وہ حیرت سے مڑا۔۔۔

"!ماما آپ کیوں لائیں ،، میں خود آ جاتا۔۔۔

اسنے فوراً سے مگ تھامے کہا۔

کرنے دو مجھے آگے ہی بہت کچھ غلط کر چکی ہوں -- شاید
"، اس سے بوجھ کم ہو جائے

وہ پھیکا سا ہنسی تو ولی کا چہرہ زرد پڑا --

"!، آپ نے کچھ نہیں کیا آپ ایسے کیوں سوچ رہی ہیں
وہ مگ رکھتے ان کا ہاتھ تمھارے بولا تو سفینہ نے نم نگاہوں
سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔۔

جانتے ہو ولی،، اللہ جب کچھ چھینتا ہے تو وہ صبر دیتا ہے
مجھے صبر کرنا چاہیے تمھاناں کہ پوری زندگی تمہیں تکلیف دیتی
۔۔۔۔ کبھی اچھی ماں نہیں بن سکی میں --- ہو سکے تو مجھے
"! معاف کر دینا۔۔۔۔

آنسوؤں سے بھگیا چہرہ جھکائے وہ شرمندگی سے سر جھکائے
،، بولی

،، ماما ایسا مت کہیں ،، آپ کا کوئی قصور نہیں اس میں
حالات ہی ایسے تھے ، مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں رہا ۔ تو
"!،، آپ بھی سب بھول جائیں

اسنے مسکراتے ہوئے بے حد نرمی سے کہا مگر سفینہ کو ایک
شرمندگی سی ہو رہی تھی اب بھی ،، وہ اپنے بیٹے کے ساتھ
جو کچھ غلط کر چکی تھی وہ اسے ٹھیک نہیں کر سکتی تھی ۔
مگر مستقبل میں اسے ہر خوشی دینے کی سوچ پر اس نے
، دل ہی دل ہامی ضرور بھری تھی

Z a i n a b R a j p o o t

کہاں گیا ہے تمہارا بیٹا،، امی بھی اب تو پریشان ہو چکی
"!،،، ہیں

شامیر مسلسل فون ملاتا اب جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئے ایزل
کو دیکھ بولا۔۔

ایزل نے تاسف سے شامیر کو دیکھا۔

ایک وقت تھا جب تم اپنے باپ کو ایسے ہی تنگ کرتے تھے
اور آج تمہارا بیٹا تمہیں تنگ کر رہا ہے حساب برابر
!"

میگزین کا صفحہ الٹتے ایزل نے اسکا سوال اسی پر الٹا دیا۔

”!،،، میں ایسا تو نہیں کرتا تھا اپنے باپ کے ساتھ
وہ چلایا تھا، اسکی نظر میں وہ شریف معصوم اور نیک انسان
تھا۔۔ جسے اسکی بیوی بڑھاپے میں اپنے بیٹے کے پیچھے اسے
، بدنام کر رہی تھی
تو میرا بیٹا بھی کچھ نیا نہیں کر رہا مسٹر شامیر، جو تم باپ
”نہیں دشمن بنے بیٹھے ہو،،،“
کیا مطلب ہے تمہارا،، وہ ایک معصوم شریف بچی کے
”ساتھ زبردستی نکاح کرنے کے بعد بھی شریف ہے۔۔؟
شامیر کی آنکھیں حذر دہ پھیلی، نیلی آنکھوں میں حیرت لیے
وہ اسے گھورنے لگا۔۔

تو تم نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا تم غلط نہیں ہوئے تو میرا
بچہ کیسے غلط ہوا۔۔۔۔!،

کندھے اچکائے کہتی وہ شامیر کو لاجواب کرنے لگی۔
میں نے وہ شادی تمہیں بچانے کیلئے کی تھی، ایزل۔۔۔۔
مگر تمہارے بیٹے نے سب کی آنکھوں میں دھول جھونکی
جھوٹ بول کر نورے سے شادی بھی کی اور اسے جانے کہاں
لے گیا۔۔۔!،

شامیر تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟،
ایزل نے غذالی آنکھیں پھیلائے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تمہارا کھوتا فون آف کر دیتا ہے بات
بات پر، اور یہاں تمہارا وہ بھائی (یصال (میری واٹ لگانے
! پہنچ آتا ہے۔۔۔

”!،، وہ کزن ہے میرا بھائی نہیں
کوئی کزن نہیں وہ بھائی ہی ہے تمہارا،، اور اب دوسرا رشتہ
یہ ہوا کہ وہ تمہارے بیٹے کا سر ہوا۔۔۔۔۔ تو بھائی ہی کہنا
”! اسے۔۔۔۔۔

وہ خاصا تپا ہوا سا ایزل کو دیکھتا تنبیہ کرنے لگا۔
تو ایزل نے سر کو نفی میں جھٹکا۔۔

شامیر بیگ تم تو سب سے تیز اور چالاک ہو پھر کیوں خود کو
تکلیف دے رہے ہو، ایسا کرو اپنے شارپ مائنڈ کے گھوڑے
”دوراً اور ڈھونڈ لو میرے بیٹے کو۔۔۔“

ایزل نے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتے اس چیلنج کیا۔۔۔
چیلنج کر رہی ہو مجھے ،، "!شامیر نے دانت پیسے۔۔۔

ہاں کر رہی ہوں اب مجھے تبھی ڈسٹرب کرنا جب تم میرے
 "اپیٹے کو ڈھونڈ لو --"

اسکا گال تھپکتی وہ گہرہ مسکراتے ہوئے بولی ، کیونکہ وہ جانتی تھی شاہ ویر کو ڈھونڈ پانا کسی کے بس میں نہیں تھا ۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

”کہاں لے جا رہے ہو مجھے“؟

اسکے لہجے میں گھبراہٹ عیاں تھی،، ایک ہاتھ شاہ ویر کے
ہاتھ پر رکھے وہ سچ سچ کر چل رہی تھی

شاہ ویر کا دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپٹا اسے ساتھ لیے وہ
آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔

جبکہ نورے کی آنکھوں پر بندھی پٹی کے سبب وہ کچھ بھی
،، دیکھ نہیں پا رہی تھی

””””“، اپنی خوبصورت دنیا میں

اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسے ایک جگہ روک خود دور
ہوا۔۔۔

شش شاہ ویر "_____ اسکا دور جانا تھا نورے کی آواز
میں خوف سمٹا۔۔

شاہ ویر پیچھے سے نکل سامنے آیا اور ایک گہری نگاہ اس پری
،، وش پر ڈالی

سیاہ پیروں تک جاتی اس کھلی میکسی میں ، ڈھیلے سے
جوڑے میں بندھے سنہری بال، سرخ چہرے پر خوف و
گھبراہٹ کی گھلی سرخی ، فضا میں پھیلتی اس نرم و نازک
وجود کی بھینی بھینی مہک نے شاہ ویر بیگ کی آنکھوں میں
،، خمار کی سرخی دوڑائی

وہ شاہانہ مرد ایک دم سے گھٹنوں کے بل جھکا۔۔

!"_____ اوپن یور انڈ

اسکی گھمبیر آواز میں کہنے پر، نورے نے گھبراہٹ سے پیٹ
،، کھولی

تو اسکا دل جیسے ساکت سا رہ گیا۔۔۔ سیاہ کاجل سے لبریز وہ
،، سبز حسین نین کٹورے حیرت سے پھیلے ہوئے تھے
بے اختیار اسنے ہاتھ لبوں پر رکھا۔۔

شش شاہ ویر "!"_____ وہ وجہ مرد جسکی سحر انگیز
،، شخصیت ہر کسی پر سحر طاری کرتی تھی
آج وہ گھٹنوں کے بل اسکے آگے جھکا ہوا تھا۔۔

مسز شاہ ویر کیا آپ اپنے ہزبینڈ کو آج کی رات ادھار دینے
"! کو تیار ہیں۔۔۔"

اسنے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا۔۔۔ اور نیلی
مسکراتی نگاہوں سے اس حسین دوشیزہ کو دیکھا۔۔۔ جسکے
گال دہک اٹھے تھے، پلکوں کی لرزش اسکا شرمانا جھجھکنا شاہ
ویر کو نئے سرے سے اس ساحرہ کا اسیر کر رہا تھا
"! جیسے۔۔۔۔"

اپنے نچلے ہونٹ کو دبائے نورے نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اسکے
ہاتھ پر رکھا۔۔۔

سانسیں دھوکنی کی مانند دوڑ رہی تھیں ،، اور شاہ ویر بیگ کی
،، پراسرار نگاہیں اس کے وجود کا احاطہ کیے ہوئے تھیں
اس عنایت کیلئے بے حد شکریہ جانِ بہار "!"_____اسکے
دودھیا نازک ہاتھ کی درمیانی انگلی پر انگوٹھی ڈالتے اسنے لب
ہاتھ کی پشت پر رکھتے گہرے لہجے میں کہا۔۔

تو اسکے پرحدت لمس پر نورے کے وجود میں سنسنی سی دوڑی
،،

وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں الجھائے اسے قریب تر
کرتے بغور اسکے حسین گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا۔
"!"_____لائٹس

اسکی آواز جیسے ہی گونجی اطراف میں لٹکتی وہ لائٹیں ایک دم
، سے روشن ہوئیں

چاروں اطراف برقی لائٹوں ، قمقموں اور کالے اور گولڈن
غباروں سے مزین وہ بیک یارڈ خوبصورت سا سماں باندھ رہے
تھے۔

بی یہ سب _____ "!" نورے چونکی،، حیرت سے اس
سارے ماحول کو کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں دیکھتی وہ سچ
میں اسے اپنا خواب تصور کر رہی تھی ۔

یہ سب تمہارے لئے ہیں ،، میرے لئے ہے،، ہم دونوں
کیلئے ،، میں اپنی زندگی کے ان دنوں کو اتنا یادگار بنانا چاہتا

ہوں نورے کے، ہم جب بھی اپنے اس حسین وقت کو
سوچیں تو بڑھاپے میں چائے کی چسکیاں بھرتے ہمارے
”!،، لب مسکرانے لگیں

وہ شرارت سے بولا تو نورے اسکی مثال پر ناچاہتے ہوئے بھی
ہنس دی۔۔۔

مگر ان سب کی کوئی ضرورت نہیں تھی شاہ ویر،، اسنے
کھلکھلاتے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھا، تو استحقاق بھرے مان
، پر مقابل کھڑے اس حسین مرد کی نیلی آنکھیں چمکی
گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے ہوتے اسے مزید
،، پرکشش بنا رہے تھے

، جانم تمہارے لئے نہیں یہ میں اپنی خوشی کیلئے کر رہا ہوں
کیونکہ میری بیوی چاہے ان رومینٹک ہو، میں تو رومینٹک
!"_____ہوں ناں

وہ اسکے گال پر اپنا پردت بھرا لمس چھوڑتا معنی خیزی سے
گویا ہوا۔

شاہ ویر!"_____وہ مہمنائی اسکی بات کا مطلب
سمجھتے گال الگ سے لال ہونے لگے تھے۔۔ جبکہ شاہ ویر
اسکی مہمناہٹ کو انجوائے کرتا اسے بھینچتے وہ سینے سے
لگائے ہواؤں میں معلق کرتا گول گول گھومنے لگا۔۔

ان کے چہروں پر خوشیوں کے رنگ تھے، سچی خوشیاں، جو
،، انکے نصیب ایک دوسرے سے جڑنے سے ملی تھیں
ان کی کھلکھلاہٹ ہنسی کی وہ پرسوز گونج، بادلوں میں چھپے
اس آدھے چاند نے مسکراتے ہوئے دیکھی تھی۔

ہوا کے دوش میں اس پری وش کو اپنی بانہوں کے مضبوط
کبھی ناں ٹوٹنے والے حصار میں گھماتے وہ جیسے ایک الگ
، محبتوں کے جہاں میں تھا

اور اسکی بانہوں میں بانہیں پھیلائے وہ آسمان تو تکتی حسین
دوشیزہ پورے اعتماد سے اپنا آپ اسکے سپرد کیے اس حسین
پلوں کو بانہیں پھیلائے جھولی میں سمیٹ رہی تھی۔۔

ایسے جیسے اسے یقین تھا اسکا ہمسفر اسے گم کرنے نہیں دے گا۔۔

وہ شوخ سی لڑکی صرف اسکی تھی، اپنے محرم کے دیے اس مان نے اس نازک سی سہمی ہوئی سی لڑکی کو پر اعتماد بنا دیا تھا۔۔

وہ دنیا کا مقابلہ کرنا جان چکی تھی۔۔

مگر اسکے پاس لفظ بھروسہ صرف "شاہ ویر بیگ" کیلئے تھا۔۔
وہ ہمسفر نہیں تھا وہ تحفہ تھا اسکی اذیتوں تکلیفوں کے برعکس اسکے رب نے اسے ایک ایسے انسان کے ساتھ سے نوازا تھا۔

جسے پانے کے بعد نورے شاہ ویر بیگ مکمل ہو چکی تھی
وہ محبت کے کون سے درجے پر تھی وہ نہیں جانتی تھی۔۔
مگر وہ اتنا ضرور جانتی تھی وہ ایڈیٹ ہو چکی تھی اس شخص
کی

اسکی ہر ادا کی، اسکی بانہوں کے حصار سے لے کر بالوں کی
چوٹی باندھنے تک اسکا کیا ہر عمل نورے سے نورے کو چھین
اس میں شاہ ویر کو بھر چکا تھا۔۔

اب اس میں وہ بسا تھا جس کی دنیا صرف وہی لڑکی تھی۔۔
وہ بھی تب سے جب سے وہ اس محبت، اس عشق نامی بلا
کے نام سے بھی ناواقف تھا۔

محبت کو منزل ملی تھی ، سیاہ آسمان پر چھائے سیاہ بادلوں
نے ایک دم سے برسنا شروع کر دیا۔۔

وہ دونوں سر اٹھائے جیسے اوپر دیکھتے ہنستے ہوئے اپنے رب
کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔

جس نے ایک کی کمی کو دوسرے کے ساتھ سے مکمل کر دیا
،، تھا

یقیناً وہ بہترین کارساز ہے مشکلات کے بعد آسانی انہی کے
نصیب میں آتی ہے جو اللہ کی دی ہوئی مشکل کو صبر سے
سکتے ہیں اس سے شکوہ کرنے کے بجائے ہر حال میں اس
سے راضی رہتے ہیں۔۔۔۔

اور آج ان کی دنیا مکمل ہو چکی تھی۔۔

اندھیرے کے بادل چھٹ چکے تھے اب ایک روشن صبح ان
دونوں کی منتظر تھی۔۔۔

جہاں ایسی خوشیاں تھیں، جن سے ان کے دامن بھرنے
کے بعد وہ دونوں خدا کا شکر بجا لاتے۔۔۔۔

Ⓩ ⓐ ⓘ Ⓝ ⓐ ⓑ Ⓡ ⓐ ⓙ Ⓟ Ⓞ Ⓞ Ⓣ

”ڈبل بیٹری باہر کیوں کھڑی ہو_____؟

،، وہ آج لیٹ نائٹ ڈیوٹی سے لوٹا تھا

، کیپ اتارے اسنے نگاہ حالی بیڈ پر ڈالی تو کچھ عجیب سا لگا

اسے عادت ہو چکی تھی اسے دیکھنے کی اب وہ کمرے میں
نہیں تھی ۔

تو دل جیسے بے سکوں ہوتا اسے ڈھونڈنے کو بے تاب تھا

کمرے سے ملحق بالکونی کے کھلے دروازے کو دیکھتا وہ شال
اٹھائے اسکے پیچھے باہر آیا ۔۔

اور پھر نرمی سے اسکے کاندھوں پہ شال ڈالے اسے پیچھے سے
حصار میں لیا ۔۔

، کیا ہوا مجھے مس کر رہی تھی

اسکے کان میں شرارت سے سرگوشی کرتے اسنے لب مناہل
کے کندھے پر رکھے تو گھبرائی ---

اور اسکی توقع کے مطابق وہ لڑنے کو تیار تھی --

کیا لینے آئے ہو دفع ہو جاؤ اب بھی ، خبردار جو میرے ساتھ
۔"! یہ گندی حرکتیں کی --

وہ بھری پڑی تھی -

ججھی فوراً سے ری ایکشن ظاہر ہوا---

کیا مطلب یار تین دن کے بعد شوہر گھر لوٹا ہے اور تم پھر
"! سے جانے کا کہہ رہی ہو---

اسنے شیو کھاتے اسی سے سوال کیا ---

جسکی آنکھیں آگے ہی بھگی تھین۔۔۔

،، اسے بس رونا تھا اور ولی نے جیسے اسے موقع دے دیا تھا
ہاں میں بری ہوں ،، جاؤ چلے جاؤ ،، کیا لینے آئے ہو اتنے
دنوں بعد اب بھی ناں آتے ،، تمہیں کوئی پرواہ نہیں میری
دن بھر ہزاروں مسڈ کالز کرتی ہوں میسج کرتی ہوں ۔۔ ،
تم جواب نہیں دیتے میں انتظار کرتی رہتی ہوں کہ کب تم آؤ
گے ،، پوری پوری رات روتی ہوں ، تمہارے تکیے سے باتیں
کرتی ہوں ، پھر بھی میں بری ہوں ۔۔۔

ہاں میں بری ہوں ،، کیونکہ مجھے تم چاہیے ہو ولی ،، مجھے
،، نہیں اچھی لگتی یہ تنہائی ،، تم اچھے نہیں ہو بلکل بھی
"! تمہیں میری فیلنگز کی کوئی پرواہ نہیں ----"

وہ اسکے سینے پر لکے جھڑ رہی تھی اپنے اندر کا سارا غبار جو
تین دنوں سے بھرا پڑا تھا وہ آہستہ آہستہ نکال رہی تھی۔۔
ولی نے اسکی سو جھی آنکھوں کو دیکھا اور پھر رونے سے سرخ
"پڑی ناک اور بے حال چہرے کو۔۔۔۔۔؛

کیوں کیا ہیں تمہاری فیلنگز ---- "!" اسکے چہرے کو صاف
کرتا وہ انجان بنتا سیاہ آنکھوں میں حیرت سمیٹے بولا۔۔
،، تو مناہل چونکی

محبت اظہار مانگتی ہے من ---- میں نے بنا تمہاری رضا کے
یہ رشتہ بنایا، شاید تب میں بہک گیا تھا جذبات نے میرے
دماغ کو مفلوج کر دیا تھا۔

مجھے بعد میں احساس ہوا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا
تم۔۔۔ تم شاید خوش تھی اپنی زندگی میں اور میں نے سب
برباد کر دیا۔۔۔ بس اسی وجہ سے میں تم سے دور رہنے کو گھر
نہیں آتا۔۔

کیونکہ پاس ہوں تو اختیار نہیں رہتا دور رہوں گا تو شاید اپنے
۔۔۔۔۔ جذبات کو قابو کر سکوں۔۔۔؛

مناہل حیرت سے اس وجہ مرد کو دیکھتی رہی،،۔

تمہیں میری کس حرکت سے لگا ولی کہ میں خوش نہیں اس
رشتے سے۔۔۔"! مناہل نے آنکھیں صاف کرتے اسے گھورا

۔۔۔

"! تم نے یہ بھی تو نہیں کہا تھا کہ تم خوش ہو۔۔۔۔۔

کندھے اچکائے کہتا وہ سر جھکا گیا۔۔۔

"!_____ تو مناہل نے تاسف سے سر کو نفی میں جھٹکا

مسٹر ولی یصال اختر،، مناہل ولی اختر نے آپ کو پورے

ہوش و حواس میں قبول ہے آپ میرے شوہر میرے دوست

میرا سب کچھ ہیں۔۔۔ اگر آئندہ ایسی کوئی سوچ بھی پالی تو

"اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دوں گی۔۔۔

،،اسکے سینے پر مکہ جھڑتے وہ سر اسکے سینے میں چھپا گئی
تو ولی نے اپنا مضبوط حصار اسکے گرد باندھے اپنے ہونے کے
خوبصورت احساس سے نوازا ----

مناہل نے آنکھیں آسودگی سے بند کرتے اپنا ننھا سا حصار
اسکے گرد لپیٹا --

مطلب صاف تھا اب وہ کہیں نہیں جا سکتا تھا ---
اسکی حرکت پر نا چاہتے ہوئے بھی مقابل کھڑے اس خوبرو
شخص کے ہونٹ مسکرائے --

Z a i n a b R a j p o o t

وہ کچھ دن یہاں رہے گا اسکا بعد اسکا ارادہ کسی دوسرے ملک
"_____ شفٹ ہونے کا ہے

انکی اگلی بات پر سبھی کو حیرت کا جھٹکا لگا سوائے ایزل اور
شامیر کے ---- وہ دونوں پرسکون سے بیٹھے تھے --

مگر امی ایسا ممکن نہیں -- وہ لڑکا باپ کے پیسوں پر عیاشی
کرتا ہے کیا بھروسہ کسی دوسرے ملک جا کر میری بچی کو
چھوڑ دے --- اگر وہ نورے کو چھوڑ نہیں سکتا تو اسے یہیں
"_____ رہنا ہو گا میری آنکھوں کے سامنے

یصال کا لہجہ سنجیدگی سموئے تھا ---

جبکہ شامیر نے اپنے بیٹے کے بارے میں اسکی سوچ پر اسے
غصے سے گھورا۔۔

وہ شوہر ہے اسکا۔۔۔۔۔ نورے کا خیال رکھنا اسکی ذمہ داری
ہے۔۔۔۔۔ اور وہ جہاں چاہے اپنی بیوی کو لے جا سکتا ہے ہم
! اسے روک نہیں سکتے۔۔۔

نرگس بیگم نے اسے آئینہ دکھایا تو وہ ہنسا۔۔۔
آپ کو لگتا ہوگا مگر میں اسے روک سکتا ہوں۔۔۔ دے کیا
سکتا ہے وہ میری بچی کو۔۔۔۔۔ اگر باپ دادا کا نام ہٹا دیا
! جائے تو کیا پہچان ہے اسکی۔۔۔

سفینہ اور مناہل کو ہاتھ مسلتی رہ گئی --- جب انہیں لگتا تھا بات سننے لگی ہے معاملہ مزید بگڑ جاتا تھا ---

میرے بیٹے کی حیثیت کی بات مت کرو یصال اختر،، جانتے

"!کیا ہو تم اسکے بارے میں ---

ابکی بار ایزل بولی تھی بلکہ یوں کہا جائے کہ ایک ماں بولی تھی

،

ہصال نے غصے سے لب بھینچے ---

وہ کوئی معمولی انسان نہیں -- وہ حافظ قرآن ہے ، دنیا کے

مختلف ممالک میں اسلامی ادارے جہاں بچوں کو قرآن اور

دین کی تعلیم دی جائے وہ بنانے والا پہلا مسلمان ہے
”اوہ۔۔۔“

دنیا کے دس بڑے گیمرز میں اسکا نام بولتا ہے۔۔۔
وہ باپ اور دادا کے نام کے علاوہ شاہ ویر بیگ ہے۔۔۔
جس کو دنیا کے لاکھوں ممالک اسکے نام سے نہیں آسکے کام
سے پہنچاتے ہیں۔۔

وہ ہمارے پاس نہیں رہتا پچھلے دس سالوں سے وہ دنیا
کے دس ممالک میں چھ چھ ماہ رہتا آیا ہے۔۔۔۔
اسکے پاس ہر وہ زبان بولنے کا ہنر ہے جو تم نے صرف سنی
ہوگی اسکا مطلب مفہوم نہیں سمجھتے ہو گے۔۔۔

وہ شاہ ویر بیگ ہے ، ایک ایسا مرد جس نے اپنا بزنس اپنے
باپ کے پیسوں سے نہیں بلکہ اپنے جمع کیے پیسوں سے
شروع کیا تھا ۔۔

اور اگر تم اسکے بارے میں مزید کچھ جاننے کے خواہش مند ہو
تو نیٹ پر اسکا نام لکھ کر سرچ کر لو۔۔۔۔

وہ بتائے گا میرے بیٹے کی اوقات کیا ہے اور اسکے پاس کیا
"کیا ہے۔۔۔۔"

ایزل نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے آخری جملہ طنزیہ
کہا تھا ۔۔

جبکہ یصال کی آنکھیں ابھی تک بے یقینی سے پھیلی ہوئیں
تھیں۔۔

ولی کی آنکھوں کے سامنے وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ لہرایا۔۔۔
کیا واقعی میں دنیا کا اتنا کامیاب انسان اسکی بہن کے پیچھے
اپنا قیمتی وقت برباد کرتا۔

اسکے ذہن نے سوال کیا تھا۔۔ اسکے سامنے وہ جنون سے
لبریز نیلی آنکھیں گھومی۔۔۔ اور فیصلہ خود سے ہو گیا تھا۔۔
بے اختیار اسنے نچلے لب کو دانتوں تلے دبایا۔۔

!_____ السلام علیکم

، کمرے میں آتی نورے چمکتے باواز بلند بولی
تو کمرے نے ماحول میں چھائی خنکی ٹوٹی ،،۔ گردن موڑے
سب حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے ۔۔
جس کے سر پر سفید حجاب لپٹا ہوا تھا ۔۔
حسین سبز نگاہوں میں ایک الگ سی الوہی سی چمک آباد
تھی ۔۔

عنابی لب سرخ ہوئے تھے ،، چہرے پر گزرے وقت کی
حسین ترین پرچھائیاں رقم تھی، جیسے قوس قزح کا خوبصورت

سماں ہو۔۔ "کندھوں سے نیچے پاؤں تک جاتا وہ لیڈرز اور
کورٹ اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔
وہ سب حیرت زدہ تھے۔۔۔ یصال لاجواب ہوتے رہ گیا۔۔۔
"!السلام علیکم کیسے ہیں آپ سب۔۔۔۔
اسکے پیچھے ہی وہ وجیہ مرد مچنگ جینٹس اور کورٹ میں
ملبوس چہرے پر سنجیدگی سمیٹے موبائل کو جیب میں رکھتا اپنی
نورے کے عین پیچھے کھڑا ہوتے بولا۔۔۔۔
!پاپا ماما۔۔۔

نورے کی خوشی کی انتہا نہیں تھی جب سے شاہ ویر نے اسے بتایا تھا کہ اسکے ماں باپ راضی ہو چکے ہیں وہ تو بس اڑ کر گھر ان سب کے پاس پہنچنا چاہتی تھی --

یصال اور سفینہ نے اسے سینے سے لگایا --

اپنی بچی کو اس قدر خوش دیکھ وہ دونوں جیسے لاجواب اور کنگ ہو چکے تھے --

نورے سب سے ملی ---

ولی نے اسکا ہاتھ پکڑے اسے پاس بٹھانا چاہا ---

مگر اپنی پشت پر اسکی تیز نگاہوں کی تپش محسوس کرتی وہ

جھٹکے سے مڑی --- اور پھر لب کچلتے سب سے الگ بیٹھے

اس بھورے بے کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر چہرہ بے
تاثر تھا۔۔۔

ولی نے بہن کی نگاہوں کے تعاقب میں اس بپھرے شیر کو
دیکھ کر لب دبایا۔۔۔

تو نورے نے معصوم سامنے بنائے بھائی کو سوری کہا۔۔

ولی کا دل چاہا وہ اسکی حالت پر قہقہہ لگائے مگر جگہ دیکھ وہ

قہقہہ نکل گیا اور اسکا ہاتھ آرام سے چھوڑ دیا۔۔۔

نورے گرمی سانس بھرتے اپنے وجود پر اٹکی سب کی نظروں
، سے انجان بنی اب جھجھکتے شاہ ویر سے کچھ فاصلے پر بیٹھی

اسکی حواس معطل کرتی جان لیوا خوشبو نے ایک بار پھر سے
اعصاب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

جبکہ اسکے دور بیٹھنے پر وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے ذرا سا سیدھا
ہوا۔۔۔۔ ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپیٹے۔۔ اسے کھینچتے خود سے
لگایا۔۔

مناہل اسکی پتلی ہوئی حالت کا خذ لیتی بمشکل سے ہنسی روک
رہی تھی۔۔۔

جبکہ سب کی موجودگی میں اسکی حرکت پر نورے کا چہرہ شرم
سے لال پیلا ہو چکا تھا۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

میں نورے کو رخصت کرنا چاہتا ہوں، اپنی دعاؤں کے
سائے تلے،، اگر آپ کو مناسب لگے تو اگلے جمعے تک نورے
میرے گھر رہے گی،، پھر ہم دوبارہ سے انکا نکاح کروائیں گے
—

،، یصال نے کافی سوچ سمجھ کے بعد اپنی رائے پیش کی
ہاں یہ ٹھیک رہے گا، خاندان والے بھی اگر شامل ہونا
چاہیں تو کر لینا، نورے کہاں تھی اور کیا کچھ ہوا اسکے بارے
میں کسی کو کوئی جواب نہیں دیں گے ہم لوگ،، کیونکہ
ہماری بچی کسی کے سوالوں کے لیے نہیں ہے، اس لئے

پہلے ہی سب تک یہ بات پہنچا دی جائے کہ اگر وہ کسی قسم
کے فساد کے لیے شامل ہونا چاہیں گے۔۔

!تو وہ ناں ہی آئیں یہ بہتر ہے۔۔۔

امی ٹھیک کہہ رہے ہیں،، ویسے میرے خیال سے ہم ایک
!چھوٹا سا فنکشن رکھ لیتے ہیں

،، ایزل نے بھی اپنی رائے پیش کی تھی

ایک منٹ آپ سب کیا کچھ پلان کر رہے ہیں ایسا کچھ نہیں
!ہونے والا۔۔

شاہ ویر کی بات پر یصال کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔

کیوں نہیں ہو سکتا، چچی امی کیا میرا اپنی بیٹی پر اتنا سا حق
"بھی نہیں ہے۔۔۔؟"

یصال نے اسے گھورتے ہوئے نرگس بیگم کی طرف دیکھتے
استفسار کیا۔۔۔

بیٹا وہ تمہاری ہی بیٹی ہے بلکل حق ہے تمہیں۔۔۔ شاہ ویر
"!،، بیٹا"

نہیں نانو مجھے یہ سارے تام جھام کرنے ہوتے تو میں یوں
نکاح نہیں کرتا، میں نہیں چاہتا نورے کو کوئی بھی جج کرے
"! اور یہ فائل ہے کہ کوئی بھی فنکشن نہیں ہونے والا۔۔۔
اسنے سخت لہجے میں انکار کیا تو شامیر نے اسے لٹکا۔۔۔

یہ سب کیا ہے شاہ ویر خبردار جو اب تم نے ایسے بات
کی۔۔۔۔۔ زبان سنبھال کر بولا کرو،، اور نورے کون سا کسی
غیر کے گھر جا رہی ہے جیسے تمہاری ماں اپنی ماں کے گھر رہ
رہی ہے ویسے ہی وہ کچھ دنوں تک اپنے ماں باپ کے ساتھ
! رہے گی۔۔ اس میں اتنا کیوں اچھل رہے ہو۔۔۔۔۔
شامیر چاہتا تھا کہ بات کسی بھی طور ختم ہو مگر شاہ ویر کا
ارادہ اسے قطعی مختلف لگ رہا تھا۔۔۔
نورے بس ہونٹ کاٹتے انگلیاں مروڑ رہی تھی۔
آپ نے مام کو رہنے دیا وہ آپ کی مرضی تھی مگر میں اپنی
نورے کے بغیر ایک منٹ نہیں رہوں گا کیونکہ وہ میری

بیوی ہے اور میرا حق ہے اس پر،،، تو اسے ہر حال میں
"میرے پاس ہونا چاہیے۔۔"

شامیر نے آنکھیں پھاڑے اس بے شرم انسان کو گھورا۔۔
ولی نے سرد سانس فضا کے سپرد کیے مناہل کو دیکھا جو غصے
سے اس نیلے بے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

جس طرح تمہارا حق ہے اسی طرح ہمارا بھی حق ہے نورے
پر۔۔ تم کیا جتنا چاہتے ہو تمہیں زیادہ پرواہ ہے اسکی۔۔!،
یصال کا بس نہیں تھا وہ اس بد لحاظ انسان کو دو چار لگاتا۔۔
تو میں کون سا کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پرواہ نہیں مگر حق اب
صرف میرا ہے اور کسی کا بھی نہیں۔۔۔ "!! اسکی نیلی

آنکھوں میں سرخی تیزی سے پھیلی، کندھے اچکاتے ہوئے
کہتے اسنے گویا بات ہی ختم کر دی تھی

!"_____ شاہ ویر

نورے کی طبیعت خراب ہے کل سے۔۔۔۔۔ تو میں اسے روم
میں لے جا رہا ہوں،، مزید کوئی بات نہیں ہوگی

!"_____

وہ ہاتھ اٹھائے ایسے بولا جیسے وہ وہاں موجود ان سب کا بڑا
وہی تھا۔۔

دانت پر دانت جمائے کہتے ساتھ ہی اسنے نورے کا ہاتھ پکڑا

جب وہ ایک دم سے لڑکھڑائی
نورے۔ "!" وہ متفکر سا گردن موڑے مڑا، تو نورے
کے ڈھلکتے ہوئے وجود کو دیکھ وہ چلایا تھا۔۔۔
تیزی سے اسے بانہوں میں بھینچتے وہ اسکے گال کو تھپکنے
لگا۔ جس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔
"!" میں ٹھیک ہوں شش شاہ ویر
وہ سبھی کو پریشان دیکھ اس کی آنکھوں میں ابھرتی وحشت کو
دیکھ جیسے تسلی کرانے لگی تھی۔
مگر جسم میں کمزوری کے سبب وہ سیدھے سے کھڑی نہیں
ہو پائی تھی۔

وہ اٹھنے لگی سہارے سے۔۔۔ جب شاہ ویر نے اسے بانہوں
میں بھرا اور تیزی سے روم کی جانب بڑھا۔۔۔
گھر کے سب فرد بھی نورے کی اچانک حالت خراب ہونے پر
، سخت تشویش میں مبتلا ہوئے تھے
"آپ باہر جائیں سر میں ان کا چیک اپ کرتی ہوں۔۔۔۔
دس منٹ تک گھر آئی لیڈی ڈاکٹر جیسے ہی روم میں اینٹر ہوئی
، شاہ ویر کو چھوڑ سبھی کمرے سے نکل گئے
لیڈی ڈاکٹر نے حیرت سے اس مغرور شخص کو دیکھا۔۔
جو سر جھکائے ٹک ٹکی باندھے اس معصوم نازک سی لڑکی کو
دیکھ رہا تھا۔۔

اسکے ہاتھ میں موجود وہ مومی نازک ہاتھ جسے وہ شدت سے
سہلا رہا تھا یہ عیاں کرنے کو کافی تھا کہ وہ کیا لگتا تھا اس
"! معصوم کا۔۔

سرپلیز گو آؤٹ سائیڈ "_____ سامان نکالتے وہ اس
خوبرو مرد کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔
انداز التجائیہ تھا۔

جس پر وہ ایک پل کو نظریں اٹھا گیا۔۔۔
مگر جواب دینے کی بجائے وہ پھر سے سر جھکائے پہلی
پوزیشن میں بیٹھ گیا۔۔۔

ڈاکٹر نے ماتھے پر بل ڈالے اس عجیب غریب مخلوق کو
دیکھا۔۔

سر!_____،

اگر تو آپ کو لگتا ہے کہ میں اپنی وائف کو آپ کے پاس
،، اکیلا چھوڑ کر باہر جاؤں گا تو آپ غلط سوچ رہی ہیں ڈاکٹر
سٹارٹ یور پروسیجر وہ پچھلے گیارہ منٹ سے بے ہوش
!_____ہے

اسنے سپاٹ چہرے سے ڈاکٹر کو دیکھے گہرے بے لچک لہجے
میں کہا۔۔

تو ڈاکٹر حیرت زدہ سی رہ گئی۔۔

بے یقینی سے اس خوبصورت مگر پاگل آدمی کو گھورتے اسنے
، ایک نگاہ اس معصوم لڑکی پر ڈالی

اور پھر چارو ناچار وہ آگے بڑھتے نورے کا چیک اپ کرنے
، لگی

گوئنگریکچولیشنز سرشی از پریگنٹ "_____! لبوں پر گہری
مسکراہٹ سجائے وہ بیڈ پر نورے کا ہاتھ تھامے بیٹھے شاہ
ویر سے گویا ہوئی ، تو شاہ ویر ساکت سا کسی پتھر کی مانند منجمد
رہ گیا۔

اسکی نیلی آنکھوں میں اس قدر بے یقینی پھیلی ہوئی تھی کہ وہ وجہیہ مرد اپنے حسن سے لا پرواہ سا اپنی بے ہنگم سانسوں سے ڈاکٹر کو دیکھتا جیسے سانس روک چکا تھا۔۔

، ڈاکٹر حیران نہیں ہوئی تھی

،، اس پاگل شخص سے اسے ایسے ہی ری ایکشن کی توقع تھی
”ک کیا آپ شش شیور ہیں _____؟“

وہ ماہر ارٹسٹ ،، سب سے الگ دماغ رکھنے والا جو زندگی کے چھبیس سال میں کبھی اپنی کسی بات پر لڑکھڑایا نہیں تھا۔۔
، آج اس وقت ، اس لمحے جانے کیوں اسکی زبان لڑکھڑا گئی

عنا بی حسین لب کپکپانے لگے ، جن کی کپکپاہٹ کو چھپانے
کیلئے اسنے بے دردی سے انہیں دانتوں تلے دبایا ۔۔

، میں اچھے سے چیک اپ کرنے کے بعد ہی بتا رہی ہوں
مگر ان کا پراپر چیک اپ کرنے کیلئے آپ کو انہیں ہاسپٹل
لانا ہوگا ۔ ویسے تو یہ ویک ہیں کافی ، جو کہ ہونا نہیں چاہیے
ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں اور کچھ میڈیسنز منگوا لیں ،

....."

چہرے پر مشفقانہ مسکراہٹ سجائے وہ اس حسین ۔ جوڑے
کو دیکھتے اپنا بیگ اٹھائے جگہ سے اٹھی ۔

تو شاہ ویر نے پہلی بار اپنی شفاف نیلی سمندر سی گہری
آنکھیں جھپکی۔۔

چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بیڈ سے اترے۔۔۔ تھینکس
ڈاکٹر آپ کا انعام تھوڑی دیر تک آپ کے پاس ہو گا۔۔۔۔
!

دروازے کے باہر کھڑے متفکر چہروں کو دیکھتے اسنے ڈاکٹر کا
شکر ادا کیا تو سبھی چونکے
ولی آگے بڑھا، تو اسے اندر کی جانب آتا دیکھ جبرے بھینچے شاہ
ویر نے تیزی سے دروازہ بند کیا

اور خود دروازے سے لگے وہ لمبے لمبے سانس بھرتا اپنی حالت
پر قابو پانے لگا۔۔۔

لبوں پر زبان پھیرتے اسنے سامنے لیٹی اس نازک سی جان
کو دیکھا۔

اسکی سنگت میں گزرا ایک ایک لمحہ کسی فلم کی طرح اسکی
آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔۔۔ وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر
جانے کیوں آنکھوں کے کونے بھگینے لگے۔۔

اسنے شدت سے لب دانتوں تلے دبائے اپنے بھاری قدم
آگے بڑھائے تھے۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

"!،، پایا یہ کونسا طریقہ ہے آپ کہیں اس سے دروازہ کھولے
ولی کا غصہ کم ہونے کو نہیں تھا، پچھلے ایک گھنٹے سے وہ
نورے کو دیکھنے کو بے تاب تھا۔

اوپر سے اتنی بڑی خوشخبری نے تو جیسے سب کو نئے سرے
سے خوشیاں دی تھیں ---

یصال سفینہ ، مناہل ، ولی اسکے علاؤہ شامیر ایزل اور نرگس
، بیگم بھی بے صبری سے نورے سے ملنے کو بے تاب تھے
مگر ایک گھنٹے سے ناں تو دروازہ کھلا تھا ناں ہی شاہ ویر باہر آیا
تھا۔

خاصا بے شرم ہے تمہارا بیٹا، دیکھ کو حرکتیں ،، ذرا تمیز لحاظ
نہیں ،، سب لوگ باتیں بنا رہے ہیں ، اور لاڈ صاحب دروازہ
”!کھولنے کو نہیں۔۔

کچن میں جوس جگ میں بھرتی ایزل کے پاس آتے شامیر
نے تاسف سے اسے کہا۔۔

تو ایزل جس کا چہرہ خوشی سے لال پیلا ہو رہا تھا اسکی بات پر
اس نے آنکھ اٹھائے اسے گھورا۔۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا مسٹر بیگ ،، آپ
خاندان تو کیا باہر والوں کا لحاظ نہیں کرتے تھے اب بیٹے
سے کیسی شکایت۔۔۔

،، کندھے اچکاتے کہہ وہ باہر نکل گئی

،، جہاں سبھی نورے سے ملنے کو بے صبری سے بیٹھے تھے

تھوڑی دیر میں خمزہ بھی وہاں موجود تھا۔۔

جسے دیکھ شامیر خوشی سے گلے ملتے اسے مبارکباد دینے لگا۔۔

خمزہ تو جیسے شاکڈ سا رہ گیا تھا اسکے ہاتھ میں موجود باکسز

گرنے کو تھے۔۔ جنہیں اندر آتے صائم نے تھام لیا۔۔۔

!"_____ کیا سچ کہہ رہا ہے تو

شامیر کے کندھے کو دبوچے وہ حیرت بے یقینی سے بولا تھا

،،

وہیں یصال نے اس شخص کو دیکھا، جس کی آنکھوں میں
خوشی کے آنسو تھے،، وہ باپ تھا نورے کا۔۔۔۔۔ جسے وہ
تسلیم کر چکا تھا۔۔۔

کیونکہ اسکی بچی اس شخص کو بابا کہتی تھی۔۔
سر جھٹکتے اسنے اپنی جلن پر قابو پایا۔۔

جب خمزہ بھاگتا اسکے پاس آیا۔۔

بہت بہت مبارک ہو، سنا تم نے ہماری بیٹی، یعنی ہم نانا
"!!، بننے والے ہیں

وہ اس قدر پر جوش لہجے میں اپنائیت سے اسکے گلے لگتے بولا کہ
_____ یصال حیرت زدہ بھی ہوا اور شرمندہ بھی

”!تمہیں بھی مبارک ہو۔۔۔

یصال نے مسکراتے ہوئے سچے دل سے کہا تھا، کیونکہ وہ اسکی بیٹی کو بیٹی کہتا تھا پھر جلن کیسی اسے تو اب رشک ہو رہا تھا اپنی بچی کے نصیب پر،، جسے اتنے چاہنے والے عزیز،، سچے رشتے ملے تھے

اسکے ساتھ ساتھ اسکے لبوں پر ایک آسودگی بھری مسکراہٹ،، بھی تھی

جس کی وجہ اپنی بچی سے اتنے برس دور رہنا تھا۔۔

مگر وہ انجان تھا کہ یہ آسودگی بھری مسکراہٹ، یہ افسوس اس کریناک حقیقت سے کئی گناہ اچھا تھا۔۔

جس کو جان لینے کے بعد شاید ہی وہ اتنے وقار سے جی پاتا

وہ نہیں جانتا تھا شاہ ویر بیگ کوئی مصیبت نہیں بلکہ خدا کا
"_____ دیا ایک انعام تھا نورے کیلئے"

اگر وہ جان لیتا اس شخص کو تو یقیناً وہاں موجود ان دو آدمیوں
(شامیر، خمرہ) جن سے یہ کہانی چلی تھی --

انہی کی طرح اسے بھی اس مرد پر رشک ہوتا جو کسی کی
استعمال کی چیز کو چھو تا تک نہیں تھا اور اسنے اپنی بیوی کو
بھی ایسا پاکباز رکھا تھا --

کہ دنیا میں کسی کی ہمت نہیں تھی وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ پاتا ----

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگر مرد عورت کو عزت دینے پر آئے تو دنیا کی کوئی طاقت اس عورت کی عزت اور کردار کو اس مرد کی نظروں میں گرا نہیں سکتی ---

اور اگر مرد شوہر ہو وہ بھی شاہ ویر بیگ جیسا تو یقیناً ہر لڑکی کے نصیب سنور جائیں

اپنے آپ میں موجود ان چھوٹی چھوٹی خامیوں پر خوفزدہ یا حساس رہنے والی معصوم لڑکیاں اس خوف اس ڈر سے نکل کر سر اٹھا کر جی سکے گی۔۔

کیونکہ انکا محافظ ان کے ساتھ ڈھال بنے کھڑا ہو گا۔۔۔

Z a i n a b R a j p o o t

، اسکی آنکھ چہرے پر نرم گرم سانسوں کی روانی سے کھلی
مندى مندى سبز سرخی سموئے کانچ سی حسین آنکھوں کو
کھولتے اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا۔۔۔

نگاہوں کا ارتکاز اپنے اوپر بے حد قریب جھکے اس حسین مرد
کی نیلی آنچ دیتی نگاہوں کو دیکھ ، اسکے حسین عنابی لبوں کے
کونے مسکراہٹ میں ڈھلے ،، چھوٹے سے شفاف ماتھے پر
رینگتے مقابل موجود اس حسین شخص کے ہاتھ نے بے حد

نرمی سے ان سنہری گھنیری زلفوں کو ہٹائے اپنا شدت بھرا
لمس اسکی پیشانی پر ثبت کیا۔

تو آنکھیں موندے اس مان بھرے لمس کی بیٹھی سی خوشبو
،، کو خود میں اتارتے نورے خود میں سمٹی
"!شش شاہ ویر-----"

دماغ بیدار ہوا تو اسے یاد آیا وہ تو باہر تھی پھر چکر آنے کے
سبب وہ شاہ ویر کو مضبوطی سے تھام گئی تھی۔
"میں اندر کیسے آئی ،، ؟

وہ اسکی حسین زلفوں سے کھیلتا ایک طرف سے اسکے چہرے
کے بے انتہا قریب جھکا ہوا تھا،، نورے نے حیرت سموئے
اپنی سبز نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

جس کے چہرے پر گہری چمک تھی، اسکی نگاہوں کی تاب
،ناں لاتے وہ نگاہیں پھیر گئی

، مگر وجود دھواں دھواں سا ضرور ہونے لگا تھا
اگر میں کہوں کہ تم نے آج مجھے مکمل کر دیا ہے نورے شاہ
ویر بیگ،، مجھے ایک ایسی خوشی ایک ایسے میٹھے احساس سے
روشناس کرایا ہے، جس کے بعد سے مجھے اپنی ہی فیلنگز اپنی
"خوشی کی انتہا سمجھ نہیں آرہی تو _____؟"

وہ گہری نگاہوں سے اس حسین مکھڑے کو نہارتا نورے کے
مومی دودھیا نازک ہاتھ کو تھامے لبوں سے معتبر کرنے لگا

--

نورے کی آنکھوں میں حیرت پھیلی، جبکہ اسکی نگاہوں کے
ارتکاز، لبوں کے بے باک استحقاق بھرے لمس کو اپنے ہاتھ
کی پشت پر جانجا پاتے اسکا دل اتنی زوروں سے دھڑکا تھا۔۔
"جیسے باہر نکلنے کو بے تاب ہو۔۔"

"!مم میں ایسی کون سی خوشی دے سکتی ہوں بھلا۔۔۔۔۔
اپنی سرخ زبان سے عنابی کٹاؤ دار خوبصورت پنکھڑیوں کو تر
،، کرتے وہ کہتے گھنی پلکیں گرا گئی

اسکے چہرے پر بکھرتے اس عجیب سے قوس قزح کے
حسین رنگوں کو نہارتا وہ جیسے بہکنے لگا تھا۔۔۔
، وہ لڑکی اسکے لئے ایک ایسا روح افزاء وجود تھی ، جسے چاہتے
دیکھتے ، چھونے کے باوجود بھی اسکی طلب ہر گزرتے دن
، کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی
سب سے بڑی خوشی ، اسنے کہتے ان۔ حسین آنکھوں پر لب
، رکھے تو نورے بے اختیار اسکے کاندھوں کو دبوچ گئی
وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی شاید شاہ ویر اسے تنگ کر
، رہا تھا ،

اسنے انجان نگاہوں سے اس وجہ مرد کو دیکھا جو گہرہ ہنستے
اسکے لبوں کو ہلکے سے چھوتا بے حد نرمی سے پیچھے ہوا۔۔ اور
پھر ذرا سا جھکتے نورے کے پیٹ پر لب رکھتے وہ آنکھیں
موندے اس احساس کو محسوس کرنے لگا۔
،، نورے کی سانس اسکے لمس پر ایک دم سے تھمی تھی
اتنی بڑی خوشی سے نوازنے کا بے حد شکریہ جانِ شاہ
ویر_____!_____اسکے پیٹ پر پھر سے لبوں کا لمس
چھوڑتے وہ تشکر بھرے گہرے لہجے میں بولا۔۔
تو نورے کی گھبراہٹ سے تھمی سانسیں اسکی بات اسکے لمس
،، اسکے مفہوم کو سمجھتے ہی بے ہنگم سی ہوئیں

خون کا ننھا سا لوتھر اتنی شدت سے دھڑکا تھا جیسے باہر نکلنے
کو بے تاب ہو۔۔۔۔

!"_____شش شش

اسکی آنکھیں بھرائی،، نم نگاہوں سے اس حسین مرد کو
دیکھتی وہ آنسوؤں حلق سے نکلنے کی ناکام سی کوشش کرتے
، اسے پکارنے کی سعی کرنے لگی
، مگر لفظ جیسے حلق میں اٹک گئے تھے
آنسوؤں موتیوں کی لڑی کی طرح آنکھوں سے بہتے اسکے گالوں کو
بھگور رہے تھے ۔

وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی، اس بات کو کیسے یقین کر لیتی
کہ اسکا خدا اس پر اس قدر مہربان ہوا تھا کہ ایک کے بعد،،
،، ایک نعمت سے اسے نوازے جا رہا تھا
شاہ ویر اسکے وجود میں لرزش دیکھتا حیرانگی سے سر اٹھائے
،، اسے دیکھنے لگا جو بے تحاشا رو رہی تھی
نورے کیا ہوا_____؟ "شاہ ویر حیرت سے اسکے چہرے کو
ہاتھوں میں بھرتے متفکر سا پوچھنے لگا۔۔
مگر وہ بجائے کچھ کہنے کے اپنے آنسو صاف کرتے خاموش
،، ہو گئی
!"_____ کیا ہوا اتنے زیادہ خوشی کے آنسو

وہ اسکی بھگی آنکھوں کو چومتا محبت سے بولا۔۔۔
"تو ناچاہتے ہوئے بھی نورے کے لب مسکرائے
ہاں میں خوش ہوں کیونکہ تم جب سے میری زندگی میں
آئے ہو سب کچھ اچھا ہو گیا ہے، تم بہت اچھے ہو شاہ ویر
"۔۔۔"

اپنے بازو کا چھوٹا سا گھیرا اسکے گرد بناتے وہ سینے سے سر
ٹکائے شرمائی سی بولی
"،،، تو شاہ ویر بیگ کی دل کی دھڑکنیں بے تحاشہ تیز ہوئیں
اسکے سر پر لب رکھے وہ اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔
"،،، ویسے کیا کیا اچھا ہوا جانم،،، ذرا روشنی ڈال دیں

وہ اسکے بالوں میں اپنی مخروٹی دراز انگلیاں چلاتا کندھوں سے
ڈھلکتے دوپٹے کو اتار ایک طرف رکھتا پوچھنے لگا۔۔

نورے بند نگاہوں سے اس طلسم برپا کرتے ساحر کے ساتھ
گزرے اپنے ایک ایک لمحے کو جی رہی تھی
کتنی حسین یادیں تھیں، وہ کسے کسے یاد رکھتی، لوگ کسی
ایک یاد کو بھولتے نہیں کیونکہ وہ انکے لئے خاص ہوتی ہے۔
، اور نورے شاہ ویر ایک بھی لمحے کو بھولنا نہیں چاہتی تھی
کیونکہ اسکے لئے ہر لمحہ ہی یادگار تھا،

”!،،، تمہارے بعد مجھے میرے ماما پاپا ولی ملے

نورے کے ہونٹ شاہ ویر کے سینے سے مس ہو رہے تھے

“

وہ اسکی کیفیت سے یکسر انجان ہمیشہ کی طرح اسے اپنی
فیلنگز بتانے میں لگن تھئی۔۔

!_____ہمممم اسکے علاؤہ اور

اسکی نیلی آنکھوں میں چھپی پراسرار سی چمک سے وہ معصوم
،،انجان تھی

_____جبھی مسکراتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئی

،،،، اور مجھے شامیر انکل اور ایزل ماما بھی ملے

، ابکی بار وہ چمکتے ہوئے بولی تھی

مگر شاہ ویر کچھ اور سننا چاہتا تھا۔۔

اور اور کیا خوشی ملی،،،؟

چہرہ پکڑے اسنے دانت نورے کے گال پر گاڑتے ہوئے پوچھا

،

تو اسکے تشدد پر وہ سسکی بھرے شکوہ بھری نگاہوں سے
اسے دیکھنے لگی۔۔

!"_____ہاہا سوری جانم

وہ پھر سے اسکے گال پر بائٹ لیتا ہنستے ہوئے بولا تو نورے
!"نے منہ پھلائے اسکی شرٹ سے گال صاف کیے۔۔۔

!"_____اہہ میرا جان

وہ اسکی حرکت پر مسکراتا ہوا پیشانی چومتا بولا ۔

اچھا ہم کہاں تھے ،، ہاں اسکے علاؤہ اور کوئی خوشی نہیں ملی
”! تمہیں ،،؟

وہ اسکے بالوں کو ہاتھ سے ترتیب دیتا جوڑے کی شکل دینے
لگا۔۔۔

، جبکہ اسکی بات پر وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوئی
ہاں اور تمہارے آنے سے مجھے یہ بے بی بھی تو

”!_____ ملا

وہ جھٹ سے یاد آنے پر چمکتے ہوئے بولی، اور پھر شاہ ویر کی
معنی خیز نیلی نگاہوں کو خود پر ٹکا پاتے وہ اپنے کسے الفاظ پر

گھر بڑاتے سر نفی میں۔ ہلائے اسکے سینے میں منہ دیے چھپنے
کی ادنی سی کوشش کرنے لگی۔۔

شاہ ویر مسکرایا، اور پھر اپنا شدت بھرا حصار اپنی ننھی سی
جان کے گرد بنائے وہ آنکھیں موندے ان لمحات کو جینے لگا۔
"!!،، شکر ہے زندگی آپ کو میری عنایت یاد تو آئی

اسکے کان میں جھکتے ہوئے گہری سرگوشی کرتے وہ ہونٹ
اسکے کان کی لو پر رکھ گیا۔۔۔

جبکہ اسکے جوابی حملے سے بچنے کو وہ سرخ لال انگارہ ہوا چہرہ
،، اسکے سینے میں چھپائے شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ گئی

جبکہ اسکی معصوم حرکت پر مقابل گہرہ مسکراتے اسے خود
میں بھیج گیا۔۔۔

خوشیاں ان دونوں پر مہربان ہوئی تھی۔۔۔ ایک لمبے عرصے
کے بعد آج وہ ایک دوسرے کے سنگ اپنی آنے والی
،، خوبصورت زندگی کے حسین خواب سجا رہے تھے
ان کے اپنے باہر بیٹھے ان کی خوشیوں کے لئے دعاگو بے
،، صبری سے انکے منتظر تھے

جو ایک دوسرے کے سنگ چلتے دروازے تک پہنچے۔۔
نورے نے ایک تشکر بھری نگاہ اپنے ہاتھ پر گرفت بنائے
اس حسین ہاتھ کو دیکھ اس شاہانہ مرد کو دیکھا۔۔

جو حقیقی معنوں میں ایک کامل مرد ایک غیرت مند شوہر
،، ایک اچھا دوست ایک غمگسار ہمسفر بنا تھا
جس نے اسکے عیبوں کو ایسے ڈھکا تھا کہ اب اسے خود سے نفرت
نہیں رہی تھی اب اسکے وجود میں چھائی اس شاہانہ مرد کی
خوشبو اسکا وجود اس کے اندر پرورش پا رہا تھا۔۔
وہ سر اٹھائے اس معاشرے میں چل سکتی تھی بنا کسی
خوف بنا کسی ڈر کے،، کیونکہ اسکے پیچھے کھڑا مرد اسکا محافظ اسے
دنیا کی ہر نظر سے بچانے کی ہمت اور طاقت رکھتا تھا۔۔
! "_____ چلیں

شاہ ویر بیگ مسکراتے ہوئے جھکا اسکے ہاتھ پر لب رکھتے
استفسار کیا گویا اجازت چاہی تھی،۔

نورے نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ سر ہاں میں
ہلایا۔۔۔

تو وہ دروازہ کھول باہر نکلا۔۔ جہاں ڈھیروں خوشیاں ان دونوں
کی منتظر تھی

Z a i n a b R a j p o o t

السلام علیکم ایوری ون _____ ایک خوبصورت سفر کا اختتام
ہوا آج پھر سے..... 😊 آپ سب بائیز سے التماس

ہے کہ میرا لکھا جو آپ نے خریدا ہے وہ آپ کے پاس امانت ہے اس میں حیانت مت کیجئے گا۔

کسی ویب یا یوٹیوب چینل کو اسے اپلوڈ کرنے کی اجازت نہیں اور آپ سب لوگوں سے مجھے اسی بات کی امید ہے کہ آپ لوگ ایسا نہیں کریں گے 😊

ناول کیسا لگا کون سا کردار کیسا تھا اور اس کہانی کو لکھنے کے پیچھے جو اصل مقصد آپ سب تک پہنچانا تھا۔

آپ کو کتنا پسند آیا، کون سا کردار آپ کے دل کو چھو گیا۔۔

لازمی بتائیے گا۔ آپ کا دو لفظی تبصرہ بھی کافی اہمیت رکھتا

ہے جزاک اللہ 😊❤️

